www.KitaboSunnat.com

تاریخ اہلِ حدیث

تالیف

الشیخ احمد الدہلوی

اسلامی اکادمی اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یامادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یادیگرمادی مقاصد کے لیے استعمال کرنااخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

تاریخ اہل حدیث

تَعْيِيْنُ الْفِرْقَةِ النَّاجِيَةِ وَاَنَّهَا طَائِفَةُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

مؤلفہ

الشیخ احمد الدهلوی خادم السنۃ المطهرۃ والمسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ

ڈاکٹر محمد منیر زبیر الراعی السلفی

حماد ظہیر تفہیمی

ملنے کا پتہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی اکادمی ناشران کتب اردو بازار لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخ اشاعت جون ۱۹۷۶ء

طابع ———— منصور احمد
مطبوعہ ————
ناشر ———— اسلامی اکادمی لاہور
تعداد ———— ایک ہزار
قیمت ———— ۱۵ روپے

هر قسم کی کتابیں منگوانے کا پتہ

اسلامی اکادمی ناشران کتب اردو بازار لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلسلۂ تلمذ

حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ

حضرت شاہ عبدالعزیز محدّث دہلویؒ

حضرت شاہ اسحٰق محدّث دہلویؒ

مولانا سیّد نذیر حسین محدّث دہلویؒ

مولانا عبدالرحمٰن صاحب مبارک پوریؒ

مولانا محمدؒ صاحب — مولانا عبداللہ صاحب فیروزپوریؒ

مولانا محمدؒ حنیف صاحب فریدکوٹی

ڈاکٹر محمد منیر زبیر الراعی السلفی،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلسلۂ تلمّذ

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدّث دہلویؒ

حضرت شاہ اسحٰق محدّث دہلویؒ

مولانا سیّد نذیر حسین محدّث دہلویؒ

مولانا عبدالحمید صاحب محدّث مدھوانیؒ

ڈاکٹر محمدؐ منیر زُبیر الرّعی السلفی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افتتاحیہ

مولنا ابوالکلام آزاد اقتباس[1]

موجودہ عہد کی مادیت و معقولات کے مقابلے میں بھی صرف اصحاب حدیث و سنت و حاملین علوم خالصہ و ماثورۂ سلف کی جماعت وہ طائفہ منصورہ ہے جس کے لئے کسی طرح کا بیم و ہراس نہیں ہر حال میں اور ہر مقابل و ہر اسلحہ کے سامنے وہ مظفر و منصور ہے۔ اور ہر معرکہ و میدان میں یہی جماعت مصداق اصلی ("لا یضرھم من خالفھم حتیٰ یاتی امر اللہ وھم غالبون" کی ہے کما قال ابن المدینی ھم اھل الحدیث اور بحکم دان جند نا لھم الغالبون (صافات) اسی کا پرچم فتح و اقبال و لوا عز و جلال جند الہیٰ میں محسوب اور حزب اللہ المفلحون میں محشور و معدود رہے۔ یہاں بھی تم ہرگز ہرگز نہ پاؤ گے کہ اصحاب علوم جدل و خلاف و رائے و قیاس، و مشغولین یونانیات، و مقلدین فلاسفہ و متکلمین معرکہ عقل و نقل و ملحمۂ مادیہ و سماویہ میں کامیابی کا ایک قدم بھی آگے بڑھا سکیں یا ایک دل کے شک اور ایک دماغ کے الحاد کو بھی دور کر سکیں۔ صرف اصحاب و حدیث و سنت ہی کے ہاتھ آج تک ہر میدان رہا ہے۔ اور سبحان اللہ سعادت فیضان نبوت و برکات انتساب و سنت کو آج بھی فتح و نصرت اترے گی تو انہی کے عساکر حق و تشون ہدایت پر۔ اگرچہ حسب فرمان نبوی" قوم صالحون" قلیل فی ناس سوء کثیر" رواہ احمد والطبرانی مرفوعا"

---

[1] از تذکرہ مصنف مولانا ابوالکلام آزاد صفحہ ۲۲۱ تا ۲۲۲ مطبوعہ کتابی دنیا لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی تعداد سب سے کم اور بوجہ ظہور معنی غربت ثانیہ اُن کی جماعت نہ صرف مغلوب بلکہ بظاہر مفقود وکالمعدوم نظر آتی ہو فہم اقلون عدداً واعظمون عند اللہ قدراً پھر کہتا ہوں کہ یہ بات اگرچہ تمہارے کانوں کے لئے بالکل نئی اور بہت ہی تعجب انگیز ہوگی مگر یاد رکھو کہ تمام طوائف متکلمین فلسفۂ قدیم کے مقابلے میں بھی ناکام رہے تھے اور آج نام نہاد فلسفۂ جدیدہ کے مقابلے میں بھی اسی طرح ناکام رہیں گے۔ اُس وقت بھی صرف اصحاب الحدیث وطریق سلف ہی کامیاب ومنصور ہوئے تھے اور آج بھی اس میدان میں بازی انہی کے ہاتھ ہے۔ فقہاء ومتکلمین میں سے آج تک کوئی اس میدان کا مرد نہیں اُٹھا

کامل اس فرقۂ زہاد سے اُٹھا نہ کوئی
کچھ ہوئے تو یہی رندان قدح خوار ہوئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ نمبر
۱	افتتاحیہ ابوالکلام آزاد اقتباس	۵
۲	انتساب مترجمین	۱۱
۳	دیباچہ از مصنف	۱۳
	مقلدین حضرات سے ایک سوال۔	۱۵
	پہلا باب	
۴	صحابہؓ اور تمام سلف صالحینؒ اہل حدیث تھے۔	۱۷
۵	اہل حدیث	۱۸
۶	تابعینؒ اہل حدیث کہلائے۔	۱۹
۷	تبع تابعینؒ اہل حدیث تھے۔	۲۰
	مسلمان فاتح اہل حدیث تھے۔	۲۱
	اہل علم تابعین کا لقب اہل حدیث تھا۔	۲۳
۱۰	علمائے امت آخر زمانہ تک اہل حدیث ہوں گے	۲۴
۱۱	ائمہ اربعہؒ بھی اہل حدیث تھے۔	۲۶
۱۲	ائمہ اربعہؒ سے مبینہ مسائل غلط منسوب ہیں	۳۲
۱۳	ائمہ اربعہؒ کے اکثر تلاندہ نے مسلک اہلحدیث پر وفات پائی	۳۷
۱۴	علمائے سلف بھی اہل حدیث تھے۔	۴۱
۱۵	لمحۂ فکریہ	۴۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ نمبر
	دُوسرا باب	
۱۶	چاروں اماموں کا احترام ضروری ہے۔	۴۴
۱۷	مضحکہ خیز روایات	۴۷
۱۸	جب کتب حدیث پڑھنا ممنوع تھا	۴۸
۱۹	ہمارا عقیدہ	۴۸
۲۰	ائمہ اربعہ کی کوئی فقہی کتاب نہیں	۵۰
۲۱	مقلدین نصوص کا ردّ کر رہے ہیں	۵۲
	تیسرا باب	
۲۲	تقلید کی تاریخ پہ ایک نظر	۵۳
۲۳	دو نئے مذہب	۵۴
۲۴	سازش اور طاقت کے بل پر فقہ کا رواج	۵۵
۲۵	شافعی کس سند سے	۵۷
۲۶	بیت المال کا مسلمانوں اور اسلام کے خلاف استعمال	۵۷
۲۷	ملک ماہر عذاب قبر میں گرفتار ہے	۵۸
۲۸	یوسف ابن تاشفین ایک بدعت پسند بادشاہ	۵۹
	چوتھا باب	
۲۹	حضرت ابوالحسن اشعری کا توبہ نامہ	۶۰
۳۰	اور حقیقت کھل کر ان کے سامنے آگئی	۶۲
۳۱	ظلم وستم کی آندھیوں میں سنت رسول کا چراغ	۶۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ نمبر
	پانچواں باب	
۳۲	بحث فرقہ ناجیہ اور فرد اختلاف کی مثالیں	۶۵
۳۳	امت میں قیاس سب سے بڑا فتنہ ہے	۶۸
۳۴	پہلی امتیں دین میں قیاس آرائی سے ہلاک ہوئیں	۷۰
۳۵	جب نص ہے تو پھر فقہ کیا؟	۷۱
	چھٹا باب	
۳۶	دین پر مقلدین کی دست درازی	۷۲
۳۷	سوزدل پروانہ مگس را نہ دہند	۷۵
۳۸	نام نہاد فقہیوں کا سرمایۂ ضلالت	۷۶
۳۹	جس نے آنحضرت کو حکم تسلیم نہیں کیا تھا	۷۷
۴۰	حضرت ابراہیم کی وصیت	۷۸
	ساتواں باب	
۴۱	صحابہؓ میں اختلاف رائے کی حقیقت	۷۹
۴۲	جیسے یار لوگوں نے اختلاف صحابہؓ کا رنگ دیا	۸۰
۴۳	صحابہؓ سے احادیث کا شمار	۸۱
۴۴	صحابہؓ آنحضورؐ کی خدمت میں باریابی کی تناسب سے علم حاصل کرتے تھے	۸۳
۴۵	تحریم متعہ کا مسئلہ حضرت علیؓ کو معلوم تھا۔	۸۵
۴۶	جونہی صحابہؓ نے علم الحدیث یکجا کر لیا اختلافات ختم ہو گئے	۸۶
۴۷	صحیح وثابت احادیث کی موجودگی میں کسی کو مطاع بننے کا حق حاصل نہیں	۸۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ نمبر	نام مضمون	نمبر شمار
	آٹھواں باب	
۸۹	مکمل ضابطہ حیات	۴۸
۹۰	جب فقہ ہی مقصود ہے تو کتاب وسنت کیوں	۴۹
۹۱	رسالت پناہ حضرت عمرؓ پر غیر کتاب وسنت پڑھنے پر فرماتے ہیں	۵۰
	نواں باب	
۹۳	اتباع اور تقلید کا فرق	۵۱
	دسواں باب	
	اہل حدیث ہی حق کو قائم کریں گے	۵۲
۹۵	الیوم نجات یافتہ ملت کا پتہ دیتا ہے	۵۳
۹۷	تقلید کے لئے منتخب کیجئے۔ آنحضورؐ یا کوئی اور	۵۴
۹۹	آیات کے ہوتے ہوئے روایات کا کیا ہوگا	۵۵
۱۰۱	اپنی ہر چیز سے زیادہ آنحضرتؐ کو عزیز رکھنا ایمان ہے	۵۶
	گیارہواں باب	
۱۰۲	روئے زمین پر خدا کے گواہ۔	۵۷
۱۰۳	آنحضرتؐ کا دوسرا پیغام	
۱۰۴	یہ عزیمت و استقلال کس کے حصے میں آیا	۵۸
۱۰۶	قیامت میں اہل حدیث آنحضرتؐ کو سب سے زیادہ عزیز ہوں گے	۵۹
۱۰۷	فرقہ ناجیہ اہل حدیث ہیں۔ (پیران پیرؒ)	۶۰
۱۱۱	اہل حدیث ہر زمانے میں صحابہؓ جیسے ہیں (امام شافعیؒ)	۶۱
۱۱۴	اہل حدیث کے امام آنحضورؐ ہیں (ابن کثیرؒ)	۶۲
	بارہواں باب	
۱۱۵	اہل بدعت کو ان علامات سے پہچانئے	۶۳
۱۱۶	اہل سنت کون ہے؟	۶۴
۱۱۷	النذر والدعاء	۶۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتساب

جب بھی کوئی طالب علم حدیث ہند و پاک کی تاریخ علم الحدیث کا مطالعہ کرے گا اسے حضرت مولانا عبدالحمید صاحب بدھوانی رحمۃ اللہ علیہ کا نام نمایاں نظر آئے گا۔

مولانا مرحوم اپنی تمام زندگی بلا خوف لومۃ لائم علم حدیث کی خدمت کے لئے وقف کر چکے تھے۔ اسی سلسلے میں ان کی شب و روز مشغولیت کا جیتا جاگتا اعتراف موصوف کے وہ سینکڑوں تلامذہ ہیں۔ جو آج مسند ارشاد و تبلیغ پر قال قال رسول اللہؐ کا درس دے رہے ہیں۔

یہ کتاب حضرت مولانا بدھوانوی کے ایماء پر ترجمہ کی گئی ہے ظاہر ہے کہ یہ ان کے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انتہائی شیفتگی کا نتیجہ ہے مولانا موصوف کی یہ سب سے بڑی آرزو تھی کہ وہ اس کا ترجمہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فرشتہ اجل کو ان کی اسی خواہش کی تکمیل کا انتظار تھا چنانچہ ادھر ترجمہ مکمل ہوا اُدھر ان کی وفات ہو گئی اور ان کی وفات کی تاریخ اور وقت وہی تھا جس وقت اور تاریخ میں ترجمہ اختتام پذیر ہوا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر افسوس کہ وہ اپنی اس دلی آرزو کو اپنی آنکھوں سے شرمندہ تکمیل نہ دیکھ سکے اور آج جبکہ یہ کتاب زیور طبع سے بھی آراستہ ہو چکی ہے اُن کے ہر شاگرد کو مولانا کی وفات کا صدمہ کاہش جاں ہو رہا ہوگا۔

ان کی اشکبار آنکھیں اور مغموم دل یہ چاہتے ہوں گے کہ کاش مولانا ہم میں موجود ہوتے اور یہ ترجمہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے۔

مگر وہ علّام الغیوب تو خوب جانتا ہے کہ مولانا عالم ارواح میں ضرور مسرور ہوں گے اور اس کارنامے کو محدثین میں فخر سے دکھا رہے ہوں گے۔ چنانچہ ہم اس کتاب کے ترجمہ کو حضرت استاذنا المکرم مولانا عبدالحمید صاحب محدث بدھوانی رحمۃ اللہ علیہ اور ان تمام محدثین کے نام منسوب کرتے ہیں۔ جنہوں نے علم حدیث کی حفاظت کے لیۓ تازیانوں کی ضربیں قید و بند کی صعوبتیں تو برداشت کر لیں مگر جابرہ کے سامنے کلمۂ حق ضرور بلند کیا اور جب ان کے لیۓ خزانوں کے دروازے صبہ ہوئے تو ان کی چشم حق بیں رو پہلی اور نقرئی چمک دمک سے خیرہ نہ ہو سکی۔

اولٰئک علیھم صلوٰتٌ من ربھم و رحمۃ ط

آج ہم باری تعالیٰ کے حضور پھر اس عہد کو دہراتے ہیں کہ جس پیش رفت کو لیکر وہ آگے بڑھے تھے اس کا پرچم کبھی سرنگوں نہ ہونے دیں گے خواہ ہمارے ہاتھ قلم ہو جائیں۔

مترجمین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ از مصنّف

اے میرے پروردگار یہ بیان میرے لئے آسان فرما اور میری مدد فرما بلاشبہ تو ہی بہتر مدد گار ہے۔

امابعد بندہ مسجد نبوی کا خادم سنت مطہرہ احمد دہلوی عرض کرتا ہے کہ بعض نام نہاد علماء کہا کرتے ہیں کہ جماعت اہل حدیث کی یہ دعوت جو کسی بھی مخصوص شخص کی تقلید سے آزاد رہ کر براہ راست کتاب و سنت سے ماخوذ ہے اور ان کا چاروں مذاہب فقہ سے استغفار اور شریعت میں اجتہاد ایک ناقابل معافی جرأت ہے۔ اور یہ کہ جو ان چاروں ائمہ رحمہم اللہ فقہ میں سے کسی ایک کی تقلید نہیں کرتا وہ صراط مستقیم سے بھٹکا ہوا ہے۔ اور وہ فرقۂ ناجیہ نہیں۔ اور بقول ان کے اہل حدیث نہ تو صحابہ رضی اللہ عنہم کا دور خیر و برکت پا سکے نہ ہی تابعین یا تبع تابعین رحمہم اللہ کے زمانۂ سعادت سے بہرہ اندوز ہو سکے۔ نہ ہی سلف صالحین رحمہم اللہ کے وقت میں اہل حدیث نامی کوئی جماعت تھی۔ اس طرح یہ لوگ ثابت کر ڈالتے ہیں کہ جب خیر القرون ہی میں یہ مسلک اہل حدیث نہیں تھا تو یقیناً یہ پانچواں جدید فقہی مذہب ہے۔

اس قسم کی بے سند باتیں کہنے والے حقیقتاً اہل حدیث کی تاریخ سے ناواقف ہیں۔ اور اپنی من لفت کی رو میں اس ہولناک نتیجہ سے بے خبر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں جو خود اُن ہی کے حق میں انصاف پسند حضرات کے نکتۂ نگاہ سے نفرت انگیز ہے۔ اس طرح بزعم خود یہ وارثانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کتاب وسنت کی منزل پہ پہنچنے والے قافلے کی رہزنی کر رہے ہیں۔ تو انصاف کیجئے کہ یہ حقیقت ناشناس لوگ کتاب وسنت کی واضح اور روشن شاہراہ کی طرف کیسے رہنمائی کر سکتے ہیں۔

اس خیال کی تحریک پر میں نے یہ کتابچہ تحریر کیا ہے جو اہل حدیث کے طائفۂ منصورہ کی تاریخ پر مشتمل ہے اب میں ان لوگوں کے حق میں ہدایت اور منہاجِ رسول صلعم پر لوٹ آنے کی بارگاہِ لم یزلی میں اُمید رکھوں گا تاکہ وہ لوگ رسول مقبولؐ کے اس حدیث کے مصداق ہو جائیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ لان یھدی اللّٰہ بك رجلاً واحداً خیر لك من حمر النعم - میں اُسی ذات بابرکات سے متوقع ہوں کہ وہ اس تالیف کو جو خالصتاً لوجہ اللہ لکھی گئی ہے متلاشیانِ حق کو کما حقہ فائدہ پہنچائے اور یہ تالیف ان کو جنّات نعیم پہنچانے کا باعث ٹھہرے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقلدین حضرات سے ایک سوال

مقلدین حضرات! میں آپ سے ایک سوال پوچھتا ہوں کہ جو مدارس میں پڑھانیوالے مثلاً دیو بند سہارنپور۔ مراد آباد۔ لکھنؤ۔ لاہور۔ وغیرہ کے اساتذہ ہیں جو مسائل فقیہ حنفیہ اپنے شاگردوں کو پڑھاتے اور لوگوں کو ان مسائل پر عمل کرنا سکھاتے ہیں وہ ان مسائل کے دلائل جانتے ہیں یا نہیں۔ نیز ان تلامذہ جو صحاح ستہ جیسی مدلل کتابیں پڑھ کر سند فراغت حاصل کرتے ہیں وہ بھی مدلل طور پر ان کو جانتے ہیں یا نہیں۔ اگر آپ جواب دیں کہ وہ ان کے سب ادلہ سے باخبر ہیں تو پھر مقلد نہیں اگر بے خبر ہیں تو عالم نہیں دھوکہا تری۔ پس جبکہ وہ عالم بالدلیل ہیں تو بقول علمائے اصول مقلد نہ رہے کیونکہ تقلید کی تعریف میں عدم معرفت دلیل داخل ہے اس لئے وہ قضیہ مشروطہ عامہ ہے جس کی تعبیر یوں ہوگی۔

اَلْاِنْسَانُ مُقَلِّدٌ مَادَامَ جَاهِلاً بِالدَّلِيْلِ (ترجمہ) یعنی انسان مقلد ہے۔ جب تک وہ (مسائل کی) دلیل سے جاہل ہے۔ جیسے اہل منطق مثال دیا کرتے ہیں۔ اَلْاِنْسَانُ مُتَحَرِّكُ الْاَصَابِعِ مَادَامَ كَاتِبًا یعنی انسان اپنی انگلیوں کو جب تک لکھا کرتا ہے حرکت دیتا ہے قضیہ مشروطہ عامہ لا دوام سے مقید ہو سکتا ہے تو ثابت ہوا کہ مقلد جس جس مسئلے کی دلیل پڑھتا جائیگا اُس اُس مسئلے میں بجائے مقلد کے مجتہد یا غیر مقلد ہوتا جائیگا۔ یعنی کن لوگوں کو تقلید کا حکم ہے علماء کو یا جہلاء کو۔ علماء کو نہیں ہے چنانچہ امام غزالیؒ اپنی کتاب المستصفیٰ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلد ۲ ص ۳۴۲ بحث تقلید میں تصریح فرماتے ہیں۔
لَیْسَ ذَالِكَ دالتَّقْلِید ، طَرِیْقًا اِلَی الْعِلْمِ فِی الْاُصُوْلِ وَالْفُرُوْعِ
یعنی تقلید علم کا ذریعہ نہیں نہ اصول میں اور نہ فروع میں۔ کیونکہ تقلید کی تعریف میں علم کی نفی ہے پس اگر علماء بھی تقلید کے مکلف ہوں تو اجتماع نقیضین لازم آئے گا۔ ایک طرف ان کا علم دوسری طرف بحیثیت مقلد ہونے کے عدم علم وَ هُمَا مُتَنَاقِضَانِ۔ مذکورہ سوال کا جواب فرما کر مشکور فرماویں کہ آپ عالم مفتی ہیں یا مقلد بے علم جاہل۔ میں نے پہلے بھی اپنی کتاب قول حق میں مقلد کا بے علم ہونا اصول سے ثابت کیا ہے۔
فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ فَلْیَرَاجِعْ اِلَیْهَا۔

(مُحَمَّد حَنیف فریدکوٹی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا باب

صحابہؓ اور تمام سلف صالحینؒ اہلحدیث تھے

اس کے بعد دلائل قطعیہ سے ثابت ہو جائیگا کہ اہل حدیث نبی علیہ وسلم کے وقت ہی سے ہیں اور سابقین الاولین من الانصار والمہاجرین صحابی بھی لوگ تھے رضی اللہ عنہم۔

صحابیؓ اہلحدیث کہلائے پہلی دلیل علم الکلام میں کسی امر کے ثبوت کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ واقعات جو تاریخ سے متعلق ہیں انہیں ثقہ راویوں کی خبر تواتر کے ذریعے سے جانا جائے۔

اس کے بعد ہم یہ بیان کریں گے کہ موجودہ تمام فرقوں کو ابھی کوئی جانتا بھی نہ تھا کہ اہلحدیث رسول مقبولؐ فداہ ابی وامیّ کے جانثارانِ اول بن بیٹھے

سہ یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا

اللہ تعالیٰ میرے مقالات کو سُن کر اس کے دلائل ذہن میں محفوظ رکھنے والے کو سرسبز کرے ہاں تو کہہ رہا تھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے تم میں جو حاضر ہوں انہیں چاہیئے کہ ان لوگوں کو جو موجود نہیں ہیں فرض تبلیغ ادا کریں یہ بھی وہی لوگ تھے جو اپنی مذکورہ صفات کے ساتھ صحابہؓ کے زمانے سے لیکر اسوقت تک نسلاً بعد نسلٍ تائید الٰہی سے کتاب وسنت کا پیغام قیامت تک پہنچانے رہے ہیں۔

آنحضرتؐ کا فرمودہ ہے کہ لا تزال طائفۃ من امتی قائمۃٌ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی الحق لا یضرھم من خالفھم حتی یاتی امر اللہ (رواہ البخاری والمسلم)
آنحضورؐ کی اس حدیث کی صداقت کا یہ طائفہ خود زندہ ثبوت ہے اس لئے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے جملہ ارشادات بتمام وکمال حتیٰ کہ الفاظِ لسان وحی ترجمان بھی کی حفاظت اور تبلیغ آپ کے عہد مُبارک سے اس زمانے تک یہی خادمانِ دین برحق کر رہے ہیں۔

بدیں وجوہ ثابت ہے صحابہ کرام پہلے دور میں محافظ کتاب وسنت تھے ان کے بعد ان کے جانشین یہی طائفہ منصورہ جو ان کے نقشِ قدم پر پشت در پشت چلتا رہا حتی یاتی امر اللہ۔

اہل حدیث وہ اصحاب نبی علیہ السلام جو حفاظت اور اس کی تبلیغ پر زور دیتے اور اصول وفروع کے ہر چھوٹے بڑے مسئلے پر اتباع حدیث کو لازم سمجھتے تھے۔ ان کی اس فرض شناسی اور خدمت حدیث کی سرگرمی کی وجہ سے اُسی زمانے میں ان کا لقب اہل حدیث مشہور ہوگیا چنانچہ سب سے پہلے جو لوگ اہل حدیث کے معزز لقب سے ملقب ہوئے یہی پاک باز ہستیاں جنھیں ان کی حیین حیات اور بعدِ وفات اہل حدیث ہی پکارا گیا۔ رضی اللہ عنہم اجمعین ورضوعنہ۔

تو یہ بھی منطقی طور پر خود بخود ظاہر ہوگیا کہ چاروں ائمہ رحمہم اللہ تعالیٰ کی پیدائش سے پہلے بھی اہل حدیث تھے اور یہ بھی از خو واضح ہے کہ نہ صرف ان کے تقلیدی مذاہب بعد کی چیز ہیں بلکہ تمام اسلامی فرقے ایک عرصہ کے بعد ظاہر ہوئے۔

چنانچہ معلوم ہوا کہ جماعت اہل حدیث کا مسلک دین میں کوئی راہ نہیں وہی دین خالص ہے جو نبی علیہ السلام کی دعوت تھی اور جو بعد میں صحابہ کو وراثتاً ملی اور جس کے حقدار تابعین ہوئے اسی دعوت کی گونج خلفاً بعد خلفٍ اسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق پرست جماعت میں سُنائی دیتی ہے۔

اے دعاؤں کے سُننے والے! یہ لوگ جس مقام پر ہوں ہر زمانے میں پھلیں پھولیں یہاں تک کہ قیامت آجائے۔

تابعینؒ اہل حدیث کہلاتے۔ دُوسری دلیل چنانچہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے تذکرۃ الحفاظ ص۲۹ ج ۱ سطر ۷ طبع اوّل میں ذکر کیا ہے اور خطیبؒ نے اپنی کتاب باسناد فی تاریخ بغداد کے ص۴ ج ۹ سطر ۹ میں تحریر کیا ہے اور حافظؒ نے اِصابہ میں ص۲۰۱ ج ۲ پر لکھا ہے کہ ابوبکر ابن داؤد کہتے ہیں جس وقت سجستان میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث مرتب کر رہا تھا تو ایک رات خواب میں موصوف رضی اللہ عنہ کو دیکھا میں نے عرض کیا اے صحابیؓ رسول صلعم میں آپکی روایت کو پسند کرتا ہوں آپ نے فرمایا کہ "ہم بھی دنیا میں اصحاب حدیث تھے" حضرت ابوہریرہ نبی کریمؐ کے جلیل القدر صحابی تھے آپ سے نبی علیہ السلام کی پانچ ہزار چونتیس سو ستر احادیث مروی ہیں۔ اور بقول امام بخاریؒ اپنے آٹھ راویوں سے روایت کی ہے۔

اور ابوبکر وہی عبداللہ ابن داؤد ہیں جو صاحب السنن ثقہ مشہور ہیں جن سے تین ہزار "صلی علیہ" اور آٹھ ہزار "صلوا علیہ" روایت ہیں۔ یہ بلند پایہ صاحب علم سچے مومن اور کامل الایمان تھے۔ اور شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں ہمارے اور اہل بدعت کے درمیان یوم الجنائز کا فرق ہے۔ اور بلاشبہ آنحضورؐ کا ارشاد ہے۔ کہ مومن کا خواب سچی نبوت کا چھیالیسواں حصّہ ہوتا ہے۔ یقیناً ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اس قول میں سچے اور حق بجانب ہیں کہ دنیا میں وہ اہل حدیث بن کر زندہ رہے اور آپ سے ہی یہ واقعہ بھی منسوب ہے کہ آپ بارگاہِ رسالت پناہ میں اپنی کثرت حدیث کی وجہ سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل حدیث کے نام سے معروف تھے۔

تبع تابعین اہل حدیث تھے۔ تیسری دلیل جلیل القدر تابعی شعبیؒ کہتے ہیں کہ مجھ پر جب تک کسی حدیث کے متعلق اہل حدیث کا اجماع ثابت نہیں ہو جاتا میں اُسے نہ تو بیان ہی کرتا ہوں اور نہ اُسے قابلِ اعتبار سمجھتا ہوں۔ (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ صے۲ سن) اور اس سے صریحًا واضح ہے کہ صحابہؓ کا پہلا لقب اہل حدیث تھا۔ اس لئے کہ شعبیؒ نے پانچسو صحابہؓ کا زمانہ پایا ہے (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ صے۷ طبع اوّل اور شذرات الذہب ج ۱ صے۱۲۷) اور شعبیؒ نے اڑتالیس صحابہؓ سے بالمشافہ حدیثیں سنی ہیں (تہذیب جے۶ ۵ تاریخ بغداد صے۲۲۷ ۱۲) اور چونکہ شعبی رحمتہ اللہ علیہ نے اُن ہی اصحاب رسول صلعم سے براہِ راست علم الحدیث کے لئے زانوئے ادب تہہ کیا ہے۔ اسی لئے انہوں نے اصحاب رسول کو اہل حدیث کے محترم لقب سے یاد کیا ہے۔ چنانچہ وہ خود کہا کرتے ہیں کہ ہم میں سے اہل حدیث اُٹھ گئے تذکرۃ الحفاظ صے۲ ۱ س۴) اور شعبیؒ مصاح مزید کہتے ہیں تین سے دس تک مردوں کی جماعت۔ جس کا مطلب خود انہی کی اصطلاح میں یہ کہ ہمارے ہمسفر ایک جماعت ہے اہل حدیث کی اور عبدالغنی ابن سعید الازدیؒ حافظ الحدیث کی کتاب "مسمی بالموتلف والمختلف" فی اسماء اصحاب اہلحدیث تمام کی تمام صحابہؓ کے ذکر سے بھری پڑی ہے۔

مندرجہ ذیل حدیث کو حافظ نے اہل حدیث کے نام نقل کی ہے اور خطیب نے شرف اصحاب الحدیث کے عنوان سے نقل کی ہے۔ چنانچہ یہ مشہور حدیث جو باسناد مرفوع ہے۔

ان الاسلام بدا غریبًا وسیعود کما بدا قیل یا رسول اللہ من الغربا قال النزاع من القبائل ۔ قاضی عبدان کہتے ہیں یہ خیر القرون کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل حدیث تھے اور یہ عبدان تبع تابعینؒ میں راوی الحدیث تھے انہوں نے بھی اہل حدیث سے اصحاب رسول صلعم ہی مراد لیے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ اولین اہل حدیث تھے۔

تو آپ نے مندرجہ بالا تصریحات کے تحت سمجھ لیا ہوگا کہ پہلے پہل صحابہؓ کا لقب اہل حدیث تھا اور تابعین اور تبع تابعین نے بھی انہیں لقب اہلحدیث سے یاد کیا ہے۔ اور بلا شبہ یہ قابل تکریم نام طائفہ اہل حدیث ہی کا ہے جو ان میں پشت درپشت آج کے دن تک محترم اور مکرم ہے اللہ انہیں حق بہ بقائے دائمی دے دنیا کے آخر تک آمین۔

چوتھی دلیل مسلمان فاتح بھی اہل حدیث تھے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جو ممالک بھی فتح کئے ان میں وہ اہل حدیث کے پاک لقب سے ملقب تھے۔ ابو منصور عبدالقادر بن طاہر تمیمی بغدادی نے اپنی تصنیف اصول الدین ج ۱ ص ۳۱۷ تا ۳۱۸ بیان میں کیا ہے۔" یہ بھی واضح ہے کہ حدود رومہ الکبریٰ اور جزیرۃ العرب اور ملک شام اور آزربائیجان وغیرہ تمام علاقوں کے باشندے ایک وقت میں سب اہل حدیث تھے۔ براعظم افریقہ کے مفتوحہ ممالک اور اندلس کے علاوہ اہالیان بحر المغرب بھی اہل حدیث کہلاتے تھے۔ اسی طرح یمن اور حبش کے رہنے والے بھی اہل حدیث کے معزز لقب سے سرفراز تھے۔

چنانچہ شذرات الذہب ج ۱ ص ۳۲ میں تحریر ہے کہ بائیسویں سال ہجری میں آذربائیجان مغیرۃ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں فتح ہوا اور طرابلس حضرت حضرت عمر بن العاص نے فتح کیا اور مذکور کتاب کے ج ۱ ص ۹۹ انتیسویں ہجری میں موسیٰ ابن نصیرؓ کے خادم طارقؒ ابن زیاد کے ہاتھوں اندلس فتح ہوا اور ج ۱ ص ۳۶ میں ذکر ہے کہ ستائیسوی ہجری میں عبداللہ ابن سعد نے افریقی ممالک فتح کئے۔ اور ج ۱ ص ۱۰۱ میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذکر ہے کہ ہجرت کے چودھویں سال ابو عبیدہؓ کے ہاتھوں دمشق شام فتح ہوا اور عنوہ خالد ابن ولید کے ہاتھوں فتح ہوا۔

اس پہ آپ نے کمال ذکاوت سے سمجھ لیا ہوگا کہ جس شخص کو بھی خدا و آخرت کا خوف ہے وہ یہ بخوبی جانتا ہے کہ یہ تمام بلاد صحابہؓ نے فتح کئے۔ اب یہ معلوم کرنا باقی رہ گیا ہے کہ ان کا فقہی مذہب کیا تھا؟ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ ان کا مذہب فقہی برخلافِ تقلید کے اپنے طور پہ حدیث پر عمل تھا۔

یقیناً یہی مذہب حق ہے اور غیر معصومانہ متضاد فقہی آراء سے منزّہ ہے۔ اسی مسلک پہ نبی کریم کے صحابہؓ عامل تھے۔ جنہوں نے ممالک و بلاد کو تو فتح کیا ہی مگر ساتھ ہی لوگوں کے دلوں کو بھی جیتا۔ اور مقلدین کے برعکس لوگوں کو عامل حدیث نبوی بنایا یہاں تک کہ اب ایسا زمانہ آگیا ہے کہ مختلف الخیال جدید فرقے پیدا ہوگئے۔ اور بادشاہوں نے ظلّ الہٰ بنکر اور قاضیوں نے وارث رسول ہوکر دین رب العالمین کو ہنسی کھیل بنالیا اور اپنی خواہشوں کا تابع کرلیا۔ یہ تو کتاب و سنت کا راستہ تھا۔ یہ تو صراط مستقیم نہیں تھا کاش یہ غلط راہوں کو چھوڑ کر دینِ خالص کی محافظت کو اپنا شعار بنائیں ترمذی نے خطط میں کہا ہے کہ اہل افریقہ شروع شروع میں نبی کریم کی سُنت اور احادیث کی پیروی کرتے تھے۔ پھر حنفی مذہب نکل آیا اور اس کے بعد مالکی پھر اس کے بعد تو ہوا و ہوس کے بندوں کے دور کی ابتدا ہوگئی۔ غرض آپ نے سمجھ لیا ہوگا کہ مسلک اہل حدیث کسی جدید فرقہ کا مسلک نہیں یہ وہی دین قیم ہے جو نبی کریم کا عطا کردہ اور صحابہؓ کا ورثہ ہے۔ اور یہ ہی صحابہؓ ہیں جنہوں نے ملک فتح کئے جنکے ہاتھ پر لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ چنانچہ ثابت ہوا کہ فاتحین صحابہؓ کا مسلک مقلدین کے خلاف اہل حدیث کا مسلک تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل علم تابعینؒ کا لقب اہل حدیث تھا۔پانچویں دلیل | بلاشبہ تابعین رضوان اللہ عنہم سے علم حدیث کا اکتساب فیض کیا اور اہل حدیث کے محترم لقب سے مفتخر ہوئے۔ اور اسی مبارک لقب کو ان کا خیر القرون میں طرۂ امتیاز قرار دیا جاتا تھا۔ چنانچہ ذہبیؒ کہتے ہیں کہ معروف تابعی زہری رحمۃ اللہ نے جب ہجرت کے اسی ویں سال خلیفہ عبدالملک اموی سے ملاقات کی تو اس نے موصوف کو انتم یا صحاب الحدیث سے مخاطب کیا۔ اور اسی اموی خلیفہ نے زہری رحمۃ اللہ کے مجموعہ سے چار سو احادیث نبوی نقل کرائیں۔ (تذکرہ جلد ۱ صفحہ ۹۷ سطر ۱۴)

اور خطیبؒ نے تاریخ بغداد ج۱۴ ص۲۲۵ اور ج۱۴ ص۱۰۱ میں ابن عمار کی سند سے کہا ہے یہ اصحاب الحدیث کا لقب اہل کوفہ اور مدینے والوں میں عبدالملک ابن ابی سلیمانؒ اور عاصم الاحول، عبیداللہ ابن عمرؒ، یحیی ابن سعید الانصاریؒ وغیرہم کی ذات گرامی سے سرمایۂ نازش اور باعث افتخار رہے اور یہی لوگ تابعینؒ میں سے اہل حدیث ہیں۔ چنانچہ عبدالملک جو عظیم المرتبت تابعی ہیں انہوں نے صحابی رسول صلعم حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ۔ براہ راست روایت کی ہے۔ یہ تاریخ بغداد کے ج۱۰ ص۳۹۳ اور خلاصہ کے ص۲۴۲ میں بھی مذکور ہے۔ اور عاصم احول وہ بھی بڑے پائے کے تابعی ہیں انہوں نے تو خود حضرت مالک بن انسؓ سے سنکر روایت کی ہیں اور عبداللہ ابنؓ سرجس صفوان ابن محرزؓ سے اس طرح سنکر روایت بیان کی ہیں۔ اور یحیی ابن سعید تابعی امام اور مدینہ منورہ کے قاضی تھے۔ انہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور سائب ابن یزیدؓ اور عبداللہ ابن عامرؓ ابوامام بن سہلؓ رضی اللہ عنہم اجمعین سے براہ راست سنکر روایت کیں ہیں جیسا کہ تاریخ بغداد ج۱۴ ص۱۰۱ اور خلاصہ ۴۲۴ میں ذکر ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی وہ دلائل قطعیہ ہیں جن سے طبقات وتراجم کی کتب بھری پڑی ہیں اور طالب صادق کے لئے یہ دلائل کافی ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ تابعین رحمھم ان کے وقتوں میں اہل حدیث کہا جاتا تھا۔

چھٹی دلیل علمائے امت آخر زمانہ تک اہل حدیث ہوں گے تو اے عزیز من آپ نے جان لیا ہوگا کہ صحابہ وتابعین رضی اللہ عنہم جو اس خیر الامم کے خیار امت ہیں خود کو اہل حدیث کہلاتے تھے اور اپنی حیات بابرکات میں اس نسبت شریفہ پر اظہار مسرت کرتے تھے۔ اور انہیں ان کے ہم عصر لوگ بھی اہل حدیث کے لقب سے یاد کرتے تھے ہم نے ان ہی براہین و دلائل کو مستند ماخذوں سے نقل کیا ہے اور ان سے کسی کو مجال انکار کبھی نہیں ہوسکتا۔ اور اسی طرح ہم نے تبع تابعین کا علم حدیث کا اکتساب اور اہلِ حدیث کے محترم نام کی نسبت نقل کی ہے۔ یہ حضرات رضی اللہ عنہم اسی نام کی تکریم کرتے اور اس پر فخر کرتے اور کھلے بندوں اس کا اظہار بھی کرتے تھے۔ اور ان ہی راستباز نفوس کے اوصاف کی خبر جناب صادق و مصدق علیہ السلام نے دی ہے۔

یحمل ھذا العلم ای علم الحدیث والتفسیر من کل خلف عدولہ ینفون عنہ تحریف الغالین وابطال المبطلین وتاویل الجاھلین

رواہ البیھقی وغیرہ وھکذ فی المشکوٰۃ،

وذکر الخطیب فی شرف اصحاب الحدیث ص۱۲۳۔ بسندہ الی یزید بن ھارون یقول اصحاب الحدیث قد اذونی یعنی فی القراءۃ واذا غبوا عنی غمّونی انتھٰی۔ جن کے مصائب کو اپنی مصیبت اور جن کے غم کو اپنا غم کس نے شمار کیا آنحضرتؐ ختمی مرتبت روحی عمر الفداہ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہی یزید ابن ہارون جو تبع تابعی تھے۔ اور یحیٰی ابن سعید انصاری اور عاصم الاحول سلمان تیمی رحمہم اللہ انہیں اوصاف سے متصف تھے (تاریخ بغداد ج ۱۴ ص ۳۳۴) سفیان ثوریؒ نے انہیں محافظان گیتی سے مخاطب کیا اور ان کے مقابلے میں ملائکہ کو نقیبان آسمان کہا۔ (شرف اصحاب الحدیث ص ۵۴ اور مفتاح الجنۃ للسیوطی ۴۹) اور ان ہی بزرگ نے اہل حدیث کے طائفہ حقہ کو لو ثریا تونی لاء یتحمد فی بیوتھم کا عقد ثریا کر دیا۔ (شرف ص ۱۵۵ و تاریخ بغداد ج ۹ ص ۱۶۰) اور سفیان ہی ہیں جو مشہور تبع تابعی ہیں اور جنہوں نے شعبیؒ اور سلیمان التیمی اور عاصمؒ الاحول سے سنا ہے اور ان سے اوزاعیؒ ابن جریج اور مالکؒ اور شعبہؓ اور ابن عیینہؒ اور ابن المبارکؒ وغیرہم نے روایت کی ہیں (تاریخ بغداد ج ۹ ص ۱۵۲) سفیان ابن عیینہؒ کہتے ہیں کہ میری درازی عمر اور اس میں عافیت کا راز اصحاب الحدیث کی دعاؤں کا اثر ہے۔ (شرف ص ۵ باسناد) اور خلال روایت کرتے ہیں کہ یحیی ابن یمانؒ سے میں نے سنا سفیانؒ سے یہ قول منسوب کرتے تھے کہ ان اھما الحدیث یطلبون الحدیث بغیر نیۃ فنال طلبھم لہٗ نیتہٗ (الآداب الشرعیہ ج ۲ ص ۱۴) حاکم نے اپنی معروف تاریخ میں عبدالعزیز ابن یحییٰ کے حوالے سے کہا ہے۔ سفیان ابن عیینہ ہم سے کہتے تھے۔ اصحاب الحدیث کے اسرار سیکھو بلاشبہ میں نے اپنی عمر کے تیس برس اسرار حدیث حاصل کرنے میں صرف کئے ہیں۔ (الآداب الشرعیہ ج ۲ ص ۱۳) اور انہی تابعیوں سے براہِ راست سماعت حاصل تھی جنہیں زہری اور عمرو ابن دینار اور شبیعی رحمہم اللہ جیسے مقتدر تابعی بھی تھے (تاریخ بغداد ج ۲ ص ۱۶۴) اور یہ تمام دانشمندانِ اہلحدیث تھے۔ تاریخ بغداد ج ۹ ص ۱۴۹

احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شعبہ نہایت راسخ العقیدہ اہلحدیث

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ (شرف ۱۱۶)

اس تفصیل سے ظاہر ہو گیا ہو گا کہ تیسرے دور کے مشہور و معروف صحابہؓ اور تابعینؒ اور تبع تابعینؒ جو اپنے زمانے کے علمائے محققین میں سے تھے۔ اہل حدیث کہلائے گئے چنانچہ ہمارا یہ دعویٰ بھی بحمد للہ پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا کہ اہل حدیث جناب رسالت مآب کے زمانے سے ہیں اور اس دور سعادت آخرین میں سب سے پہلے جو اس مکرم و محترم لقب کی خلعت سے مزین ہوئے صحابہ کرام تھے جو تمام امت میں بہترین امت تھے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں پسند فرمایا اور جنہوں نے حضورؐ پر نور کی صحبت اٹھائی اور آنحضرتؐ ہی کے زیر تربیت اشاعت حدیث کی یہ خدمت کی ہے نسلاً بعد نسلٍ قرناً بعد قرنٍ یہاں تک کہ بموجب فرمان رسول صلعم انہیں وہ آخری نسل بھی شامل ہو گی۔ جو افعلو اکذا و تفعلوا کذا کے مصداق تھی اور جن کے متعلق لسان وحی ترجمان نے پہلے ہی فرما دیا تھا کہ فاخرھم کمثل اولھم کما نقلہٗ الحافظ السیوطی علیٰ مارواہ البلیغ المقدسیؒ۔ فی کتاب الحجۃ باسناد متصل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی آخر امتی قومًا یعطون من الاجر مثل لاُولھم ابراہیم ابن موسیٰ سے پوچھا گیا کہ وہ کونسی ہستیاں ہوں گی تو آپ جواب میں فرماتے ہیں ھم اھل الحدیث فللّٰہ الحمد علیٰ ذالکؒ۔

ساتویں دلیل۔ آئمہ اربعہؒ بھی اہل حدیث تھے اب ہم آپ کے لیئے قطعی اور واضح دلائل سے یہ ثابت کریں گے کہ بلا شبہ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ مسلک اہل حدیث پر تھے۔

(۱) پہلے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ ہی کو لیجیئے کہ وہ اہلِ حدیث کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلک پر تھے۔ جیسا استاذ ابو منصور عبد القادر ابن طاہر تیمی بغدادی نے اپنی کتاب اصول الدین کے ص۳۱۲ پر تحریر کیا ہے کہ اصل ابی حنیفۃ فی الکلام کا صحاب الحدیث الآن فی المستثنین یعنی اہل حدیث کے وہ مسائل جو ذات باری تعالیٰ کی توحید اور اس کی صفات و اسماء و افعال اور اس کا علوّ اور استوا کہ اللہ تعالیٰ آسمان عرش پر ہے زمین پر نہیں اور یہ کہ وہ خالق کل شئی ہے اور اس کا علم و قدرت تصرف زمان و مکان پر محیط ہے وغیرہ ذالک میں اصحاب الحدیث کے مسلک پر تھے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ اسی کتاب و سنت ہی کو ہدایت کا سرچشمہ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ اور اس پر مضبوطی سے قائم رہنے کی ہدایت کرتے ہیں اور تقلید سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہیں جیسا کہ موصوف نے ایک مستفسر کو جواب دیا ہے کہ اذا قلت قولاً وکتاب اللہ یخالفہٗ فاترکوا قولی وَیخالفہٗ قول الرسول اترکوا قولی لخبر الرسول صلعم کہ جب میرا کوئی ایسا قول پاؤ جو کتاب اللہ یا ارشاد رسول کے خلاف ہو تو اسے ترک کر دو اور یہ بھی امام ابوحنیفہؒ ہی نے فرمایا ہے کہ جب کوئی صحیح حدیث سامنے آجائے تو سمجھ لو یہی میرا مسلک ہے امام ابوحنیفہؒ کے الفاظ ہیں اذا صح الحدیث فھو مذھبی۔

قارئین پر یہ امر اب بخوبی واضح ہو گیا ہوگا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کا مسلک اہل حدیث کا ہی مجوزہ مسلک تھا عقائد و اصول سے لے کر تحریم تقلید تک۔ ولذا قال علماء الاحناف نحن ومشائخنا وجمیع طائفتنا مقلدون للاشعریؒ والماتریدیؒ فی الاعتقاد والاصول خلافاً لابی حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ (فتوی فی عقائد الوھابیہ جل العلماء دیوبند)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنے زمانے کے امام اہل حدیث ہی تھے کذا فی اصول الدین ج ۱ ص ۲۶۳ اور امام مسلم اس پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہیں دیکھئے اصول الدین ج ۱ ص ۵۹ کہ مالک ابن انس، شعبہ اور سفیان اور یحییٰ رحہم اللہ ائمہ اہل حدیث ہی تھے۔ اور ابو الفلاح حنبلی رح کہتے ہیں کہ جب نجم الحدیث واھلہ کسی سے سن پاؤ تو سمجھو کہ وہ امام مالک رح کی طرف اشارہ کرتا ہے اور یہی داناؤں کا اشارہ ہے۔ شذرات الذہب ج ۲ ص ۲۹۱ اور امام مالک رح کے تحریم تقلید میں جتنے اقوال نقل کئے جاتے ہیں سب کے سب اہل حدیث کی طرح ہیں جیسا کہ امام ناصر السنت نے اپنی مؤلفہ کتاب ایقاظ الھمم میں تحریر کیا ہے۔ کہ قال مالک رح یا عبد اللہ ایاک ان تقلد للناس قلادۃ سوء باسناد متصل

(۳) امام شافعی رح بھی مسلک اہل حدیث پر تھے بلکہ اس مسلک کے پرجوش مبلغ بھی تھے اس کے لئے امام نووی رح کی تصانیف تہذیب الاسماء اور اللغات فی ترجمۃ الشافعی کے حوالہ جات بطور شہادت پیش کئے جا سکتے ہیں۔ چنانچہ امام نووی رح تحریر فرماتے ہیں کہ پھر وہ عراق کی طرف تشریف لے گئے اور علم الحدیث پھیلایا اور نئے سرے اس مسلک کا احیاء کیا یعنی مسلک اہل حدیث کا شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ بھی اپنی مایہ ناز تصنیف منہاج السنۃ کے ج ۴ ص ۱۴۳ میں لکھتے ہیں کہ پھر امام شافعی رحمۃ اللہ نے امام مالک علیہ الرحمہ سے مدوّن کی ہوئی احادیث سے اخذ کر کے اہل عراق کے لئے لکھ بھیجیں اور اپنے لئے بھی وہی مسلک اہل حدیث پسند کیا۔

(۴) چوتھے امام الائمہ بالاجماع احمد ابن حنبل رح یہ تو خود ائمہ اہلحدیث میں سے تھے بالاتفاق چنانچہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ منہاج السنۃ کے ج ۴ ص ۱۴۳ پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رقم طراز ہیں قال الامام احمدؒ فکان علیٰ مذھب اھل حدیث کہ امام احمد ابن حنبل مسلک اہل حدیث پر تھے۔

ہم نے محقق علماء کے حوالہ جات سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ مسلک اہل حدیث کے حامل تھے۔ اور ان محترم ہستیوں کے رگ و پے میں علم الحدیث بایں طور رچ بس گیا تھا کہ جب کوئی انجان آدمی انہیں دیکھ پاتا بے اختیار پکار اٹھتا کہ یہ لوگ نبی علیہ السلام سے مماثلت رکھتے ہیں" چنانچہ امام شافعیؒ سے روایت بیان کی جاتی ہے کہ قال اذا رائیت رجلًا من اھل الحدیث فکانی رائیت النبی صلعم حیًا۔

لاریب ائمہ اربعہ میں سے کوئی بھی اگر فی زمانہٖنا تشریف رکھتے ہوتے تو موجودہ تقلیدی مذاہب میں سے کسی ایک کو بھی پسند نہ فرماتے۔ اس لیئے کہ وہ تمام رحمہم اللہ تعالیٰ تقلید کے برعکس غیر تقلید کے قائل تھے جیسا کہ ہم ثابت کر آئے ہیں اور اس طرح کتاب و سنت کے اجتماع کو نہایت ضروری جانتے تھے اور اس پر تمام ائمہ متفق تھے کہ اصول فروع کے ہر چھوٹے بڑے مسائل میں کتاب و سنت کا اتباع لازمی امر ہے۔ اور یہی اہل حدیث کا بھی مسلک ہے جس کی ائمہ اربعہ پیروی کر چکے ہیں علیہم الرحمتہ۔

اب ہم ان اعتراض کا جواب دیں گے جن کی بنا پر الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ ائمہ اربعہ مسلک اہل حدیث پر (فقہی لحاظ سے) نہیں تھے اس لئے کہ یہ بزرگ تقلید کی اجازت دیتے ہیں اور اہل حدیث کا مسلک عدم تقلید پر مبنی ہے۔ ہم اس باطل دعوے کی پرزور دلائل کے ساتھ تردید کریں گے اور یہ ثابت کریں گے کہ وہ حضرات بالکل تقلید کو جائز نہیں سمجھتے تھے بلکہ تقلید کو حرام مطلق جانتے تھے۔ اور قریب پھٹکنے تک سے روکتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے کہا رواہ الحاکم باسناد صحیح امام احمدؒ کہتے ہیں کہ نہ تو میں تقلید کرتا ہوں اور نہ امام مالکؒ تقلید کو جائز سمجھتے ہیں اوزاعیؒ نہ ہی نخعیؒ تقلید کرتے تھے۔ بلکہ ہم تو بلا تاویل کتاب وسنت سے براہ راست احکام اخذ کرتے ہیں۔ (الیواقیت ص۲۴۴ والجواہر والمیزان الکبریٰ ج۱ ص۵ للشعرانی)

اور امام شافعی مزنیؒ کو کہتے تھے کہ یا ابراھیم لاتقلدنی فی کل ما اقول وانظرنی ذالك نفسك فانه دین لاحجة فی قول احد دون رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم رواہ الحاکم والبیہقی الیواقیت) کہ اے ابراہیم میری ہر بات کی یونہی اندھا دھند تقلید نہ کئے جاؤ کچھ خود بھی تدبیر سے کام لیا کرو اس لئے کہ یہ معاملہ ہے دین کا جس میں کسی بڑے سے بڑے کا بھی قول حجت نہیں سوائے فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی طرح ایک دوسری جگہ امام شافعیؒ شعرانیؒ کی میزان ج۱ ص۴۹ کے مطابق ربیعؒ سے یوں مخاطب ہیں اے ابواسحاق میرے ہر قول کی تقلید نہ کیا کرو اپنے آپ بھی سوچ سمجھ لیا کرو اس لئے کہ یہ دین کا معاملہ ہے۔

امام ناصر السنتہ کہتے ہیں کہ امالکؒ فرماتے تھے کہ میں بشر ہی تو ہوں میں غلط بھی کہہ سکتا ہوں اور صحیح بھی سو تم میری رائے کو پرکھو اگر وہ کتاب وسنت کے مطابق ہو تو اس پر عمل کرو اگر ناموافقت کرے تو اسے ترک کرو" الایقاظ ص۱۰۲ باسناد متصل اور اسی ص۲۵ پر یوں امام مالکؒ تاکیداً فرماتے ہیں کہ خبردار لوگوں کی تقلید کو گلے کا ہار نہ بنانا یہ ذلت کا طوق ہے۔ اور یہ قول بھی موصوف ہی سے منسوب ہے کہ آپ اپنے ساتھیوں سے روضۂ رسول صلعم کو خطاب کرتے ہوئے کہا کرتے تھے "ادھر سامنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھو دین تو وہ ہے اور اُن کو چھوڑ کر دین کچھ نہیں رہتا۔ اور ہر وہ کلام جو اس روضے والے محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف ہو مردود ہے۔ المیزان جلد ۱ صفحہ ۴۸ اسی ضمن میں یہ واقع بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ جب عباسی خلیفہ ہارون الرشید نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ امام مالکؒ کی موطاء کی تقلید کریں تو موصوف علیہ الرحمہ نے اسے سختی سے روک دیا۔ حالانکہ موطاء کا بلحاظ صحیح احادیث کی کثرت کے اونچا درجہ ہے۔ پھر بھی امام موصوف تقلید کرنے کو پسند نہ کرتے تھے۔ امام مالکؒ ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق امام ناصر السنت نے الایقاظ میں صفحہ ۲ پر اور شعرانیؒ نے الیواقیت کے صفحہ ۳۴۳ پر اور میزان کے جلد ۱ صفحہ ۴۸ اور علامہ ابن العربیؒ نے فتوحات مکیہ کے باب ۳۱۹ میں یہ روایت درج ہے کہ آپ فرماتے تھے اس شخص پر میرے فتاویٰ کی تقلید حرام ہے جو یہ نہیں جانتا کہ میرے دلائل کے ماخذ کیا ہیں؟ ایک اور جگہ اسی مضمون کی روایت پائی جاتی ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ میرے اقوال پر عمل اس شخص پر حلال نہیں ہے جسے یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ میں فلاں بات کہاں سے نکال کر کہتا ہوں۔ اور ظاہر ہے کہ امام موصوف یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ جب تک تم میرے اقوال کے لئے کتاب و سنت کی تصدیق حاصل نہ کر لو تمہیں میری تقلید مباح نہیں الحمد للہ یہی مسلک اہلحدیث ہے جو تقلید کے منافی ہے۔

یہ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ کی شہادتیں نام نہاد مقلدین پر حجت ثابت ہو چکی ہیں کہ ائمہ موصوفین کے نزدیک کتاب و سنت کی اقتدا و ابتداء کے بغیر اُن کی تقلید حرام قطعی ہے اور بڑا گناہ ہے اور بڑی نادانی ہے اور مقلدین کی تقلید بھی اسی کی طرح اور اُن کے زعم میں جو انہوں نے ائمہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا مسلک سمجھ رکھا ہے اب جبکہ اس مزعومہ مسلک سے ان کی برأت واضح ہو چکی ہے۔ مقلدین سخت معصیت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

اگر مقلدین بنظر انصاف غور کریں اور ائمہ رحمہم اللہ اقوال کی ہی پیروی کریں اور ان کے حالات و روایات کو جانیں تو ان پر یہ امر پوشیدہ نہیں رہیگا کہ امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ اور امام مالک رحمتہ اللہ اور امام شافعیؒ اور امام احمد ابن حنبلؒ وغیرہ نے تقلید کی مذمت کی ہے اور مقلدین کے مسلک کی پُر زور تردید کی ہے اور درحقیقت یہ بزرگ اہل حدیث کے مذکورہ مسلک کے حامل تھے۔

ائمہ اربعہ علیہم الرحمہ سے منسوب جو مسائل بیان کئے جاتے ہیں ان پر بہتان ہیں

مقلدین کی طرف سے یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ ائمہ اربعہ کی جانب جو منسوب کئے جاتے ہیں کیا ان تصریحی نصوص سے ثابت نہیں اور اگر ثابت ہیں تو یہ کیسے درست ہوگا کہ انہیں مسلک اہل حدیث کا پیرو کہا جائے۔

لیکن مقلدین پر یہ انکشاف یقیناً حیرانی کا باعث ہوگا کہ ائمہ علیہم الرحمتہ کی طرف جو مسائل منسوب کئے جاتے ہیں یہ ان پر صریح بہتان ہیں انہوں نے قطعاً اس قسم کے مسائل نہیں بیان کئے۔ پھر ان مسائل کی تقلید تو دور کی بات ہے۔ چنانچہ مرجانی الحنفیؒ نے اپنی تصنیف ناظورۃ الحق جس کا حوالہ شیخ محمد یحییٰ فاضل و محدث نے اپنی کتاب الارشاد ص۱۳ پر دیا ہے میں مذکور ہے۔ کہ فقہاء کے اقوال میں نادرستی کا احتمال ضرور ہوتا ہے اس لئے کہ وہ اسناد سے خالی ہوتے ہیں۔ چنانچہ اگر اس کجی کو درمیان سے معروف طریق سے ہٹادیا جائے تو وہی اقوال معتمد علیہ ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ تمام احتمالات باقی رہ گئے تو جیسا کہ حدیث میں قد افترای علیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے وعید ہے کے مستحق ہوں گے۔ ای علی صاحب المذہب غیرہٗ۔

اس کے لئے یہ مثال بھی پیش کی جا سکتی ہے کہ ابو جعفر طحاوی ابو العباس الاصم وغیرہ ہم نے محمدؒ ابن الحکیم ؒ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ وہ یہ قول امام شافعیؒ سے منسوب کرتے تھے کہ بیوی سے خلاف وضع فطرت فعل کے سلسلے میں آنحضرت نبی کریم کی کوئی حدیث جس سے قطعی طور پر حلت یا حرمت ثابت ہوتی ہو نہیں پہنچی ہے چنانچہ یہ قیاس کہتا ہے کہ حلال ہے۔

یا ازیں قبیل امام مالکؒ سے یہ روایت بیان کی جاتی ہے کہ انہوں نے نکاح متعہ کو مباح قرار دیا ہے یہ اور اس قسم کی دیگر روائیتیں ان کے نام سے گھڑی گئیں ہیں۔

ابو نصر ابن صباغ بیان کرتے ہیں کہ ربیعؒ خدائے بزرگ و برتر جس کے سوا کوئی معبود نہیں کی قسم کھاتے ہوئے کہتے تھے لقد کذب ابن الحکم علی الشافعیؒ فی ذالک کہ ابن الحکم نے امام شافعیؒ پر ان مسائل میں بہتان لگایا ہے اور جھوٹ بولا ہے۔ اور امام مالک نے نکاح متعہ کی قربت پر زنا کی حد جاری کی ہے۔ اور خطیب نے تاریخ بغداد کے ج $\frac{۲۵۸}{۱۴}$ س ۱۴ ابو ابی نعیم الفضل ابن وکین کی باسناد روایت درج کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے امام ابو حنیفہ کو اُن کے شاگرد امام ابو یوسف سے یہ کہتے سنا کہ وہ کتاب اللہ پر میرے نام سے تم پر جھوٹ بولنے کے لئے سخت احکامات نافذ کرے گا اور وہ کہے گا جو میں نے نہیں کہا۔" اور ملا معین الدین حنفی نے اپنی کتاب دراسات اللبیب ص ۱۵۶ تحریر کیا ہے کہ ائمہ اربعہ کی طرف منسوب کئے ہوئے مسائل اور وہ کتب فقہیہ بھی جو اُن سے ثابت النسبت ہیں ضروری نہیں ہے کہ ہم اُن کی پیروی کریں اس لئے ان منسوب مسائل اور کتب میں سے اکثر بلکہ تمام کے تمام ہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر انکے متبعین کی آراء کا غلبہ ہے۔ اس رطب و یابس کے باوجود بھی اگر کوئی کہے کہ امام ابوحنیفہؒ یا مالک یا شافعی رحہم اللہ سے آمدہ روائیتیں درست ہیں تو اسے کہنا چاہئے کہ صحت سند کے لئے جو شرائط ہیں پیش کیوں نہیں کرتے پھر یقیناً وہ لوگ اس وقت عاجز ہوکر رہ جائیں گے۔

پھر یہی صاحب مذکورہ کتاب کے ص۲۹۱ پہ یوں حقیقت طراز ہیں کہ کتب حنفیہ جن قیاس کے مسائل سے بھری پڑی ہیں اُنہیں سے اکثر مسائل کی سند امام ابی حنیفہؒ تک نہیں پہنچ پائیں۔

امام ناصر السنت اپنی کتاب الایقاظ کے ص۱۳۷ س ۹ پہ اس طرح تحریر فرماتے ہیں کہ ابن دقیق کے تلمیذ رشید اوفوی سے کہتے تھے کہ شیخ عیسی تعالبی الجزائری الجعفری کے تذکرے سے میں نے نقل کیا ہے کہ ابن دقیق فرماتے تھے میں نے ائمہ اربعہ کی مختلف احادیث جو انفرادی اور اجتماعی حیثیت احادیث کی صحت پر دلالت کرتی تھیں ضخیم مجلد کتاب کی صورت میں جمع کر لیں ہیں ، چنانچہ مذکورہ الصدر مسائل کی نسبت آئمہ اربعہ کی طرف دینا حرام ہے۔

اس لئے علماء اور مقلدین کو اس کتاب کا پڑھنا مناسب ہوگا تاکہ آئمہ اربعہؒ کی نسبت جو مسائل بیان کئے جاتے ہیں ان کی قلعی کھل جائے اور مقلدین پہ ان کی بھول واضح ہو جائے۔

اب قطعی اور واضح دلائل سے اس کا ثبوت پیش کیا جا چکا ہے کہ آئمہ اربعہؒ کی طرف مروجہ مسائل جو منسوب کئے جاتے ہیں یہ اُن کے تفقہہ فی الدین پر بہتان عظیم ہے اور ان منسوب مسائل کو آئمہ اربعہؒ کے نام سے پڑھنا پڑھانا اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فریب کاری کے مترادف ہے جیسا کہ امام ابن دقیق جیسے فاضل اور جید علما نے ثابت کر دکھایا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے باوجود بھی کسی کی تسلی نہ ہوتی ہو تو ان گمراہ کن اور من گھڑت مسائل کے لئے آئمہ اربعہ رحہم اللہ کی ان مسائل سے اگرچہ کمزور سے کمزور ہی سہی نسبت یا صد تعلق ثابت کرنا مدعی کے ذمہ باقی ہے یا سند بکل مایشترط مع حدہ ۔

اس کے علاوہ فقہ کی ترتیب و تدوین میں جو بعض لغزشیں سرزد ہوئی ہیں اس کے لئے ہم یہ عذر تسلیم کرنے کو تیار ہیں کہ اس زمانے میں اصحاب الحدیث کے لئے زمانہ ناسازگار تھا یہی وجہ ہے کہ صحیح احادیث منتخب نہیں ہوسکیں اور یہ قرین قیاس بھی ہے اس لئے کہ جب کسی بیان کئے ہوئے مسئلہ کے مقابلے میں ان میں سے کسی ایک کو بھی حدیث دستیاب ہو جاتی تو فوراً اپنے سابقہ قول کو رد کرتے ہوئے حدیث نبوی کی طرف رجوع کر لیتے۔ اور یہی آئمہ کی امتیازی شان تھی۔ کہ انہوں نے کبھی آج کل کے بعض علماء سوء کی طرح اپنی رائے کو فرمان رسول پر ترجیح نہیں دی رحہم اللہ علیہم اجمعین ۔

چنانچہ ہم امام ابوحنیفہؒ کو اپنے فرض منصبی سے کسی احسن طریقہ سے سبکدوش ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں جب وہ اپنے تلمیذ عزیز امام یوسفؒ کو تنبیہاً فرماتے ہیں۔ وَیحک یا یعقوب لا تکتب کلّ ما سمعۃُ منّی فانی أری الرائی الیوم فاترکُہُ غداً وَأری الرائی غداً وَأترکُہُ بعد غدٍ تاریخ بغداد جہ ۱۳ ص ۸ باسناد متصل ۔

اے یعقوب تم پر افسوس ہے (میں تم سے کہہ چکا ہوں کہ) میری ایک ایک بات سنتے ہی نہ لکھ لیا کرو! اور میری حالت یہ ہے کہ میں جب کسی مسئلہ پر کوئی رائے قائم کرتا ہوں تو دوسرے دن اس رائے سے رجوع کرنا پڑتا ہے۔ اور جب دوسرے دن غور کرکے رائے بدلتا ہوں تو تیسرے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن اس کو چھوڑنا پڑتا ہے۔

امام مالکؒ کی نسبت شعرانی نے اپنی کتاب المیزان صہ ج ۱ اورابو الفلاح حنبلی نے اپنی کتاب شذرات الذہب صہ ج ۱ اور ابن خلکان نے اپنی تاریخ کے صہ ج ۱ پر باسناد حافظ الحمیدیؒ لکھا ہے کہ امام مالکؒ عالم نزع میں رو رہے تھے اور کہتے تھے کہ واللہ لوددت الان انی ضربت فی کل مسئلۃ افتیت فیھا بالرائی بسوط سوط و قد کانت لی لسعۃ فیما قد سبقت ولیتنی لم افت بالرای۔

مزید امام مالکؒ کے احباب کے جمع کردہ اقوال میں سے ایک یہ بھی ہے کہ من الآراء المحضۃ والاجتھاد الذی لم یبن علی ما تضمنہ الکتاب والسنۃ المطھرہ فیدخل فی ذالک المدون۔

ابن قاسم سے جو ان کے اصحاب میں سے تھے یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ لدخول اولیا سیما ما کان شدید المخالفۃ فیھا لہا لا فی الموطا وغیر ذالک۔

شارح مقدمہ ابن رشد فرماتے ہیں کہ امام مالک کی مدونہ کتاب میں سے کسی ایک مسئلہ کی کوئی بھی امام مالک سے نسبت صحیح نہیں۔ جیسا کہ صلوۃ المنافیہ میں ہاتھ چھوڑنا۔ نقول الامام مالک فی الموطا عنی انقیض۔

امام شافعیؒ کے بارے میں امام ناصر السنت نے الفاظ کے صہ ۱ پر فرمایا کہ امام شافعیؒ کہا کرتے تھے کہ ہر مسئلے میں حدیث کو صحت کا مقام حاصل ہے اور یہ اہل نقل کے عکس ہے۔ لیکن میں اپنی زندگی اور اپنی موت کے بعد اس قسم کی باتوں سے رجوع کرتا ہوں اور ابو الفلاح حنبلی نے اپنی کتاب شذرات الذہب صہ ج ۲ پر یہ تحریر کیا ہے کہ امام شافعیؒ امام احمدؒ ابن حنبلؒ سے فرماتے تھے کہ ابا عبداللہ آپ مجھ سے زیادہ علم الحدیث میں دستگاہ رکھتے ہیں مجھے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح احادیث تعلیم کیجئے تاکہ میں شامیوں کوفیوں اور بصریوں کے پاس یہ علم مبارک پہنچاؤں اسکے علاوہ ابن مفلح حنبلی اپنی تصنیف الآداب الشرعیہ کے ج۲ ص۱۵۴ پہ یوں رقمطراز ہیں کہ بویطی جو امام شافعیؒ کے دوستوں سے ہیں بیان کرتے ہیں کہ امام شافعیؒ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے اپنی تالیف میں حتی الوسع کوئی کمی نہیں چھوڑی لیکن یہ بھی ضروری نہیں کہ یہ حتمی اور اس میں غلطیاں نہوں (اس موقع پہ آپ نے اپنی تالیف کی قرآن وحدیث کے مقابلے میں کم مائیگی کے اظہار کے لئے) یہ آیت تلاوت فرمائی ولو کان من عند غیر الله لوجدوا فیه اختلافاً کثیراً اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ میری کسی بھی تحریر میں اگر کوئی چیز جو کتاب وسنت کے مخالف ہو میں اُس سے رُجوع کرتا ہوں رحمہ اللہ تعالیٰ۔

اب آپ کے اچھی طرح ذہن نشین ہوچکا ہوگا۔ جو کتابیں ان سے بیان کی جاتی ہیں اُن کے مسائل سے موصوفین علیہم الرحمہ نے صاف طور پہ رجوع کرلیا تھا اور ویسے بھی یہ مسائل نصوص صریح کے خلاف ہیں۔ اور ائمہ علیہم الرحمۃ نے رجوع الی الکتاب والسنۃ کی تاکید فرمائی ہے۔ اور تقلید وتمذہب سے اجتناب کرنے کو فرمایا ہے یہی مسلک اہل حدیث کی کسوٹی ہے جس پہ ائمہ اربعہ رحہم اللہ اپنا مسلک پہ رکھتے ہیں۔

آٹھویں دلیل۔ ائمہ اربعہ کے اکثر تلامذہ نے مسلک اہل حدیث پہ وفات پائی

ائمہ اربعہ کے کثیر التعداد تلامذہ نے اہل حدیث کے مسلک پہ وفات پائی اور تو اور اپنے ائمہ کی زندگی میں بھی تقلید نہیں کی بلکہ جب ان پہ حق ظاہر ہوگیا تو اصل وفروع کے تمام تقلیدی مسائل میں اپنے متقدمین کی مخالفت کی اور دین میں تقلید کے رواج سے روکتے رہے۔ اور جو نص صریحہ سے مسائل ثابت تھے ان کی حمایت میں تقلیدی مسئلوں کی مخالفت کرتے رہے اور ان سے رجوع کیا اور مرنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت توبہ کی غفر اللہ لہم ۔

ہم ان صفحات پر آئمہ اربعہؒ کے چند تلامذہ کا ذکر بطور مثال پیش کر رہے ہیں آپ بھی غور کریں اور آپ کے احباب میں سے جو بھی ہو اس لئے کہ یہ خدا کا دین ہے اور اگر آپ غلط راستے پہ ہوں تو آپ بھی توبہ کریں جیسے آئمہ اربعہ کے شاگردوں نے توبہ کی ۔

ابن خلدون اپنی تاریخ کے مقدمہ میں تفقہہ فی الدین کو آئمہ کے تلامذہ پر دو طرح منقسم فرماتے ہیں کہ اوّل وہ لوگ ہیں جن کا مسلک رائے اور قیاس ہے ۔ یہ لوگ اہل عراق ہیں دوسرے وہ لوگ ہیں جو طریق اہل حدیث پہ ہیں وہ اہل حجاز ہیں. علامہ شہرالستانی اپنی مشہور و معروف تصنیف الملل والنحل میں یوں گویا ہیں مجتہدین کو دو صیغوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ۔ اہل حدیث[1] اور اہل الرائے[2] اوّل الذکر اہل حدیث ہیں اور یہ حجازی ہیں اور یہی مالک ابن انسؒ و محمد ابن ادریس الشافعی و ثوریؒ امام احمدؒ ابن حنبل کے ساتھیوں سے ہیں۔

تاج المکلل میں ذکر ہے کہ ابن عقیلؒ سے امام احمدؒ کے ساتھیوں کے متعلق پوچھا گیا کہ آیا وہ امام احمد کی تقلید کو مباح سمجھتے ہیں ؟ انہوں نے جواب دیا کہ وہ کتاب وسنت پہ بلا تاویل عمل پیرا ہیں اور ان لوگوں کا کہنا ہے کہ امام احمدؒ کی تقلید کے لیے کتاب وسنت کی دلیل لازمی امر ہے ۔

ابن فلح حنبلی اپنی کتاب الآداب الشرعیہ ج۱ ص۲۴۲ پر یوں تحریر فرماتے ہیں کہ ابن عقیلؒ کہا کرتے تھے کہ میں نے اپنے مکتب فقہہ کے معتقدات سے توبہ کر لی ہے اور میں کتاب وسنت کا متبع ہوں اور ہر اس قول سے جو نبی کریم کے بعد گھڑ لیا گیا ہے وہ جس کا قرآن و حدیث میں ثبوت نہیں ہے اظہار بیزاری کرتا ہوں ۔ اور شذرات الذہب ص۳۵۵ پہ تحریر ہے کہ معن ابن عیسیٰ مدنیؒ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو امام مالکؒ کے مصاحب بھی ہیں صاحب الحدیث تھے۔ اور امام مالکؒ کے اکثر اصحاب نے معن ابن عیسٰی کو امام مالکؒ کا مصاحب ثابت کیا ہے۔ اور انہوں نے اس بات کی تصدیق کی ہے۔ اور شوکانیؒ نے اپنی تصنیف القول المفید کے صـ۱۸ پر سند ابن عنان المالکی لکھا ہے کہ معن ابن عیسٰی کی مرتب کتاب شرح سحنون المعروف بہ بالامام میں امام مالک کے یہ تابعین کے بارے میں تحریر کیا ہے کہ عام طور پر ان اصحاب ہی ان کی مرتبہ کتاب پر تنقید کرتے تھے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اپنی کتاب عقد الجید صـ۵۶ پر رقم کیا ہے کہ تلامذہ امام ابو حنیفہؒ ابی یوسف و زفرؒ و ابن زید و حسن ابن زیاد کا یہ کہنا ہے کہ جن لوگوں کو یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ ہمارے ماخذ کیا ہیں انہیں ہماری تقلید حلال نہیں ہے۔ اس طرح بستان المحدثین میں ذکر ہے اور اسی طرح امیر الیمانی نے ارشاد النقاد میں یہ سپرد قلم کیا ہے کہ سبکی علیہ الرحمہ نے اپنی تصنیف طبقات میں لکھا ہے کہ صاحبین یعنی امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ اپنے استاذ امام ابو صنیفہؒ کی مسائل میں مطابقت نہیں کرتے تھے اور غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب المنحول میں کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہؒ کے دونوں شاگرد تقریبًا تہائی مسلک میں امام موصوف کے مخالف تھے۔ (مقدمہ شرح وقایہ از عبدالحیؒ) اور دیار مصر کے مفتی عبدالقادر در المختار فی رد المختار صـ۱ میں لکھتے ہیں کہ ان میں (امام صاحب موصوف کے تلامذہ) سے ہر ایک کی راہ امام صاحب سے جداگانہ تھی۔ اور وہ امام ابی حنیفہؒ کی تحریروں پر تنقید کرتے تھے۔ دبوسی جو حنفی ہیں ذکر کرتے ہیں اپنی کتاب تاسیس النظر میں صـ۱۲ سے صـ۲۱ تک کہ امام ابو حنیفہؒ اور ان کے تلامذہ کے درمیان بیشتر فقہی اختلاف ہیں۔ چنانچہ امام محمدؒ کا بھی امام ابی حنیفہؒ سے اختلاف پایا جاتا ہے۔ اور امام ابو یوسفؒ کا بھی امام ابو حنیفہؒ سے اختلاف پایا جاتا ہے اور مصنفِ کتاب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکور تے اس قسم کے اکثر اختلافی مسائل بطور نظائر و امثال بیان بھی کئے ہیں۔ اور اس کے علاوہ خطیب نے تاریخ بغداد کے ج ۱۴ ص ۲۵۵ پر اس طرح تحریر کیا ہے یحییٰ ابن معین کی سند سے کہ امام یوسفؒ جو اسوقت کے قاضی القضاۃ تھے اصحاب الحدیث کے وجود کو ضروری خیال کرتے تھے۔ اور خود بھی اس طائفہ کی طرف رغبت رکھتے تھے۔ اور اسی کتاب کے ص ۲۵۳ عمر الناقد کے حوالے سے درج ہے کہ وہ کہتے تھے اصحاب الرائے میں سے سوائے امام ابی یوسفؒ کی روایت کے میں کسی راوی کو پسند نہیں کرتا اس لئے کہ ابو یوسفؒ صاحب السنت ہیں۔ اور ذہبیؒ نے تذکرہ الحفاظ میں اور خطیب نے اپنی تاریخ میں باسناد ج ۱۴ ص ۲۵۴ س ۱۶ پر تحریر کیا ہے کہ محمد ابن سماعیہؒ کہتے ہیں کہ میں نے امام ابی یوسفؒ کی وفات کے دن ان سے سُنا کہ اور یحییٰ ابن یحییٰ بھی افسوس کر کے بیان کرتے تھے کہ میں نے بھی امام ابی یوسفؒ سے ان کی رحلت کے وقت سُنا کہ میں اپنا ہر فتویٰ آج واپس لیتا ہوں۔ اور اس تمام خرافات سے رجوع کرتا ہوں سوائے ان فتویٰ کے جو کتاب و سنت کی اتباع میں دئے گئے ہیں غفر اللہ لہٗ۔

آپ ان تصریحات سے بہتر طور پر سمجھ گئے ہوں گے کہ آئمہ اربعہ کے اکثر تلامذہ دین میں کسی کے مقلد نہیں تھے اور نہ ہی وہ فقہی مسلک میں تقلید کو مناسب سمجھتے تھے۔ وہ محض کتاب و سنت کے احکامات پہ عزم استقلال سے عمل پیرا تھے اور اس میں اپنی دانش و فہم کے علاوہ کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔

اور یہی اہل حدیث کا مسلک ہے جس پہ انہوں نے دوبارہ غور کر کے رجوع کیا اور نزع اور وفات جیسے دن توبہ کی اور عدم تقلید کے مسلک پہ وفات پائی رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعیًا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نویں دلیل۔ علمائے سلف بھی مسلک اہل حدیث پر تھے بلاشبہ علمائے اعلام اسلام جو تمذھب وتقلید پر تھے جب ان پر حق واضح ہو گیا تو انہوں نے سابقہ روش سے رجوع کرلیا انہیں سے شیخ دقیق العید جیسے یگانہ فاضل بھی شامل ہیں جب ان پر سکرات موت کا وقت آیا تو انہوں نے اوتوئ کے تلامذہ کو بلایا اور کوئی نامعلوم تحریر ان کے سامنے لکھی اور اس کے بعد اسے اپنے بستر کے نیچے چھپا کر رکھ دی جب ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ تو ان کے بستر کے نیچے دیکھا گیا کہ وہ تحریر تمام کی تمام حرمت تقلید پر مشتمل تھی۔ غفر اللہ العظیم۔ اسی طرح امام غزالیؒ کا بھی علمی مرتبہ کچھ کم نہیں یہ وہی ہیں جنہوں نے صحیح بخاری تالیف کی ہے۔ اور صحت کے لحاظ سے ان کی اس تالیف کو اصح الکتاب بعد کتاب اللہ سند حاصل ہے مگر اس کے باوجود جس دن آپ کی فانی زندگی کی آخری گھڑی آ پہنچی آپ نے کہا کہ انا اتوبُ وَاموت علی ماھو فی صحیح البخاری میں بخاری کے حاشیہ آرائی سب سے خدا کے حضور توبہ کرکے مرتا ہوں (ان اللہ یغفر الذنوب) وکما قال)

ان کے بعد ہم شیخ الاحناف ملا علی قاریؒ کے بارے میں درج کرتے ہیں انہوں نے اعراب القاری علیٰ اوّل باب البخاری سے خدا کے حضور رجوع کیا ہے۔

ان ہی بزرگوں میں علامہ منصور ابن محمد تمیمی رحمہ اللہ بھی شامل ہیں جو پہلے حنفی تھے پھر انہوں نے تقلید ترک کر دی اور عمل بالحدیث کے مرتے دم تک قائل رہے۔

اور حافظ ابن رومیہ اُندسی جنہوں نے مالکی تمذہب کو ترک کر کے مسلک اہل حدیث کو پسند کیا تھا اپنی وفات تک اسی مسلک پر قائم رہے۔

شیخ احمد ابو ابراہیم الواسطی جو اس سے قبل شافعی تھے انہوں نے شافعیت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو چھوڑ کر اسی طائفہ منصورہ کے ساتھ مل گئے اور تا حین حیات اسی مسلک پر رہے۔

شافعیوں میں سے شیخ عبد القادر جیلانیؒ جن کا لقب غوث الاعظم اور بڑے پیر بھی ہے آپ کی ترک تقلید تو لوگوں کے لئے ہے موصوف نے بھی تادم آخر مسلک اہل حدیث ہی اختیار کئے رکھا۔

تاریخ ابن خلکان ج۱ ص۴۵ میں مذکور ہے کہ ابو جعفر محمد ابن احمدؒ ایک عجیب اور عبرت انگیز واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ میں مذہب حنفی میں تفقہہ کیا کرتا تھا۔ اسی سال میں نے حج بھی کیا ایک رات میں مسجد نبوی میں سویا ہوا تھا مگر میرا بخت بیدار ہوا اور میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں فقہہ حنفی میں غور و تدبر کیا کرتا ہوں کیا آپ کی رائے اس امر کے حق میں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ " نہیں "۔

اس کتاب کے ج۱ ص۳۰۱ میں مذکور ہے کہ ابو سعید عبد الکریم فقہیہ جو حنفی تھے جب انہوں نے حج کیا تو ظہر کے وقت آیات الٰہی کی کچھ ایسی کیفیات وارد ہوئیں جن کے اثرات سے انہوں نے مسلک اہل حدیث اختیار کیا۔

مذکورہ تاریخ کے ج۱ ص۴۴۵ پر ابن مبارک بن ابی طالب الوجہیہ النحویؒ جیسے عالم و فاضل حنفیت ترک کر کے اہل حدیث کا مسلک اختیار کرنا بھی درج ہے۔

اور اسی کتاب کے صفحہ ۴۸۶ میں ابو حامد محمد بن یونس فقہی جو حنفی تھے کی تقلید ترک کر کے مسلک اہل حدیث پر عمل کرنا بھی مذکور ہے۔

مذکورہ تاریخ میں ج۲ ص۹۶ پر یہ حیرت افزا بیان بھی ہے کہ سلطان محمود غزنوی جس کے ہندوستان پر سترہ حملے مشہور ہیں پہلے حنفی تھے پھر انہوں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس تقلیدی مسلک کو چھوڑا اور اہل حدیث کے طائفہ منصورہ میں شامل ہو گئے۔

اس طرح اسلامی دنیا کی بیشتر مثالیں زبان زد عوام ہیں جو ہر زمانے اور ہر وقت میں موجود رہی ہیں۔ لا یحصی عددھم الا اللہ تعالیٰ۔ اور ہمارے زمانے تک خلفاً بعد خلف حق کی نصرت پر قائم ہیں۔ فنعم اجر العاملین۔

دسویں دلیل شواہد کی روشنی میں لمحۂ فکریہ | بلاشبہ آئمہ اسلام اور علمائے عظام آئمہ اربعہ کے وقتوں میں یا ان کے بعد جیسے شعبہؒ ابن دُکین، ابن المدینی۔ ابوحاتم الرازی، ابن معین، ابو زرعۃ الرازی، ابن عدی، ابن مندۃ، دارقطنی، ابن حبان، ابن خزیمہ، خطیب البغدادی، ابن الجوزی، ذہبی، شیخ الاسلام ابن تیمیہ، ابن قیمؒ، ابن جریر الطبری و امثالہم رحمہم اللہ تعالیٰ جمیعًا ان کے علاوہ اصحاب صحاح ستہ جن میں امام الائمہ رئیس المحدثین امام بخاری و مسلم، داؤد، ترمذی، نسائی ابن ماجہ۔ رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین جیسے مقتدر اور جلیل المرتبت ہستیاں شامل ہیں۔ یہ سب کے سب محدث اور متقدمین اور متاخرین ہیں بفضلہ تعالیٰ اہلحدیث تھے مقلدین کے برعکس۔ اور اسی پر بس نہیں جو لوگ علم الحدیث کے معتبر نقاد بھی تھے انہوں نے ائمہ اربعہ سے منسوب فقہ پر اپنی تصانیف میں تنقیدیں بھی لکھی ہے۔

مقلدین اگر بنظر عدل و انصاف غور کرنے کی زحمت گوارا فرمائیں تو ان پر از خود واضح ہو جائے گا کہ ائمہ، محدثین، اور سابقین الاولین من الانصار والمہاجرین یقیناً اہل حدیث کے مسلک پر تھے اور کتاب و سنت پر پوری ہمت و استقلال سے مائل بھی تھے اور ان کے بعد اُن کے جانشین اس دعوت مستقلہ پر لوگوں کو آج تک متوجہ کرتے رہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان مندرجہ اخبار متواترہ سے آپ کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ اہل حدیث کا طائفہ جس کا امتیازی نشان ترک تقلید ہے کوئی پانچواں نیا فقہی مسلک نہیں۔ بلکہ یہی وہ اصل اصول اسلام ہے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اور پہلے دور میں صحابہؓ تھے جیسا کہ گذشتہ بیان میں تفصیل سے لکھا جاتا ہے۔ کہ وہ کتاب وسنت کے عامل تھے جیسا کہ رسولہ الامین نے اُن کی گواہی دی اور اللہ تعالیٰ نے دین حق کی نصرت ان کے ہاتھوں سے کرائی اور اسلام کی نشوء نما جنکے دستِ حق پرست پر ہوئی الی یوم الساعۃ یقیناً ان لوگوں کے حق میں یہ نبی اکرم کی گواہی کافی ہوگی کہ آپ نے فرمایا۔ ولا یزال طائفۃ من امتی قائمۃ علی الحق لا یضرھم من خالفھم حتی یاتی امر اللہ رواہ البخاری والمسلم یہی لوگ اہل حدیث ہیں جیسا کہ جمہور علمائے اعلام متقدمین اور متاخرین نے ببانگ دھل اقرار کیا ہے۔ اور آپ نے ان کے اقوال کو پڑھا بھی ہے۔

فللہ الحمد علیٰ ذالک انتہٰنہا عشرۃ کاملہ۔

دوسرا باب

چاروں اماموںؒ کا احترام ضروری ہے

یہ کتنا تعجب خیز امر ہے کہ جب شخصی تقلید کے قائلوں کو کوئی خدا کا بندہ اتباع سنت کی ترغیب دے یا غیر نبی کی اتباع سے ڈرائے تو اس پر ناشائستہ الزام منسوب کرنے لگتے ہیں اور اس پہ ناروا تہمتیں ڈالتے ہیں اور اپنے حلقے میں سازشی انداز سے اس کے دینی وقار کو مجروح کرنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے دھوکہ دہی کی باتیں کرتے ہیں اور لوگوں پر یہ جتلاتے ہیں کہ اس شخص کا تقلید کی مذمت کی آڑ میں آئمہ اربعہ کی سبکی کرنا مقصد ہے سبحانك هذا بهتان عظيم ۔

حالانکہ محولہ مندرجات سے یہ روزِ روشن کی طرح عیاں ہوگیا ہے کہ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کسی فقہی متعینہ مسلک میں تقلید شخصی کی حرمت کے تو وہ خود منقر ہیں اور احادیث پر بھی بطور خود عمل کے مؤید ہیں۔ اور اہل بدعت کا قلع قمع کرتے ہیں اور دلائل کے بادیہ میں پہنچاتے ہیں چنانچہ ایسے ہی لوگوں کی مذمت آئمہ اربعہ کی زبان پر جاری وساری ہے۔ یہاں تک کہ آئمہ اربعہ میں سے ہر ایک کا قول ہے کہ مقلد تقلید کو اپنے تئیں خوش کن سمجھ کر اس پر عمل کرتا ہے اور احادیث کو چھوڑ دیتا ہے جیسا کہ امام مالکؒ نے اس قول کی صراحت کی ہے کہ جو امام نخعیؒ کے قول کو حضرت عمرؓ کے قول پر بہتر سمجھتا ہے تو اس نے کیسے نبی کریم کے قول کو چھوڑ دیا۔ اس سوال کے جواب میں امام مالکؒ کہتے ہیں کہ ابراہیمؒ نخعی ہوں یا کوئی اور بزرگ جس نے بھی کتاب وسنت کا دامن چھوڑا اور کسی دوسرے کے قول پر عمل کیا بس یہی تقلید اور تمذہب ہے ۔

ظاہر ہے کہ یہ ائمہ اربعہ کا طریق نہیں ہے۔ بلکہ ان کے دشمنوں کی راہ ہے۔ درحقیقت مقلدین کے ہاتھوں ائمہ اربعہ کی سبکی یوں ہوتی ہے ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تو کتاب وسنت سے ہدایت حاصل کرنے اور تقلید وتمذہب کی مذمت میں ہمارے پیش رو ہیں ۔ اور یہ ان کے منصب ومقام کے لائق بھی ہے۔ کہ وہ کتاب وسُنت کی روشنی کی طرف ہماری قیادت کریں تو فیصلہ کیجئے ہمارا راستہ جو ائمہ کی عظمت وبزرگی کو اجاگر کرتا ہے ان کی سبکی ہوا یا تقلید کے مدعیوں کا راستہ سبکی ہے حالانکہ یہ تو ان کے مسلک کی کھلم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھلا مخالفت ہے۔ اگر کسی میں دم خم ہو تو اپنے (حالانکہ ان کے نہیں) امام کا وہ قول جو تقلید کی حمایت میں ہو پیش کرے۔ ہمیں چوگاں ہمیں میدان ہمیں گوئے۔ ہم انشاءاللہ تعالیٰ اصول و فروع کے بہت سے مسائل سے یہ ثابت کرنے میں ہر وقت تیار ہیں جس سے واضح ہو جائے گا کہ اپنے امام عالی مقام کی تقلید کا مدعی محض زبانی ہی ان کی تقلید کرتا ہے۔ اور درپردہ ان کا بدترین مخالف ہے۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ یہ دفتر بے معنیٰ جو فقہی مسائل کے نام سے مشہور ہے ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کے کان ان کی بھنک تک سے نا آشنا تھے۔ اور یہ پلندہ ان کی محترم شخصیت کے دامن پر بدنما داغ ہے اور ان کے وقار پہ تہمت اور اگر آج وہ زندہ ہوتے تو علیٰ رؤس الاشہاد پکار پکار کر ان رسوائے زمانہ فقہی مسائل و قیاسات سے بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے کہتے کہ یہ ہم پہ بہتان تراشا گیا ہے۔ کیا قیامت کی صبح قریب نہیں کہ وہ اپنی برات کا صاف طور پہ اعلان کر دیں۔

چنانچہ ملا معین الدین حنفیؒ دراسات اللبیب میں خامہ فرسائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کاش کوئی ہوتا جو ائمہ اربعہ کو بتلا دیتا کہ آپ کی ذات ستودہ صفات پر آپ کے نادان دوستوں نے ما ثبت منہ کے چرکے لگائے ہیں تو وہ یقین ہے کہ صحیح احادیث کا سہارا لیکر ان دوست نما دشمنوں سے نفرت کا اظہار کرتے اگر ہماری تحریر کے خلاف مقلدین پھر بھی اصرار کریں تو ہم ان کی اس معصیت کو دیکھتے ہوئے یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ حشر کے دن ان کے ائمہ ہی ان پہ تبرا کریں گے۔ کما قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اذ تبرء الذین اتبعوا من الذین اتبعوا (الی ان قال)
وقال الذین اتبعوا لو ان لنا کرۃ فنتبرء منھم کما
تبرؤا منا کذالک یریھم اللہ اعمالھم حسرات علیھم!

مضحکہ خیز روایات اب ان مضحک روایات کو بھی ملاحظہ فرمائیے جو مقلدین نے محض مذہبی تعصب کی بنا پر اور اپنے مسلک کی جھوٹی لاج رکھنے کے سلسلے میں بیان کی ہیں اور دیدہ دلیری دیکھئے یہ جھوٹ کا پلندہ آنحضرت فداہ ابی و امی ذاتِ بابرکات کے نام منسوب کیا جاتا ہے اور اس طرح ان غرقِ عصیان مسائل کو بے سروپا اور وضع کردہ احادیث کے کمزور تنکوں کا سہارا دیا ہے۔ پڑھئے اور سر دھنیئے؟

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکونُ فی امتی رجلٌ یقالُ لہٗ ابوحنیفۃ ھُو سراجُ امتی وان سائر الانبیاء یفتخرون بی وانا افتخر بابی حنیفۃ من احبّہٗ فقد احبّنی ومن ابغضہٗ فقد ابغضنی۔

اگر اب بھی آپ کے ہاتھ کانوں تک نہیں پہنچے اور رونگٹے کھڑے نہیں ہوئے تو ان بدنام کنندۂ نکو نامے چند کے مصداق لوگوں کے پاس کچھ اور بھی مصالحہ باقی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

وان الامام المھدی یقلدُ ابا حنیفۃ وان عیسٰی یحکم بمذھب من مذاھب الاربعۃ۔

اس کے بعد تو غالباً دیدۂ عبرت نگاہ اور گوشِ حقیقت نیوش کے لئے کسی بھی شئے کی ضرورت باقی نہیں رہتی مگر ابھی ایک لرزہ خیز واقعہ اور بھی ہے جو اس لئے درج کرتے ہیں کہ مقلدین پہ حجتِ نامہ ثابت ہو جائے۔ چنانچہ فتاوی حمادیہ و تاتارخانیہ و ارشاد صفحہ ۱۸۶ حاشیہ ۲ میں یوں مذکور ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبرت انگیز واقعہ | کہ ابوحفص الکبیرؒ علمائے احناف میں بلند پایہ عالم تھے۔ ان کے عہدہ قضا کے زمانے میں ایک آدمی نے تحقیق و تجسس کے بعد اپنا فقہی مسلک (حنفیت) چھوڑ دیا اور عمل بالحدیث کا قائل ہوگیا۔ امام کے پیچھے قرأت کرنے، رکوع کے وقت ہاتھ اٹھانے اور دیگر اعمال بجالانے لگا۔ شیخ موصوف کو اس دیندار شخص کے بارے میں اطلاع پہنچی تو شیخ کا چہرہ غصے کی وجہ سے سُرخ ہوگیا اور اسے سخت لعنت ملامت کی گئی۔ یہیں پر بس نہیں بلکہ شیخ نے ایک خاص مجلس میں بادشاہ کو بھی اس شخص کے "بے دین" ہونے کی اطلاع دی جس پر بادشاہ بہت برہم ہوا۔ اور اس مظلوم کے حق میں شاہی فرمان عتاب اس صورت میں صادر ہوا کہ مقتل میں لے جاکر ایک جلاد اس کا سر ہتوڑے کی ضرب سے کچل دے۔

حب کتب حدیث پڑھنا ممنوع تھا | یہ وہ روایات ہیں جو ہم نے ان لوگوں کے بارے میں نقل کی ہیں جنہوں نے اپنے فقہی مذاہب کی خاطر لوگوں کو عمل بالحدیث سے باز رکھنے کے لئے اپنا ایڑی چوٹی کا زور لگایا تھا۔ اسی ضمن میں ہم شیخ الاسلام عبدالرحمٰن ابوشامہ کا بیان بھی درج ذیل کرتے ہیں جس سے مذکورہ بالا مضمون پر مزید روشنی پڑتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ "ہمارے زمانے میں نام نہاد فقہا نے کتب حدیث رسول مقبول اور احادیث کے مطالب پر غور و تدبر کو حرام قرار دے رکھا تھا۔ اور اسی طرح ان کی معاون کتابوں کو بھی۔"

ہمارا عقیدہ

ہمارا عقیدہ کتاب و سنت کے مطابق یہ ہے کہ ائمہ اربعہ اور ان جیسے دُوسرے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صالحین اس خیر الامم اُمت کے مجتہد اور مجدد ہیں۔

اور اہل علم آج تک ان کے علم وفضل تقویٰ اور خشیت اللہ زہد و اخلاص اور ترک بدعات اور محدث اور ترک تقلید پر متفق ہوتے آئے ہیں۔ بلاشبہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور اور نبی کریم کی بارگاہ میں اور اس اُمت پر اکرم اور افضل ہیں۔ اور یقیناً وہ خیر البریہ افضل العباد ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ عند رب العالمین۔

اور وہ اپنی ذات میں رسول کریمؐ کے سیدھے راستے پر تھے اور انہوں نے اپنے زمانے کے لوگوں کو بھی اسی راستے پر چلنے کی ہدایت کی اور تقلید و تمذہب سے باز رہنے کے لئے حکم دیا اور وہ اعتصام میں کتاب وسنت پر زیادہ ہدایت یافتہ تھے۔ جیسا کہ مقلدین کی کتابوں میں بھی ان کی توصیف بیان کی گئی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اسلام جیسے عظیم الشان دین کے ائمہ کے لئے یہی کچھ مناسب بھی تھا۔ رضی اللہ عنھم ورضوعنھم۔

معاذ اللہ جو شخص بھی ائمہ دین پر زبان طعن دراز کرے وہ اندھا ہے۔ خدا اسے سمجھ دے۔ حالانکہ ائمہ علیہم الرحمہ کا تقویٰ اور دینی بصیرت مسلم ہے اور ان تقلید جیسی بدعت سے منع کرنا مشہور ہے۔ خدا انہیں بھی برباد کرے جو ان بزرگانِ دین کو خدا اور رسول کے راستے پر نہیں سمجھتے اور لوگوں کے اقوال اور مسالک کو اللہ عزوجل اور اس کے رسول کریم کے احکام پر ترجیح دیتے ہیں حالانکہ ان تک قرآن کی آیات اور احادیث نبوی پہنچ گئی ہیں اب جبکہ حقیقت آشکارا ہو گئی ہے۔ اور مقلد کے مسلک کی تردید ہو چکی ہے اس کے بعد بھی کوئی کتاب وسنت کے مقابلے میں کسی کا قول تلاش کرے اور اپنے فرقے کی طرف کھینچا تانی کرے تو اس سے بڑھ کر کونسی خیانت اور کونسی گمراہی ہو سکتی ہے۔

اصل میں ہیچوں قسم کی آراء و قیاسات اور من گھڑت اجتہادات نے ہی دینِ محمدؐ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو بے وطن کر رکھا ہے۔ اور اسلام کی غربت کا سبب ہے۔

اے مسلم صادق آخر وہ لوگ بھی تو دنیا میں ہو گزرے ہیں جو رسول اللہ کو ان کی حیات طیبہ میں حدیث کی تبلیغ سے روکتے تھے۔ اور آپ کی زبان مبارک سے کلام الٰہی سُننا گوارا نہیں کرتے تھے۔ واٹے کون ایسا شقی القلب اور بدبخت ہوگا جو نبی علیہ السلام کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد قرآن کے مطابق اس کی تفسیر کرنے والی احادیث پر اپنے قول کو ترجیح دے۔ حالانکہ مشرق و مغرب کے تمام علماء ان معتبرہ اور معتمدہ کتب کی صحت پر یقین رکھتے ہیں۔

ائمہ اربعہؒ کی کوئی فقہی کتاب نہیں من جملہ ان توہمات کے ایک یہ بھی ہے کہ ائمہ اربعہ تقلید کی موجودہ روش پر چلتے تھے۔ جو قیاسات اور اقوال پر مبنی ہے۔ یہ سراسر غلط ہے اس لئے کہ اس میں ائمہ کی توہین کا پہلو نمایاں نظر آتا ہے۔ وہ اس طرح کہ ائمہ علیہم الرحمہ کے ہاں تقلید نامی کوئی شے نہیں پائی جاتی تھی۔ اور جن لایعنی اشتباہ سے مقلدین نے اپنی کتابوں کا وزن بھاری کیا ہوا ہے۔ ائمہ اربعہ نے قطعًا اس قسم کا کوئی مسئلہ اپنی کتاب میں تحریر نہیں فرمایا۔ پھر اس پر عمل تو دور کی بات ہے۔ جیسا کہ ہم امام دقیق العید وغیرہ کے حوالے سے تفصیلًا لکھ آئے ہیں یہ ان پر محض الزام ہے۔ آپ کو تعجب ہوگا کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مرتبہ کوئی فقہی کتاب نہیں ہے اور اگر فقہ اکبر کا حوالہ بھی دیا جائے تو ہم کہیں گے کہ وہ عقائد میں حنفیت کے بالکل برعکس ہے اب رہی مسند کی بات تو وہ احادیث کا مجموعہ ہے۔ اُس کا فقہ سے کیا تعلق۔ ویسے بھی جو کچھ اس میں ہے وہ احادیث میں بھی پایا جاتا ہے۔

ادھر امام مالک علیہ الرحمۃ کو لیجئے آپ کی مرتبہ فقط ایک کتاب جس نام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موطا ہے۔ اس میں بھی احادیث ہیں تاکہ تمام تہا دفقہہ اورخیر سے مالکی نہ اس پرفتویٰ دیتے ہیں اور نہ اس پرعمل کرنے میں چلنے چھٹی ہوئی۔

یہی حال امام شافعیؒ کا ہے کہ موصوف نے کوئی مستقل تصنیف یا تالیف اپنے پیچھے نہیں چھوڑی جس میں قیاسات اورفروعات کا ذکر ہو اور اگر "الام" اور رسالہ" فی اصول الفقہ" کی بابت کہا جائے تو عرض ہے کہ آں جناب علیہ الرحمہ نبی کریمؐ کی احادیث کے مقابلے میں اپنی اس اجتہادی جسارت پرسخت نادم ہیں اور آپ نے اپنی زندگی ہی میں مذکورہ تصانیف سے رجوع کرنے کا اعلان کر دیا تھا چنانچہ اس اعلان کے عینی شاہد آپ کے موقر دوست البوطی ہیں۔ ان سے رجوع کی گواہی سنیئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ۔

قال سمعت الامام الشافعی یقول قد الفت ھذہ الکتب ولم آل فیھا ولا بد ان یوجد فیھا الخطاء لان اللہ تعالیٰ ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا فما وجدتم فی کتبی ھذہ یخالف الکتاب والسنۃ فقد رجعۃ عنہ ۔ الاداب الشرعیہ صہ ۱۵۴/۲ ۔

اور امام الائمہ اہل سنت بالاجماع امام احمدؒ بن حنبل آپ نے ایک حرف بھی فقہہ مصطلحہ کا تحریر نہیں اگر مسند کبیر کا حوالہ دیا جائے تو وہ حدیث کی کتاب ہے اور موصوف علیہ الرحمہ تو اتباع سنت کو بہت زیادہ عزیز رکھتے تھے اور اجتہاد وتقلید کے اور آراء کے سخت مخالف تھے۔ اسی لئے ابن خلدون نے کہا ہے کہ امام احمد ابن حنبل ہی کی وہ شخصیت ہے جنہوں نے تقلید وتمذہب کے بت کو توڑا آپ کے زمانے میں عام لوگوں کی زبان پہ احادیث اور سنت کی روائیتیں بکثرت سننے میں آتی تھیں۔ اور اگر آپ نہ ہوتے تو سنت صفحہ ہستی سے مٹ جاتی۔ کتاب وسنت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی راہ میں موصوف علیہ الرحمہ کے مصائب و مشکلات طبقات و تراجم کی کتب میں عام پائے جاتے ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

مقلدین نصوص کا رد کر رہے ہیں

لاریب احترام ائمہ اربعہ ضروری ہے اور رواجب ہے۔ ان کی شان بلند ہے اور ان کی فضیلت بڑی ہے اور وہ وسیع علم کے مالک تھے اور حق ان کے ساتھ تھا وہ استمساک بالکتاب و سنت مطہرہ کو لازم جانتے تھے۔ اور کتاب و سنت کے فہم کو ضروری خیال کرتے تھے۔

اور کسی بھی بڑے سے بڑے معین شخص کی دین میں تقلید کو حرام سمجھتے تھے اور اسلام میں کسی کے بھی تمذہب کو حلال نہیں جانتے تھے۔ لیکن مقلدین کتاب و سنت کی نصوص صریحہ کو رد کر رہے ہیں۔ اور ائمہ صالحین کی آڑ لے رکھی ہے۔ ان بزرگوں کی تقلید کے نام پر دین میں بیشتر بدعات و خرافات رائج کر رکھی ہیں۔ حالانکہ علمائے حق اس پر متعدد بار احتجاج کر چکے ہیں۔ عجب ہے یہ لوگ پھر بھی ائمہ علیہ الرحمہ جو الراسخون فی العلم کی شان رکھتے ہیں ان سے اپنی خرافات کی نسبت دیتے ہیں اور اس پر اُن کے تلامذہ کی شہادت فراہم کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ فقہ ائمہ اربعہ کی ہے۔ حاشا و کلا یہ بدنام فقہ اصلاً ان کی بزرگ ہستیوں سے کسی بھی نسبت کی مستحق نہیں اور تمام کی تمام وہ کچھ ان کی طرف منسوب نہیں کی جاسکتی جن پر ان کی نام کی چھاپ لگادی گئی ہے بلکہ ان مسائل پر بھی ان کے متبعین کی رائے کا غلبہ ہے۔ ہم پھر بلند آواز سے علی رؤس الاشہاد کہتے ہیں کہ جو بھی روایت امام ابوحنیفہؒ یا امام مالکؒ یا امام شافعیؒ یا امام احمدؒ ابن حنبل کے نام سے بیان کی جاری ہیں۔ شرائط سند کی صحت کے ساتھ پیش کی جانی چاہئیں ہمیں یقین ہے کہ ایسا تا قیامت یہ لوگ نہیں کرسکتے وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرا باب

تقلید کی تاریخ پر ایک نظر

اعلم یا طالب الحق و یا مخلصًا فی الدین ۔ یہ جو خیال کیا جاتا ہے دین اسلام تقلید میں محصور ہے کسی مروجہ مسلک کا پابند ہے یا جو کسی امام کی تقلید نہیں کرتا اگرچہ وہ نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ ارکان دین پر عمل کرتا ہے وہ مسلمان تو ہے لیکن صراط مستقیم سے بھٹکا ہوا ہے ۔ یہ غلط بات ہے ۔ اور قولِ باطل ہے اس لئے کہ یہ تقلیدی مذاہب تو خود جدید زمانے کے ساختہ پرداختہ ہیں ۔ اور دورِ نبوت میں ان کا نام ونشان تک موجود نہیں تھا ۔ اور نہ ہی صحابہؓ یا تابعین اور تبع تابعین کے دور میں تھا اور نہ ہی ائمہ اربعہ کے وقت میں تقلیدی مذہب تھے پھر مروجہ تقلیدی مسلک کو کس طرح حق و باطل کا معیار قرار دیا جاسکتا ہے ۔

اب سُنیئے کہ یہ تقلید کس طرح معرض ظہور میں آئی ۔ اس کے رواج کا سبب تیسری اور چوتھی صدی ہجری میں قضاۃ کا غلبۂ ریاست اور دولت کا نشہ اور طاقت کا گھمنڈ تھا اس کی تصدیق امام ناصر السنت کی کتاب ایقاظ الھمم ص۱ سے کی جاسکتی ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ اور جلیل القدر امام ابن حزمؒ کے اور شوکانیؒ جیسے علماء کرام اپنی تصانیف میں اس بات پر متفق ہیں کہ مروجہ تقلیدی مذاہب کی ابتدا بندگانِ حرص وہوا یعنی طبقہ امرا ۔ قضاۃ رؤسا اور اصحاب دولت کی کرشمہ سازی ہے ۔

اب ہم مذکورہ بالا بیان کے متعلق الخطط علامہ مقریزی کی تصنیف اور الملتمس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ کے حوالا جات تحریر کرتے ہیں "ان مذاہب کی ترویج کا سبب ہارون الرشید خلیفہ عباسی کی بدعت پسندی تھی جس کا اظہار اس نے امام ابویوسف شاگرد رشید امام ابوحنیفہؒ کو ۱۷۰ھ میں قاضی القضاۃ مقرر کر کے کیا۔ اور اس طرح محکمہ قضاء ایک مخصوص فقہی مکتب کی وراثت بن کے رہ گیا۔

قاضی ابویوسفؒ اپنے ہم خیال لوگوں کو محکمہ قضاۃ کے لئے منتخب کرتے تھے اور ہارون الرشید کی قلمرو کے ممالک عراق خراسان وشام، مصر اور بلاد افریقہ میں قاضی کے عہدہ کے لئے وہی لائق سمجھا جاتا تھا جو قاضی القضاۃ امام ابویوسف کا ہم مکتب ہوتا۔ اور اس منصب کے لئے وہ فاضل علماء اور ائمہ نا اہل قرار دئے جاتے تھے جو امام ابویوسف کے مسلک پر نہ ہوتے تھے اس کے ردِّ عمل کے طور پر عوام میں اس جدید فقہی دار القضاء کے جاری کردہ احکامات اور فتاوٰی کے خلاف اضطرار اور بے چینی کی لہر دوڑ گئی۔

ان ہی کے نقشِ قدم پہ مالکیوں نے اُندلس میں قاضی یحیٰی ابن حکم کے اقتدار کا سہارا لیکر مالکیت کا مسلک رواج دینا شروع کیا۔ یہاں تک کہ اس زمانے میں یہ کہاوت زبان زد عوام وخواص ہو گئی تھی کہ۔

دو نئے مذہب اپنی طاقت کے بل پہ (اسلام کے علی الرغم دنیائے اسلام میں) پھیل گئے ہیں ایک مشرق میں حنفیت کے بادشاہ کا مذہب ہے اور دوسرے مغرب میں مالکیت کے سلطان کا مذہب ہے"

شاہ ولی اللہؒ محدث دہلوی حجۃ اللہ البالغۃ میں فرماتے ہیں کہ جب ہارون الرشید نے امام ابویوسفؒ کو محکمہ قضاء سپرد کیا تو یہی عراق، خراسان اور ماوراء النہر میں حنفیت پھیلنے کا سبب ہوا وکذا فی تاریخ ابن خلدون وتاریخ الخلفاء۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سازش اور طاقت کے بل پر فقہ کا رواج

علامہ مقریزی نے خطط کے صفحہ ۳۳۳/۲ س ۱۴ میں لکھا ہے کہ "جب ہارون الرشید تخت خلافت پر متمکن ہوا اور امام ابو یوسفؒ کو ۱۷۰ھ ہجری میں دار القضاء سپرد کیا۔ اس زمانے میں کسی کی مجال نہ تھی کہ ہارون الرشید کے محروسہ ممالک عراق۔ خراسان۔ شام اور مصر کے شہروں میں قاضی ابو یوسفؒ کے اشارۂ ابرو کے خلاف حنفیت کو چھوڑ کر کسی دوسرے مسلک کی تقلید کرتا۔"

"اسی طرح حکم ابن ہشام کے ملک اندلس کے شہروں کے قاضی القضاۃ یحییٰؒ تھے۔ جو مالکی مسلک پر چلتے تھے جب ان کی ہر بات حکم ابن ہشام ماننے لگا تو کسی کی یہ جرأت نہ ہوتی تھی کہ قاضی یحییٰؒ کے مقرر کئے ہوئے کسی نائب قاضی کے خلاف کوئی بھی نکتہ چینی کرتا۔ اسی طرح مالکیت بہ زور مغرب میں پھیلائی گئی جیسے حنفیت پھیلی تھی۔" وکذا فی بغیۃ الملتمس و نفح الطیب۔

سمعانی نے اپنی کتاب الانساب مطبوعہ لندن کے صفحہ ۵۰۳ جلد اول پر لکھا ہے کہ مالکیت حضرت امام مالکؒ کی طرف منسوب ہے۔ ابراہیمؒ ابن حمزہؒ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس خراسان سے ایک مسافر آیا۔ تو محمد ابن عبدالحکیم نے (جنہوں نے یہ واقعہ مجھ سے بیان کیا ہے) اس مسافر کے دل میں مالکیت سے انس پیدا کرنے کے لئے کہا مجھے تو آپ مالکی معلوم ہوتے ہیں۔ اس کے دل میں یہ بات گھر کر گئی۔ جب وہ واپس خراسان گیا تو اس نے مالکیت کی زور شور سے تبلیغ شروع کر دی۔ ابراہیم ابن حمزہ نے شعبان ۱۳۶۹ھ میں وفات پائی۔ اور وہ تمام عمر مالکیت کا پرچار کرتے رہے۔

مقریزی نے خطط میں ایک جگہ اور لکھا کہ اہل افریقہ ابتدا میں کتاب و سنت پر عمل کرتے تھے۔ کچھ عرصے کے بعد عبداللہ بن فروخ ابو محمد الفارسیؒ جو مذہب حنفی پر عامل تھے افریقہ پہنچے تو حنفیت کا رواج دینا شروع کر دیا۔ اس واقعہ کے تھوڑے ہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرصہ بعد افریقہ میں اسد ابن الفرات ابن سنان کو حنفیت کا قاضی مقرر کیا گیا اور پھر ان کی جگہ سحنون ابن سعید التنوخی کو قاضی مقرر کیا گیا اس کے بعد اہل افریقہ میں مالکیت پہنچ گئی۔ پھر معز زابن بادیس نے تمام اہل افریقہ کو مالکیت پر متفق کر لیا۔ اور دوسرے فقہی مذہب ختم ہو گئے اس طرح اہل افریقہ اور اہل اندلس میں مالکیت مروج ہوئی۔ رفتہ رفتہ قضاۃ کا نصب العین اقتدار حاصل کرنا اور طلب جاہ رہ گیا۔ اور آخر کو ایک وقت بھی آپہنچا کہ دین محمدؐ کے بجائے ہر طرف امام مالک کا ڈنکا بجنے لگا۔ جس کا فطری اثر یہ ہوا کہ ان دنیا طلب قاضیوں کے جاری کئے ہوئے احکام اور فتوی کے خلاف عام اضطراب اور بے چینی پھیل گئی۔ اس مذہب کے قاضیوں نے بھی وہی ہتھکنڈے استعمال کئے جو ان سے پہلے حنفیت والوں نے مشرق میں استعمال کئے تھے۔ چنانچہ ابو حامد اسفرائینی" خلیفہ القادر باللہ ابوالعباس احمد کی حکومت کے ۳۹۳ھ میں بلاد شام ومصر میں حنفیت کی ترویج کے لئے پیش پیش نظر آتے ہیں۔

ابن فرحون دیباج میں خامہ فرسا ہیں کہ اہل افریقہ میں پہلے پہل ۴۰۰ھ میں حنفیت پھیلی اور تاریخ ابن خلکان اور کامل ابن اثیر اور مواسم الادب وکتاب الخطط کے صفحہ ۳۴۳/۲ س ۲۲ میں تحریر ہے کہ ابتدا میں اہل افریقہ عمل بالحدیث پر تھے۔ پھر حنفیت رواج پا گئی جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ پھر اس کے بعد معز ابن بادیس کی کوششوں سے ۴۰۰ھ میں افریقہ اور مغرب کے ملکوں میں مالکیت کا دور شروع ہوا۔ اور دیگر تمام مسلک زوال پذیر ہو گئے۔

ابن فرحون دیباج میں مزید فرماتے ہیں اور مولانا عبدالحی[7] لکھنوی بھی اپنی کتاب فوائد میں رقمطراز ہیں کہ اصحاب طبقات کا کہنا ہے کہ شافعی مذہب کی ابتدا صرف یہ تھی کہ وہ مصر کے قلیل طبقے میں مقبول تھا پھر شدہ شدہ صوبہ خراسان، شام، یمن ماوراء النہر اور بلاد فارس کے دوسرے شہروں اور حجاز ومتحدہ ہندوستان کے بعض

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہروں میں رواج پکڑ تا گیا۔ اور ۳۰۳ھ میں افریقہ اور اندلس میں بھی پہنچا۔

شافعی کس سند سے سمعانی نے اپنی کتاب الانساب ص۳۴۶ جلد اوّل میں تحریر کیا ہے الشافعیت محمد ابن ادریسؒ الشافعی کی طرف نسبت رکھتی ہے۔ سب سے پہلے جس شخص نے خود کو شافعی کہلایا وہ ابو علی الحسن ابن عبدالرحمٰن الہاشمی تھے۔ انہوں نے ۳۴۲ھ میں مکہ میں دفات پائی۔ ابوالعلاء احمدؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابوالفضل احمدؒ المقدسی سے سنا وہ کہتے تھے کہ جب ابوعلی سے پوچھا گیا کہ آپ شافعی کیوں کہلاتے ہیں۔ حالانکہ یہ لغوی اعتبار سے غلط ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ قدماء میں سے ایک شخص نے اپنی کتابوں میں اس نسبت کو استعمال کیا ہے۔ لہٰذا اس کا استعمال میرے لئے بھی سند ہے۔

اور حافظ ابن حجر نے رفع الاصر اور سخاوی نے الاعلان بالتوبیخ اور ابن طولون نے ثغر البسام میں لکھا ہے۔ کہ ابن عثمان الدمشقی الشافعی سب سے پہلے شام میں مذہب شافعی لے جانے والے تھے انہیں جب عہدہ قضاء سپرد کیا گیا تو انہوں نے شافعی مذہب پر فتویٰ جاری کئے۔ اور جو شخص شافعیت کی کتاب المزنی کی مخالفت کرتا اس کو سخت ایذائیں دی جاتیں۔ اور جو اس کے فتویٰ کو خوشی سے قبول کرتا تو اسے اس کے صلے میں سو دینار انعام دیئے جاتے تھے۔ قاضی موصوف نے ۳۰۳ھ میں وفات پائی۔

طبقات السبکی اعلان بالتوبیخ اور شذرات الذہب ص۵۱ جلد ۳ سطر ۲۱ میں تحریر ہے کہ ماوراء النہر میں شافعی مذہب قفال الشاشی متوفی ۳۶۵ھ کے ذریعے پھیلا۔

بیت المال کا مسلمانوں اور اسلام کے خلاف استعمال تاریخ ابن خلکان جلد ثانی میں تحریر ہے کہ مشہور صلیبی جہاد کے مجاہد صلاح الدین یوسف ابن ایوب نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب حکومت ایوبیہ پانچویں صدی ہجری میں مصر میں قائم کی تو چاروں فقہی مذاہب کی تعلیم کے لئے مدارس قائم کئے اور چونکہ وہ خود شافعی تھے اس لئے مسلک شافعی کے لئے مذاہب اربعہ کے مقابلے میں مخصوص وسائل مہیا کئے اور بیشتر سرکاری مراعات سے بہرہ ور کیا اور اس مذہب کو یہاں تک نوازا کہ حکومت کا فقہی مسلک یہی قرار دیا گیا چنانچہ ابن ایوب کے تمام فرمارواؤں کا فقہی مسلک یہی رہا ہے۔ سوائے عیسٰی ابن عادل کے۔

علامہ مقریزی نے اپنی کتاب خطط صفحہ ۳۴۴ جلد ۲ تحریر فرمایا ہے کہ جب ترکی حکومت سمندر پر بھی قائم ہوگئی تو ان کے بادشاہ پے در پے شافعی المذہب رہے۔ یہاں تک کہ ملک ظاہر کا عہد آگیا۔ ملک ظاہر نے چاروں فقہ حنفی۔ شافعی، مالکی۔ حنبلی پہ احکام اور فتویٰ دینے کا فرمان صادر کیا۔ یہ سلسلہ ۶۶۵ھ تک جاری رہا جس کا بد نتیجہ یہ ہوا کہ دیار و امصارِ اسلامیہ میں دین اسلام کو تو لوگ بھول گئے مگر ان چاروں مذاہب کا ڈنکا خوب بجا اسی طرح اشعری عقائد کا یہ چار اور خانقاہوں کے مجاوروں اور مدارس کے معلموں، صوفیوں اور ملّاؤں کی اتباع ممالک اسلامیہ کو گھن کی طرح لگ چکی تھی۔ اور اگر کوئی پاک طینت ان بدعات کے انکار کی جسارت کر بیٹھتا تو اسے قضاۃ کے منصب کا نااہل قرار دے دیا جاتا اور اس کی شہادت قبول نہ کی جاتی اور اسے خطابت امامت اور تدریس سے برطرف کر دیا جاتا۔ خواہ وہ اس کا کتنا ہی اہل کیوں نہ ہوتا۔ پھر عالم اسلام کے مفتیانِ ذیشان دارالقضا کو اپنی جاگیر سمجھ کر اس کے خلاف فتویٰ جاری کرتے۔ اور آج تک اسی پر عمل کر رہے ہیں ہوئے کس درجہ فقیہانِ حرم بے توفیق۔

ملک ظاہر عذاب قبر میں گرفتار ہے علامہ سبکی الشافعی کہتے ہیں کہ ایک بزرگ نے ملک ظاہر کو خواب میں دیکھا تو اس سے پوچھا کہ خداوند تعالیٰ نے آپ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ کیا سلوک کیا ملک ظاہر نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے چاروں قضاۃ کے فتاویٰ جاری کرنے کے حکم پر شدید عذاب میں گرفتار کر رکھا ہے۔ اس بزرگ نے پھر کہا کہ ملک ظاہر کہتا تھا اللہ کی طرف سے مجھ پر مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کا بھی الزام لگا ہے۔ طبقات السبکی صفحہ ۱۲۵ جلد ۵ س ۱۳۔

یوسف ابن تاشفین ایک بدعت پسند بادشاہ

سخاوی نے تحفۃ الاحباب اور مقریزی نے خطط میں لکھا ہے کہ مذاہب اربعہ کی تعلیم کو رواج دینے کے لئے جس نے سب سے پہلے ان مذاہب کو درس و تدریس کے لئے مرتب کرایا وہ سلطان صالح نجم الدین تھا۔ یہ بدعات کی ناپاک سازش مدرسۃ الصالحیہ قاہرہ میں ۶۴۱ھ میں تیار کی گئی اور مراکشیؒ نے اپنی کتاب معجب میں لکھا ہے کہ جب پانچویں صدی ہجری میں مغرب اقصیٰ میں ابن تاشفین کو اقتدار حاصل ہوا۔ اور اندلس ان کے زیر نگیں آیا اس سلطنت کا دوسرا فرمارو ا یوسف ابن تاشفین تھا جو اہل فقہ پر بہت ہی زیادہ مہربان تھا۔ اور اپنی مملکت میں کوئی بھی کام فقہاء کے مشورے کے بغیر انجام نہیں دیتا تھا۔ اور فقہی مسلک پر فتویٰ دینے والے قاضیوں کو اس خیال سے ہر وقت سا تھ رکھتا۔ کہ مبادا کوئی معمولی سی معمولی لغزش نہ ہو جائے جو فقہ کے خلاف ہو اور امور سلطنت کا کوئی کام طے نہ پاتا جب تک فقہ اربعہ کے قاضی حاضر نہ ہوتے اس کے مصاحبوں میں سے بھی اس سے وہی مصاحب فائدہ اٹھا سکتا جو مذاہب اربعہ میں دلچسپی رکھتا۔ اس کے زمانے میں خدا اور رسول کے ماننے والوں سے کتاب و سنت کے نام پر حاصل کیا ہوا مال قاضیوں کو پالنے اور فقہی کتابیں لکھنے پر ضائع ہوتا رہا چنانچہ ان سرکاری مولویوں نے چاروں فقہ میں سے اس کے لئے ایسا معجون مرکب تیار کر دیا تھا جو اس کی ذاتی مصلحت کو ٹھی اور کتاب و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُنت سے فرار پر مبنی تھا۔ اور جو اس کے خلاف پڑتا اُسے ان بے توفیق فقیہوں نے شریعت سے چن کر علیحدہ کر دیا۔ اور اس میں بیشتر ایسا مواد تھا جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو پس پشت ڈال کر لکھا گیا تھا۔

مراکشیؒ لکھتے ہیں۔ یہ وہ زمانہ تھا جب فقیہوں کی حیلہ جوئیوں اور بہانہ سازیوں کی وجہ سے دین اسلام کی اصل شکل پہچانی نہ جا سکتی تھی۔ سر بازار شعائر اسلام کی بے حرمتی ہوتی اور شراب خانوں، قمار خانوں اور لہو و لعب کے مرکزوں میں رندان قدح خوار اپنی بدمستیوں کا فقیہوں کے اقوال سے اور مفتیوں کے فتووں سے جواز ڈھونڈتے اور تار لبلیں کرتے۔

یہی پیر حرم ہے جو چُرا کر بیچ کھاتا ہے
گلیم بوذرؓ و دلق اویسؓ و چادر زہراؓ

چوتھا باب

حضرت ابوالحسن اشعریؒ کا توبہ نامہ

اور رجوع الی الحق کا بیان

یہ تو آپ پڑھ چکے ہیں کہ صحابہؓ تابعین اور تبع تابعین اور ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین ان مروجہ فقہی مذاہب سے قطعاً آشنا نہیں تھے۔ مگر ان کے بعد شدہ شدہ تمام بلاد اسلامیہ میں یہی مذاہب مروج ہو گئے۔ اور جیسے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے بندگان حرص و ہوا کو اقتدار حاصل ہوتا گیا انہوں نے دنیادار قاضیوں کے فتاویٰ کی پشت پناہ حاصل کرکے حکومت کی قوت و جبروت کے بل پر کتاب وسنت کی اہمیت کم کرکے مذاہب اربعہ کے لئے میدان تیار کیا یہاں تک کہ اب لوگوں کو عقیدہ ہی مذاہب اربعہ پر عمل کا بن گیا۔

ابتداءً اشعری رح مشہور چاروں فقہی مسلک میں سے کسی پر نہیں تھے ان کا اپنا مسلک تھا۔ وہ ذاتِ باری تعالیٰ کو واجب الوجود جو کتاب وسنت سے واضح ہے اُسے غلط سمجھتے اور جو اس سے انکار کرتا اور کتاب وسنت پر بغیر کسی تاویل و تحریف کے عمل کرتا (اس لیے کہ سابقین الاولین کا یہی عقیدہ تھا) یا جو ذاتِ باری تعالیٰ کی تشبیہات اور تعطیل اور اجرائے صفات کا قائل نہ ہوتا۔ جیساکہ ہم بیان کر آئے ہیں۔ اُسے منصب قضاء کا نااہل سمجھتے تھے اور اس سے خطابت، امامت اور درس و تدریس کی خدمت لینا روا نہیں جانتے تھے۔ چونکہ وہ ان مروجہ فقہی مسلکوں میں سے بھی کسی ایک کو حق پر نہیں سمجھتے تھے۔ خواہ ان کے مسائل اصول کے متعلق ہوں یا فروع کے۔

وہ توبہ سے پہلے قدیم اشعریوں جیسے عقائد رکھتے تھے۔ اس وجہ سے علماء میں بے چینی پھیل جانا ضروری تھا۔ ادھر عوام دین سے بدظن تھے۔ ادھر رؤساء مذہب سے نالاں۔ حکومت اور ریاست کے اثر اور دنیا کی حرص کی وجہ سے لوگ سونے چاندی کے سکوں سے مرعوب ہو چکے تھے اور محض جھوٹی شہرت اور دربار میں اثر رسوخ حاصل کرنے کے لئے کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ کو بھول چکے تھے جس کا عاقبت امر نتیجہ یہ ہوا کہ دنیاء اسلام میں چار فقہی مذہب تو پہلے ہی سے تھے اب پانچویں فقہی مذہب کا اور اضافہ ہوگیا۔ اور طرفہ ستم یہ تھا کہ کوئی شخص ایسا نہ تھا جو شافعی، حنفی، مالکی فقہ پر عمل کرتے ہوئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشعری عقائد بھی ساتھ نہ رکھتا ہو۔ کما فی الطبقات ومعید النعم لسبکی۔ یہ اپنی جگہ خود ایک تماشہ تھا کہ نظر بظاہر کوئی ایسا آدمی نہیں ملتا تھا جو فقہ اربعہ پر عمل کرتا ہو اور عقائد اشعری اور ماتریدی نہ رکھتا ہو۔ مگر حنابلہ ان میں ایسے تھے جو سلف صالحین کے عقائد پر سختی سے جمے ہوئے تھے۔

بالآخر رحمت حق بھی ابوالحسن اشعری کی تلاش میں تھی کہ ایک دن ابوالحسن اشعری اور حنابلہ کے درمیان مناظرہ قرار پایا۔ اس مناظرے کا اثر بڑا رقت خیز ہوا۔ اور وہ کچھ دیر تک کھوئے کھوئے سے رہے۔ لیکن اب حقیقت ان کے سامنے کھل کر آ چکی تھی۔

اور حقیقت کھل کر انکے سامنے آگئی

انہوں نے اسی مناظرے کے دوران توبہ کا اعلان کر دیا اور اعتزال سے کنارہ کشی کر کے حق کی طرف رجوع کر لیا۔ جمعہ کے دن بصرے کی جامعہ مسجد میں منبر رسول پہ تائب ہونے کا اعلان کر دیا۔ اور پکار پکار کر کہا مجھے کون جانتا ہوگا۔ مجھے کون جانتا ہوگا۔ اگر مجھے کوئی نہیں جانتا نہ جانے مگر میں خود کو پہچان گیا۔ میں فلاں ابن فلاں صاف صاف کہتا ہوں کہ قرآن خدا کی مخلوق نہیں ہے بلکہ اس کا کلام ہے۔ اور اللہ ظاہری آنکھوں سے نہیں دیکھتا اور افعال شر ہم خود کرتے ہیں اور میں صدق دل سے توبہ کرتا ہوں معتزلہ کے عقائد سے اور اس کے بعد فرقۂ معتزلہ کی برائیاں بیان کیں اور ان کے عیوب ظاہر کئے۔ اور پھر ان کے رد میں ۵۵ تصانیف لکھیں۔ ان میں کتاب الابانہ وغیرہ شامل ہیں۔ الکتاب الخطط ص۳۵۹ جلد ۲۔

بہر حال اشعری نفی کے عقیدے پہ چلتے تھے اور یہ معتزلہ کا مذہب تھا۔ اور اس کے مقابلے میں اثبات کا عقیدہ تھا اور یہ اہل تجسیم کا عقیدہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور قارئین میں یہ واضح ہوگیا ہوگا کہ ابوالحسن اشعریؒ نے اپنے سابقہ مذہب کی سخت تردید کردی ہے۔ اور جماعت کے ساتھ شامل ہوگئے ہیں اور جن کے سامنے تائب ہوئے ان بزرگوں کے نام یہ ہیں۔ قاضی ابو بکر محمد ابن طیب الباقلانی المالکی، ابو بکر محمد ابن الحسن بن عوراک، ابواسحٰق۔ ابراہیم بن محمد ابن مہران الاسفرائینی، امام غزالیؒ، ابوالفتح محمد الشہرستانی اور امام فخرالدین رازی رحمہم اللہ اجمعین۔ ان تمام بزرگوں نے مل جُل کر حق کی نصرت پر کمر باندھی۔ مذہب اشعری پر مناظرے کئے اور جدال باباطل کیا۔ چنانچہ اس پر اشعری مذہب عراق میں تو ۳۸۰ھ ہجری میں ختم ہوگیا لیکن شام سے اس نے سر نکالا۔ اس زمانے میں مصر کا بادشاہ سلطان ناصر صلاحؒ الدین بن ایوب تھا۔ یہ اور اس کا قاضی صدرالدین عبدالملک بن عیسیٰ ابن درباس المارانی اشعری مذہب کے پیرو تھے ان دونوں نے اشعری مذہب سے قطب الدین ابوالمعانی مسعود ابن محمدؒ مسعود نیشاپوری کو آگاہ کیا اس نے تدوین و تالیف کرکے ملک نورالدین کی خدمت میں پیش کیا اور اس کی اولاد نے اس مذہب کی حفاظت کی اس طرح اشعری عقائد کی جڑیں مضبوط ہوتی گئیں ان کی حکومت کے زمانے میں لوگوں کی اکثریت نے اسے قبول کرلیا تھا۔ یہ وجوہات تھیں۔ اشعری عقائد کے پھیلنے کی اسلامی ممالک میں کہ بادشاہوں کی سرپرستی اور ان کا قہر جبر ان باطل عقائد کی اشاعت میں معاون ہوتا تھا اور ان باطل مذاہب کے سوا وہ سب کچھ بھلا دینے اور حق کی طرف توجہ نہ کرنے کے خواہاں تھے ان کی عداوتِ خدا و رسول اس طرح رنگ لائی کہ اُن کے مخالف جتنے مسلک تھے خواہ وہ حنفی ہوں یا شافعی یا مالکی کوئی اُس زمانے میں مصر میں باقی نہ رہا۔ مگر حنابلہ اپنی جگہ پر

سلہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فقہی مسالک سے وفات سے قریب تائب ہوگئے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب وسنت کا چراغ لیئے اس طغیان وعصیان کی آندھی کا مقابلہ کرتے رہے۔ یہی لوگ تھے جو سلف صالح کے عقائد پر چٹان کی طرح جمے ہوئے تھے۔ اور صفات باری تعالیٰ میں کسی قسم کی تاویل کو جائز خیال نہ کرتے تھے۔ جب تین سو سال تک استقلال سے مقابلہ کرتے کرتے ہوگئے تو خدا تعالیٰ کو ان کی نصرت منظور ہوئی۔

ظلم وستم کی آندھی میں سُنّتِ رسُول کا چراغ

ساتویں صدی ہجری میں ایک اپنے بندے کو جن کا نام شیخ تقی الدین احمد ابن عبدالحلیم بن تیمیہؒ الحرانی ہے کو دمشق میں حق کی مدد کے لیئے کھڑا کر دیا اور دلائل کے اسلحہ سے لیس کر کے تائید ربانی شامل حال کر دی چنانچہ شیخ رحمہ اللہ نے سلف صالحین کے مسلک کو کافی عروج دیا اور اشاعرہ کا مذہب کا لاجواب رد کیا۔ لوگوں کو منکرات سے بچا لیا۔ ما قالہ المقریزی فی کتاب الخطط ص ۲۵۸ جلد ۲ المطبع القدیم۔ بمصر۔

ان دلائل سے واضح ہوتا ہے کہ اشعری اور ماتریدی عقائد امام ابوحنیفہ یا امام شافعی یا امام مالک علیہم الرحمہ سے کوئی مناسبت نہیں رکھتے۔ جیسا کہ ابوالحسنؒ الاشعری کی زبانی ائمہ اربعہ کی وفات کے بعد یہ دعویٰ حق ثابت ہو چکا ہے۔ اب اس کے خلاف دلائل پیش کرنا مدعی کے ذمہ باقی رہ جاتا ہے۔ اور ہم آگے چلتے ہیں۔

نورِ حق بجھ نہ سکے گا نفسِ اعدا سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچواں باب

بحثِ فرقۂ ناجیہ اور فسادِ اختلاف کی مثالیں

حسب ارشاد نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم مجھ پر نازل فرمایا ہے کہ

ستفترق فی امتی ثلاث وسبعین ملة کلھم فی النار الا ملة واحدة "قیل من ھی یارسول قال ما انا علیه الیوم واصحابی رواہ الحاکم باسناد حسن والترمذی قال حسن صحیح و ابوداؤد والنسائی واحمد والبیھقی قال حسن صحیح و قال العزیزی فی السراج المنیر نقلاً عن العلقمی حسن صحیح۔

ترجمہ :- وہ وقت قریب ہے جبکہ میری اُمّت تہتر ۷۳ فرقوں میں بٹ جائیں گی ان میں سے ہر ایک دوزخ کا ایندھن بنے گا مگر ایک فرقہ جنت میں جائیگا۔ سوال کیا گیا کہ وہ کون ہوگا یا رسول اللہ جواب دیا۔ جو میرے اور میرے اصحاب کے راستے پر ہوگا آج کے دن کی طرح۔

اب حدیث کی نفس محل نزاع بن گئی ہے اس لئے کہ تین امور پر تو یہ قطعی طور پر دلالت کرتی ہے۔

اوّل۔ کہ ائمہ اسلام کے بعد وفات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مختلف الرائے ہو گئے تھے۔ اور اگر اُن واضح تصریحات کو پیش نظر رکھا جائے تو (نعوذ باللہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسبب اختلاف مسائل فی الدین بعد تنزیل من الرب العالمین کلہم فی النار کے مستحق ہوں گے۔

دوم:۔ یہ بھی نص صریح سے ثابت ہے کہ ملت واحدہ نجات یافتہ اُس وقت ہوگی جب کتاب وسنت پر مضبوطی سے بلا تاویل و تحریف عمل کرے گی۔

سوم:۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرقہ ناجیہ کی مخصوص نشانیاں بتا کر معین بھی کر دیا ہے۔ اور پھر اس کے بعد اس میں تاویل و تفسیر کی گنجائش بھی باقی نہیں رہی۔

پس یہ حدیث جو نبوت کے بلند مقام کے لحاظ سے معجزہ اور پیش گوئی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور اس پیش گوئی کے مختلف وقتوں میں بیشتر مصداق بھی ہو گذرے ہیں۔ تو اے طالب حق اے مخلص فی الدین اس معاملہ پہ انصاف سے فیصلہ کرنا چاہیئے کہ کونسا فرقہ خدا اور اس کے رسول کے نزدیک نجات یافتہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تمہارا حامی و ناصر ہو۔

واضح رہے کہ امت اسلامیہ کے بہتّر تہتّر فرقے شرعی مسائل کے اصول و فروع میں معتقداتی تنازع میں من بعد ماجاءت ھم البینات کے سبب جہنم میں جھونکے جائیں گے۔ اور دوزخ میں ان کا داخلہ دینی مسائل میں اپنا اپنا علیحدہ امتیاز اور اختصاص پیدا کرنے اور ان کا باہمی مناقشات کے لئے جواز تلاش کر لینے کے باعث ہی ہوگا۔ حالانکہ مسائل شرع شریف اپنے عمل کے لحاظ اپنی اپنی جگہ پر درست ہیں۔ پس مسائل الشرعیہ خواہ اصولی یا فروعی واضح دلائل اور براہین کے ظاہر ہو جانے کے بعد ان میں اختلاف وافتراق پیدا کرنا جہنم میں جانے کا سبب ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدلیل الاوّل ہم پہلی دلیل پہ باری تعالیٰ کے کلام بلاغت نظام کو بطور استدلال لاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ۔

اس آیہ مبارک کا حکم مسائل فروعیہ اصولیہ صغیرہ کبیرہ پر ان کے اختلاف کی مشابہت کے سلسلے میں عام ہے۔

اس آیت شریفہ کا مرادی مطلب یہ ہے کہ مسائل دینیہ میں اختلافات نہ پیدا کئے جائیں اور تاویلاتِ زائغہ فقہ کی فروعات، بدعات، محدثات یا تفرقہ پردازی لوگوں کی تقلید اور احبار و رہبان کی آراء کی پیروی کے چور راستے کی کتاب وسنت کی بنیاد کے آنے کے بعد نہ اختیار کئے جائیں۔ عام اختلافات اصولی ہوں یا فروعی۔ کتاب وسنت سے ثابت شدہ مسائل میں افتراق اور ابتداع معصیت اللہ ومعصیت الرسول کا ارتکاب ہے۔ اور اسی طرح ان دونوں کی اطاعت واتباع خواہ چھوٹی سے چھوٹی سنت کا احیاء ہی ہو حتیٰ کہ آداب بیت الخلاء اگر فرمان نبوی کے مطابق ہے۔ تو وہ مہمان سرائے تعمیر کرنے سے افضل ہے۔ اس میں یہ حکمت ہے کہ حدیث نبوی دلوں میں روشنی جلا پیدا کرنے کا باعث ہوتی ہے اور مومن کو بقولہ تعالیٰ عند ملیک مقتدر تک رسائی کا سبب بنجاتی ہے۔ لیکن اس سے سر مُو بھی انحراف گمراہی کے ہولناک اندھیروں میں گرا دیتا ہے اور قساوۃ قلب کی حد تک پست اور نیچا کر دیتا ہے۔ اور یہ وہی مقام ہے جسے قرآن اصطلاح میں رین کا نام دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ بَل رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ کہ ان کی بدکرداریوں کی وجہ سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے دلوں پر رین ڈال دی گئی ۔

اور اگر آپ اس طائفہ کی طرف دیکھیں تو آپ محسوس کریں گے کہ جب کوئی ان میں چار رکعتوں والی نماز میں تیسری رکعت پر سلام پھیر دے۔ تو جلدی سے کہہ اٹھتا ہے کہ ہمارے مذہب میں تو یوں ہی ہے ۔ یا یوں نہیں ۔ اس پر آپ پوچھ بیٹھیں کہ صاحب میں آپ کا مذہب نہیں پوچھ رہا بلکہ میں تو رسول کریم کا مسلک پوچھتا ہوں کہ کیا تھا تو یہ بندۂ خدا بجائے شرمندہ ہونے کے اُلٹا گردن اکڑا لے گا اور غصہ میں لال پیلا ہو جائے گا۔ تو یہی تقلید کے شکار لوگوں کا تعصب ہے کہ وہ علم نبوت پہنچنے پر بھی اس کے انکار پر کمر بستہ ہیں۔ حالانکہ یہ علم کتب صحاح ستّہ میں موجود ہے تلاش کرنے والے کو آسانی سے مل سکتا ہے اور تو اور فقہا و اصحاب الرائے تک نے اپنے خود ساختہ مذاہب کی تائید میں ان کے حوالے فراہم کر کے اپنے تمام تفرقوں اور لغزشوں پر من بعد ما جاءت ہم البینات ان کا چھوٹا سہارا ڈھونڈا ۔

چنانچہ باری تعالیٰ کے عتاب اولٰئک لہم عذابٌ عظیم کے مستحق ہو گئے اس کے بعد جس شخص کو پیغام کتاب و سُنت کسی وجہ سے نہیں پہنچ سکا لیکن اس کے ضمیر میں بدعت سے نفرت پائی جاتی ہے تو میں اس مبارک شخص سے درخواست کرونگا کہ جتنی جلد ممکن ہو اس قبیل کی بُرائیوں سے دامن بچائے اور ساتھ ہی ساتھ احکامات ثابت شدہ کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

و باللہ التوفیق ۔

امت میں قیاس سب سے بڑا فتنہ ہے۔ الدلیل الثانی

اللہ عزوجل نے نبی اکرم صلی علیہ وسلم کی لسان مبارکہ سے جو ہونے والا ہے بتا دیا ہے جیسا کہ عوف ابن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ تفرق امتی علی بضع وسبعین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرقۃ اعظمہا فتنۃ قوم یقیسون الدین برائہم یحرمون
بہ ما احل اللہ ویحللون بہ ما حرم اللہ ۔ رواہ ابن القیم
فی الاعلام وابن عبدالبر فی کتاب العلم والبیہقی فی المدخل والطبرانی فی الکبیر والہیثمی
فی مجمع الزوائد قال رجال اسناد الحدیث ثقات کلہم ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ثم یحدث قوم
یقیسون الامور برائہم فیہدم الاسلام اور صحیح بخاری کی روایت
میں ان الفاظ فیبقی الناس جہال (عن علم النبیؐ) یستفتون
فیفتون برائیہم فیضلون ویضلون بھی ہے ۔ اور اپنی کتاب میزان
میں علامہ شعرانیؒ اس کی تائید کرتے ہوئے ص۳۶ جلد اپر شعبیؓ مشہور تابعی سے
نقل کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ امت میں سب سے
بڑا فتنہ وہ لوگ ہوں گے جو دینی امور میں اپنی رائے کے مطابق قیاس کریں
گے ۔ اور اس کے نتیجہ میں اللہ کے حرام کئے ہوئے کو حلال اور حلال کئے ہوئے
کو حرام کر ڈالیں گے ۔ المیزان الشعرانی ص۳۶ ج۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ والی حدیث اس کی تائید میں ہے ۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیکون فی امتی دجال یدعون الناس الی اقوال
احبارھم دُرھبا نھم ویعملون بھا الحدیث رواہ ابن مسکن وابن
القطان کما ذکر السیوطی فی جمع الجوامع ۔ سعید ابن منصور اپنی سنن
میں ابراہیم التیمی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت
ابن عباسؓ کو طلب کیا اور دریافت فرمایا کہ اُمت میں اختلاف کیوں رونما
ہو گیا جبکہ ان کی کتاب ایک نبی ایک اور قبلہ بھی ایک ہے ۔ ابن عباس رضی اللہ
عنہ نے فرمایا کہ اے امیر المومنین جب ہم پر قرآن نازل ہوا تو ہم نے اسے پڑھا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ہم نے نازل شدہ مطالب لوگوں کو سکھائے۔ لیکن ہمارے بعد آنے والی نسل جب قرآن پڑھے گی تو اس کے مطالب کو حاصل نہ کر سکے گی تو پھر اُمت کے ہر طبقے کی اپنی اپنی رائے ہو جائے گی اور جب اپنی اپنی الگ رائے ہو جائے گی تو اختلاف پیدا ہو جائے گا اور جب اختلاف پیدا ہو جائے گا تو آپس میں جنگ وجدل کا دروازہ کھل جائے گا۔ اس واقعے کی تائید میں صحیح مسلم کی یہ حدیث بھی پائی جاتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے پہلے کی امتیں دنکتہ چینی کی غرض سے کثرت سوالات اور اختلافات پر ہلاک ہو گئیں۔

پہلی اُمتیں دینی امور میں قیاس آرائی سے ہلاک ہوئیں

تو قیاس کی مذمت کے موضوع پر ایک سے ایک بڑھ کر شدید وعید والی احادیث پائی جاتی ہیں چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (تم کتاب وسنت کو چھوڑ کر) ان کے قدم بہ قدم چلو گے بلا شبہ یہ پیش گوئی معجزات میں شامل ہے اور اس ضمن کی تمام احادیث کا مقصد اصلی بالخصوص ابن قیم والی حدیث میں اعظمہا فتنہ کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ یہ وہی لوگ ہیں جو دین میں قیاس کرتے ہیں۔ اور دینی مسائل پر اپنی رائے کو مقدم سمجھتے ہیں اسی پر بس نہیں بلکہ ستم بالائے ستم یہ کہ خدا کے حلال کئے ہوئے کو حرام اور حرام کئے ہوئے کو حلال ٹھہراتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ یہ گروہ تہتر فرقوں میں سے ہی کوئی فرقہ ہو گا۔ اور واضح رہے کہ مسائل حلال وحرام کو یہ لوگ محض فروعی چیز خیال کرتے ہیں حالانکہ مذکور سے ظاہر ہے کہ اللہ کے حرام کو حلال قرار دینا اور اسی طرح اللہ کے حلال کو حرام ٹھہرانا دین میں فتنہ اعظم ہے۔ پس یا طالب الحق ویا مخلصاً فی الدین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے معاملے میں غور و تدبّر لازم ہے لہذا شرع شریف کی طرف جتنے مسائل منسوب ہیں ان میں اصولی و فروعی قسم کی تقسیم نہیں بلکہ ذالحق من ربک سب ایک ہی جیسا درجہ رکھتے ہیں۔ اور اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے تو یہ کہنے میں ہم حق بجانب ہوں گے کہ ایسا سمجھنا غلطی اس لئے ہے کہ بعد تنزیل میں رب العالمین ہے۔ اور حرام و حلال قرآن و حدیث میں تفصیل ہے

جب نص ہے تو پھر فقہہ یعنی کیا

اللہ کے بندوں نے اس فرع میں تمام تنزیل شامل کر دی ہے جن میں حلال حرام کے مسائل کے علاوہ عبادات، معاملات ازیں قبیل تمام دین ہے بالفاظ دیگر سارا دین ہی ان کے نزدیک فروعی شئے ہے۔ جب حرام و حلال ہی فروعیات میں شامل ہوا اور عبادات و معاملات بھی فرع ہوئی تو باقی دین میں کیا رہ گیا۔

جب اختلاف و افتراق ہی کا جواز پیدا کر لیا اور دین پہ عمل ترک کر دیا تو پھر دین کے نازل ہونے کی کیا حاجت رہ جاتی ہے اور پھر کتاب اللہ کی ترغیب و تمسک جو معنی دار اور اس میں مذکورہ حلال و حرام و مباح سوالیہ نشان بننے کے سوا کیا رہ جائیں گے۔ اور اس میں مخالفین کے لئے جو ترہیب و زجر واقع ہوئی ہے۔ اس کے مخاطب کون ہوں گے۔

بہر حال دین میں ہر قیاس کرنے والا اور اپنی رائے کو داخل کرنے والا اسی کوشش میں رہتا ہے کہ خدا کے نازل کردہ احکام میں اسی کی من مانی ہوا اور اپنی ہی عینک سے دیکھ کر بیان کیا جانے لگے وہ قیاس و اجتہاد کی دُھن میں یہ بھی بھول جاتا ہے کہ وہ کتاب و سنت کی صریح مخالفت میں مصروف ہے بہتر ہے کہ زندگی کی آخری گھڑی آپہنچنے سے قبل وہ خدا و رسول سے جنگ میں صلح کرے اور اگر وہ ایسا نہ کرے گا تو اجتہاد و بدعت اور ظن و آراء کے سبب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قریب ہے کہ اس پر اوپر سے آسمان ٹوٹ پڑے اور زمین پھٹ جائے ۔
وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۔

چھٹا باب

دین پر مقلدین کی دست درازی

کتب فقہ میں کعبہ میں خونریزی جائز ہے

جب آپ اُن سے پوچھیں کہ صاحب ؟	تو وہ یہ جواب دیں گے
(۱) بخاری و مسلم کی صحیح احادیث کی رُو سے مکۃ المکرمہ بیت الامن میں قتل و غارت گری حرام ہے ۔	ہماری فقہی کتب کے لحاظ سے مکۃ المکرمہ میں قتال جائز ہیں
(۲) اسی طرح آپ کہیں گے کہ صحیح مسلم بخاری کی روایت سے واضح ہے کہ مکہ مکرمہ میں خار دار جھاڑیوں کے کانٹے کاٹنا جائز نہیں اور حرام ہیں ۔	(۲) تو وہ فوراً بول اٹھیں گے کہ ہماری فقہ میں تو جھاڑیوں کی شاخوں سے کانٹے کاٹنا حرام نہیں بلکہ جائز ہیں
(۳) اور جب پوچھیں گے کہ حضرت بخاری و مسلم کی صحیح احادیث میں مذکور ہے کہ مقروض کی دیوار پر لکڑی رکھنا جائز ہے ۔	(۳) تو یہ آنکھیں بند کر کے فقہی کتب کے حوالے سے کہدیں گے کہ جائز نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) صحیح احادیث بخاری و مسلم سے واضح ہے کہ ظہر کا انتہائی وقت مالم یحضر العصر ہے اور انتہائے عصر مالم یغب الشفق ہے۔

(۵) صحیح روائتیں جو بخاری و مسلم کی کتابوں میں درج ہے اس میں نبی کریم علیہ الصلواۃ والتسلیم کا یہ ارشاد ہے " مدینہ والوں اور دوسرے لوگوں کے لئے مقام ذوالحلیفہ کو میقات مقرر کیا "

(۶) اگر آپ پوچھ بیٹھیں اجی حضرت جبکہ بخاری مسلم اور حاکم کی صحیح روائتوں میں تو آیا ہے کہ روزے رکھنے کے لئے یہ ان الفاظ میں نیت کرنے سے کہ " میں غالباً (دناسیاً) رمضان ہی کا روزہ رکھ رہا ہوں " اور روزہ رکھے تو اس شخص پر نہ تو روزے کی قضا لازم آئے گی اور نہ ہی اس روزے کا کفارہ پڑے گا۔

(۷) آپ ان سے اگر دریافت کریں کہ میاں یہ تو بتاؤ کہ جبکہ بخاری و مسلم کی صحیح روایات میں آیا ہے کہ جمعہ کے دن امام خطبہ دیتے ہوئے بھول میں کہہ ڈالے کہ جب تم میں سے کوئی جمعہ کی نماز پڑھنے آئے تو اسے چاہئے کہ دو رکعتوں کا رکوع کرے۔

(۴) مگر یہ کہیں گے نہیں صاحب ہماری فقہ میں تو ظہر کا وقت سورج چھپنے تک اور مغرب کا وقت طلوع الفجر تک رہتا ہے۔

(۵) تو وہ برملا کہہ دیں گے کہ جناب ہماری فقہہ شریف میں جلی حروف سے لکھا ہے " جو اہل شام میں سے مدینہ کی طرف نیت کر کے جائے اسے جحفہ کے قریب احرام اتار دینا چاہیئے "

(۶) تو یہ اندھا دھند فتویٰ دے ڈالیں گے کہ نہیں صاحب ہمارے ہاں تو اس کا روزہ باطل ہو گیا اور اس پر اس روزے کی قضا لازم آئے گی۔

(۷) وہ یہ کہنے میں تامل نہ کریں گے کہ ہماری فقہ میں تو اثنائے خطبۂ جمعہ نماز جمعہ جائز نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۸) اور اسی طرح جب آپ کہیں کہ بخاری اور مسلم کی صحیح احادیث میں وارد ہے کہ نماز تصفیق عورتوں کے لئے جائز ہے۔

(۸) وہ فوراً کہیں گے ہمارے ہاں تو جائز نہیں۔

(۹) اور بنائً علیہ آپ کہیں کہ صحیح احادیث جو بخاری اور مسلم سے روایات ہیں اس میں مذکور ہے کہ اگر کوئی نمازی اپنی نماز کے دوران بھول کر چل پڑے یا نیت توڑ کر بات چیت کرنے لگے تو اس صورت میں اس کی پڑھی ہوئی تمام نماز باطل نہیں ہوگی بلکہ جس رکعت پر اُسے غفلت کا علم ہوا محض اس کا اعادہ کرے. تو اس کی نماز کامل ہو جائے گی۔

(۹) مگر یہ جھٹ پٹ بول اٹھیں گے کہ نہیں صاحب نمازی کی نماز سرے سے ہوئی ہی نہیں اور اُسے اپنی باطل نماز کا پُورا اعادہ کرنا لازم ہے۔

(۱۰) اور اگر آپ صحیح بخاری اور مسلم کی اس حدیث کے بارے میں مطلع کریں کہ "باجماعت نماز میں اپنے ساتھی کے کاندھے کے ساتھ کاندھا اور قدم کے ساتھ قدم ملا ہونا چاہیئے۔"

(۱۰) تو یہ بغیر جھجک کہیں گے واہ صاحب ہمارے ہاں تو یہ جائز نہیں۔ اس کے برعکس یہ ہے کہ "نمازی پر لازم ہے کہ وہ اپنے ساتھی کے قدموں سے چار انگشت کا فاصلہ رکھے۔

تلك عشرة كاملة

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر اس پر بھی اسے اطمینان خاطر نہ ہو تو آپ اسے خدا کا واسطہ دے کر کہیں کہ میاں میں تو آپ کے مسلک کے بارے میں نہیں دریافت کرتا اور نہ مجھے حق ہے میں تو صرف یہ پوچھتا ہوں کہ رسول اللہ فداہ لہٗ روحی کا ضابطہ کیا تھا۔ تو وہ آنحضرتؐ کی بارگاہ قدس میں سر نیاز خم کرنے کے بجائے غصے کے مارے آپے سے باہر ہو جائے گا اور آنکھیں سُرخ کرے گا۔ واذاذُکِراللّٰہُ وَحدَہٗ اشماءزت قلوب۔ واذ ذکر الذین من دونہٖ اذا ھم یستبشرون ۔

سوزِ دِل پروانہ مگس را نہ دہند — پھر کس منہ سے عشق کا دعویٰ حیف ہے ایسی ریاکاری کی

عاشقی پہ اور اس جھوٹے عاشق پر تُف۔ ایک طرف تو پیامی نامہ محبُوب سنا رہا ہو۔ اور اس کے دلنواز اداؤں کا ذکر چھیڑ رہا ہو اور جاں فزا پیغام وصل دے رہا ہوں۔ اور دوسری طرف عاشق صادق ہے کہ اس طرف کان ہی نہیں دھرتا دوسروں کے سامنے لمبی لمبی سَرد آہوں سے دعویٰ جتانے کی کوشش کرتا ہو۔

اس دکھلاوے سے وہ مخلوق خدا کو تو دھوکہ دے سکتا ہے مگر قیامت کے دن آنحضرتؐ اس جعلسازی کا پردہ ضرور چاک کر دیں گے حوضِ کوثر پر صاف صاف ان سے نفرت کا اعلان فرما دیں گے اور کہیں گے سحقًا سحقًا لمن غیّر بعدی کہ اے ریاکار و میرے سامنے سے دُور ہو جاؤ۔ وقال نعم القائلین۔ ؎

وکلّ مدعی وصلاً بلیلی — ولیلیٰ لاتقرّبھم بذاکا
اذا انجست دموع من خدودٍ — تبیّن من بکا من تباکا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ فقہ کی مختلف کتب کا ایک نظر مطالعہ کر کے بخوبی معلوم کر لیں گے کہ ایک موضوع کے دو مسئلوں میں اتفاقِ رائے نہیں ہے۔ جیسا کہ آپ نمونتاً دیکھ بھی چکے ہیں۔ کہ یہ شروع ہی اس طرح ہوتے ہیں کہ۔

نام نہاد فقیہوں کا سرمایۂ ضلالت

فلاں نے فلاں مسئلے میں فلاں شخص سے اختلاف کیا اور فلاں کا فلاں سے یوں اختلاف ہے اور فلاں کا اختلاف یوں ہے۔ غرض یہ کہ فقہ کے مسائل اختلاف سے شروع ہوتے ہیں اور اختلاف پر ختم کیا یہ من یشاقق الرسول من بعد ماتبین لہ الھدیٰ کی تفسیر نہیں۔ کیا تنزیل من رب العلمین کے بعد فقہ وغیرہ فروعیات نہیں۔ اب آپ احادیث رسول مقبول صحیح مسلم بخاری کا مقام خود سمجھ سکتے ہیں کہ وہ ان فروعات کے مقابلے میں ہدایت ہیں یا گمراہی بلاشک وشبہ وہ اصح الکتاب بعد کتاب اللہ ہیں۔ اس میں دلچسپ پہلو یہ ہے کہ نام نہاد فقیہوں نے اپنے سرمایۂ ضلالت کو مستحکم بنانے کی غرض سے غلط حوالاجات سے ان ہی اصح الکتب کی پشت پناہی حاصل کرنا چاہی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ خدا رسول کی خوشنودی کے اسباب نہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ فلا وربك لا یؤمنون حتی یحکموك فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجاً مما قضیت و یسلموا تسلیما۔ بظاہر اس آیۂ شریفہ میں فیما شجر بینھم کا ٹکڑا یہ مفہوم پیش کرتا ہے کہ اصول اور فرع کے جتنے مسائل میں اختلاف پیدا ہو وہ بعد تنزیل سب کے سب خدا اور رسول کی طرف راجع کر دینا چاہئے۔ مگر اس آیہ کریمہ کے پس منظر میں وہ اہم واقعہ بھی ہے جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے نہایت عبرت ناک ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیتہ شریفہ کا شان **جس نے آنحضرتؐ کو حکم تسلیم نہیں کیا تھا**
نزول یہ ہے کہ انصار میں سے کوئی شخص تھا اس نے حضرت زبیرؓ کا حجاج کو پانی پلانے پر جھگڑا ہو گیا اور ابن ابی حاتم کی روایت میں ہے کوئی اور دوسرے دو شخص تھے جو اپنا تنازعہ نبی کریم کے سامنے لے کر آئے۔

آنحضرتؐ فداہُ ابی دامی نے حق کو باطل سے علیحدہ کر کے فیصلہ کر دیا مگر مدعی کہنے لگا کہ میں یہ فیصلہ نہیں قبول کروں گا۔ بلکہ حضرت عمرؓ میرے قضیہ میں فیصلہ کریں گے۔ مدعا علیہ سے مدعی نے رائے پوچھی تو اس نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملا دی اور کہا کہ چلو حضرت عمرؓ کے پاس چلیں غرض مدعی نے حضرت عمرؓ سے آ کر بیان کیا کہ ہم نبی کریمؐ کے پاس سے آئے ہیں اور آنحضرتؐ کا فیصلہ ہمیں منظور نہیں تھا اب آپ فیصلہ فرما دیجئے حضرت عمرؓ نے سنا اور گھر تشریف لے گئے۔ اب جو گھر سے واپس آئے تو ہاتھ میں تلوار تھی اور اُسے حکم دیا کہ اپنا دعویٰ پھر دُہرائے اس نے اسی طرح اپنا قضیہ سُنانا شروع کیا ہی تھا کہ حضرت عمرؓ نے شمشیر سے اس کا سر تن سے جُدا کر دیا اور کہا کہ جو نبیؐ کریم کے فیصلہ کو قبول نہ کرے اس کے حق میں یہی فیصلہ بہتر ہے۔

چنانچہ معلوم ہوا کہ خواہ پانی پلانے جیسے فروعی مسائل ہوں یا ذاتی معاملات۔ اس آیۂ کریمہ کی رُو سے ضیاع ایمان کا سبب ہیں تو پھر سنت رسول اور صحیفہ الٰہی پر کسی شخص کی ذاتی رائے کو وقعت دینا کیسے بہتر ہو گا۔ اور مشائخ اور بزرگوں کو یہ کیسے زیبا ہے کہ وہ احادیث و قرآن سن کر غصہ میں بھر جائیں۔ لیکن اتنا ضرور ہے کہ وہ اپنا سرمایۂ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان گنوا بیٹھیں گے۔ حضرت عمرؓ سے طبرانیؒ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اے عائشہؓ ان الذین فرقوا دینھم وکانو شیعا میں جو لوگ مخاطب ہے وہ اصحاب بدعت ہیں ان کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی میں ان سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے دور مجمع الزوائد ص۱۸۸ جلد ۱۔

اگر آپ کے یا آپ کے دوستوں کے دل میں یہ بات ہو کہ ان اختلاف کا شجرہ ائمہؒ یا صحابہؓ رضی اللہ عنہم اجمعین تک بھی پہنچتا

حضرت ابراہیم کی وصیّت

ہے تو معاذ اللہ ایسا سمجھنا فاش غلطی ہے۔ اور باطل دعویٰ ہے اس لئے کہ کما قال اللہ تعالیٰ فی القران المجید لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیرا کہ اختلاف تو غیر اللہ میں ہوتا ہے جو خدا کی جانب سے ہو اس میں اختلاف نہیں ہوتا تو یہی نفس الامر ہے۔ اب ہم اس باب کے آخر میں قرآن پاک سے حضرت ابراہیم کی وصیت درج کرتے ہیں۔

اور بلاشبہ یہ میرا طریق سیدھا ہے سو تم اسی پر گامزن رہو اور تم دوسری راہوں پہ نہ چلو اس لئے کہ وہ تمہیں اس کے راہ سے بھٹکا دیں گے۔ یہ تمہیں میری وصیت ہے تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتواں باب

صحابہؓ میں اختلافِ رائے کی حقیقت

اگر آپ اور آپ کے عزیز رفقاء یہ کہیں کہ چونکہ یہ اختلافات جو فروعی بھی تھے صحابہؓ کے ساتھ ساتھ رہے تو یہ ہمارے لئے بھی حجت ہوسکتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ یہ اختلاف ان کے زمانے کے ساتھ ہی مخصوص تھے آج یہ محض عذر لنگ ہے اس کے لئے کوئی دلیل نہیں لائی جاسکتی اور نہ ہی مناسب ہے اس لئے کہ اس کی مختلف وجوہ ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب آنحضرتؐ نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو اکثر صحابہؓ ہر وقت اگرچہ آنحضرتؐ کے روئے مبارک کی شمع کے گرد پروانہ وار ہی رہتے تھے مگر ایسا بھی ہوتا کہ وہ اپنی معاش کے سلسلے میں سفر دل پہ چلے جاتے تھے اور جہاد میں شرکت کرتے تھے اور بازار میں اپنے اپنے پیشوں میں مصروف بھی رہتے تھے۔ اس دوران وہ آنحضرتؐ کے بعض ارشادات سن پاتے اور بعض سے محروم ہو جاتے۔ اس طرح جو بازاروں میں مصروف رہتے تھے وہ اپنا وقت نکال کر حاضرِ خدمت ہوتے تھے تو جب تک کوئی اور نیا مسئلہ درپیش ہوتا۔ اور کبھی یوں بھی ہوتا کہ آنحضرتؐ فداہ ابی واُمی نے کوئی مسئلہ ارشاد فرمایا یا فیصلہ صادر فرمایا یا کسی معاملے میں حکم دیا یا کوئی اپنے دستِ مبارک سے کام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا اگر اس موقعہ پر اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے کوئی ایک بھی حاضر خدمت ہوتا تو اس معاملہ کی یاد داشت ذہن میں محفوظ کر لیتا۔

جیسے یار لوگوں نے اختلاف صحابہؓ کا رنگ دیا

پھر اگر وہ کہیں چلا گیا تو اس یاد داشت سے دیگر لوگ محروم رہ جاتے۔ کما رواہ البخاری عن ابی ھریرۃؓ کہ ہمارے مہاجر بھائی بازاروں میں خرید و فروخت کرتے اور ہمارے انصار بھائی سرمائے سے اپنا کام چلاتے۔

لیکن ابوہریرہؓ ہی وہ واحد صحابی تھے جو رسول اللہ صلعم کے ساتھ مستقل طور پر رہے اگرچہ خانوادۂ رسالت مآب کے ساتھ انہیں بھی کئی کئی وقت بھوکا رہنا پڑتا۔ بایں سبب جو خدمت حدیث دوسرے نہ کر سکے وہ ان کو میسّر آگئی اور جو دوسرے محفوظ نہ رکھ سکے وہ ان کی وجہ سے ضبط تحریر میں شامل ہو گئیں۔ چنانچہ اس قسم کی وجوہات ہیں جو اصحاب رسول صلعم کو ایک دوسرے پر تحصیل علم الحدیث کے لحاظ ممتاز کرتی ہیں (جسے یار لوگوں نے اختلافِ صحابہؓ کا رنگ دینا شروع کر رکھا ہے۔ اس سلسلے میں بعض سے پانچسو تک احادیث منقول ہیں اور بعض صرف چالیس اور بعض سے محض چھبیس بھی اب ہم آپ کے لئے مندرجہ ذیل نقشہ میں صحابہؓ کرام کے تحصیل علم الحدیث کی کثرت وقلت بطور نمونہ پیش کرتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہؓ سے پانچ لاکھ تین سو چوہتر احادیث مروی ہیں۔ اور حضرت ابو سمحؓ سے صرف دو احادیث مروی ہیں

اسمائے گرامی اصحابؓ	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کردہ احادیث کا شمار	کیفیت
حضرت ابو ہریرہؓ	پانچ لاکھ تین سو چوہتر احادیث	موصوف رضی اللہ عنہ ہجرت کے بعد ایمان لائے۔
حضرت ابو سعید الخدریؓ	ایک ہزار ایک سو ستر احادیث	
حضرت ابو عمرؓ	ایک ہزار چھ سو ساٹھ احادیث	آپ مکّہ کے قدیم ایمان لانے والوں میں سے ہیں۔
حضرت ابو قتادہؓ	ایک سو ستر احادیث	
حضرت امامہ باہلیؓ	آپ سے دو سو پچاس احادیث روایت ہیں	یہ وہ آخری صحابی ہیں جو شام میں فوت ہوئے۔
حضرت ابو واقد اللیثیؓ	آپ سے چوبیس احادیث روایت ہیں	آپ غزوہ بدر میں شہید ہوئے۔
حضرت حذیفہ بن الیمانؓ	آپ کی سو احادیث روایت ہیں۔	یہ غزوہ احد کے شہید ہیں
حضرت سلمہ ابن المحیقؓ	آپ سے صرف بارہ احادیث روایت ہیں	

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت انس ابن مالکؓ	آپ سے ایک ہزار دو سو چھیاسی احادیث مروی ہیں	موصوف آنحضرت کے خادم تھے آپ وہ آخری صحابی تھے جنہوں نے بصرہ میں وفات پائی۔
حضرت ابو سبیح ایادؓ	آپ سے محض دو احادیث مروی ہیں	
حضرت اسماءؓ بنت ابی بکرؓ	آپ سے پانچسو چھ احادیث روایت ہیں	آپ اول مومنین میں تھیں اور موصوفہؓ حضرت عائشہؓ کی ہمشیرہ تھیں۔
حضرت عائشہ صدیقہؓ	آپ سے دو ہزار دو سو دس احادیث روایت ہیں۔	آپکو زوجہ نبی کریم ہونے کا شرف حاصل ہے اور حضرت ابو بکرؓ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں۔
حضرت عثمانؓ ابن عفانؓ	آپ سے ایک سو چھیالیس احادیث روایت ہیں	آپ خلیفہ رسول ہیں آپکا لقب ذوالنورین بھی ہے اور ابتدائی مومن ہیں۔
حضرت علیؓ ابن ابی طالب	آپ سے پانچسو چھ احادیث روایت ہیں	آپ خلیفہ چہارم رسولؐ مقبول ہیں اور رسولؐ کے داماد بھی ہیں اور ابتدائی مومن بھی
حضرت لقیطؓ ابن صبرہؓ	آپ سے چوبیس احادیث مروی ہیں	
حضرت عمرؓ ابن الخطابؓ	آپ سے پانچسو اَنہتر احادیث روایت ہیں	آپ رسولؐ کے خلیفہ دوم اور مکہ کے ابتدائی مومنوں میں سے ہیں۔
حضرت صفوانؓ بن عسالی	آپ سے بیس احادیث روایت ہیں	آپ نبی کریم کے ساتھ بارہ غزوات میں شریک رہے۔
حضرت ثوبانؓ	آپ سے ستائیس احادیث روایت ہیں	آپ رسولؐ اللہ کے سفر حضر میں ہمیشہ ساتھ رہے اور بعد وفات شام چلے گئے۔
طلق ابن علی الیمانیؓ	آپ سے صرف چودہ احادیث روایت ہیں	
حضرت ابن عباسؓ	آپ سے ایک ہزار چھ سو ساٹھ احادیث مروی ہیں	آپ نے پچیس احادیث خود آنحضرت سے سُنیں باقی صحابیوںؓ سے نقل کیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہؓ آنحضورؐ کی خدمت میں باریابی کے تناسب سے علم حاصل کرتے تھے

سو یہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہ کی آنحضرت صلعم سے علم دین حاصل کرنے کی کیفیت تھی اور یہی حال اُن وفود کا تھا جو رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے اکتساب فیض کی غرض سے حاضر خدمت ہوتے تھے کہ جیسے کوئی وفد آنحضورؐ کی خدمت بابرکت میں شرف باریابی پایا اور ایک مہینہ قیام کیا تو اس دوران کسی نے اپنی وطن کی طرف مراجعت کرلی اور کوئی دس دن ٹھہرا اور کوئی پانچ دن پھر اپنے گھر بال بچوّں میں چلا گیا۔ تو اپنی حاضریوں کے تناسب سے اس نے علم دین حاصل کیا اور جس نے پوری مدّت آنحضرتؐ کی خدمت میں گزاری تو اسے علم دین کے ہر شعبہ پر عبور حاصل ہوگیا اور خدانخواستہ وہ غائب یا گم ہوگیا یا پھر وفات پا گیا تو دوسرے لوگ ان مفاوضات سے محروم ہوگئے تو یہ کیفیت تھی حصولِ علمِ دین کی آنحضورؐ سے۔

خلفاءؓ اربعہ کے زمانے میں اکتساب علم کی کیفیت

اس کے بعد سیّدنا ابی بکرؓ الصدیق رسولؐ اللہ کے جانشین ہوئے۔ تو آپ نے اپنے زمانۂ خلافت میں احکامات اس کے مطابق ہی فیصل کئے جس طرح انہیں آنحضرت سے ودیعت ہوا اور جس طرح کتاب وسنت میں مذکور تھا۔ اور وقت ضرورت اس وقت جو صحابہؓ میں سے علماء یا مجتہد کے پائے گئے تھے اُن سے درپیش مسائل میں فتویٰ لیتے تھے۔ اور ان کے اجتہاد کا سبب یہی تھا کہ نص صریح ہاتھ آجائے اور اسمیں سے مقصود اصلی یعنی اباحت تلاش کی جائے یا اس کی کوئی شارح بس اُن کے بارے میں یہ گمان بھی کرنا کہ اجتہاد نعوذ باللہ نئی شریع

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدوّن کرنا تھا ایسا نہیں۔ یا انہوں نے اپنے اجتہاد سے جیل اختراع کئے حاشا وکلا ایسا بھی نہیں۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد جب خلیفہ حضرت عمرؓ ہوئے تو فتوحات کا سلسلہ دراز ہوا اور مفتوحہ ممالک میں صحابہؓ پھیل گئے۔

تو اس حدیث میں قضایا کا فیصلہ بالعموم مدینۃ النبی میں ہوتا تھا یا بلاد اسلامیہ میں کسی اور جگہ۔ بہرحال کوئی بھی محل ہوتا بنیاد آنحضرتؐ فداہ ابی وامی کی حدیث ہوتی پھر فیصلہ کیا جاتا اور اجتہاد بھی نصِ عام کی رجوع کے لئے ہی ہوتا۔ لیکن یہ حکم بھی دوسرے قسم کے اصحاب پر نافذ ہوگا جو مختلف شہروں میں بکھر گئے جیسا کہ مسئلہ تیمم ہے اس کا علم حضرت عمارؓ وغیرہ کو تھا لیکن حضرت عمرؓ اور حضرت ابن مسعودؓ کی نظر سے اوجھل تھا اور ان موخرالذکر دونوں اصحابؓ نے تو یہاں تک کہہ رکھا تھا۔ کہ تیمم حالت جنب میں بھی جائز نہیں خواہ دو شہروں میں پانی میسر نہ آئے۔

اسی طرح موزوں پر مسح کا مسئلہ تھا۔ جس کا علم صرف حضرت علی کرم اللہ وجہٗ اور حضرت حذیفہؓ کو تھا مگر حضرت عائشہ ابن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم اس سے واقف نہیں تھے۔ جس کی وجہ صرف یہ تھی کہ وہ لوگ مدنی تھے۔

بنا بریں مسئلہ وراثت بنت الابن مع البنت ہے جو حضرت ابن مسعودؓ کو معلوم تھا۔ اور حضرت موسیٰ اشعریؓ کو معلوم نہیں تھا۔

اور اسی طرح حائضہ کے لئے طواف کی حالت میں چلنے پھرنے کی اجازت کے بارے میں حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ام سلمہؓ کو علم تھا۔ اور حضرت عمرؓ زید ابن ثابتؓ کو علم نہ تھا۔

اور مسئلہ استئذان کا علم حضرت ابی موسیٰؓ اور حضرت اُبیؓ کو تھا مگر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمرؓ اس سے واقف نہیں تھے۔

تحریم متعہ کا مسئلہ حضرت علی کو معلوم تھا تحریم المتعہ اور حمر الاہلیہ کے مسائل حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو معلوم تھے مگر حضرت ابن عباسؓ کو معلوم نہیں تھے۔

اور حکم الصرف حضرت عمرؓ اور ابی سعیدؓ کے علم میں تھا مگر حضرت طلحہ اور ابن عباسؓ ابن عمرؓ کو معلوم نہیں تھا۔

اسی طرح اہل ذمہ کا جزیرۃ العرب سے جلا وطنی کا حکم ہے۔ جو حضرت ابن عباسؓ اور حضرت عمرؓ کو معلوم تھا مگر حضرت عمرؓ اس حکم کو بھول چکے تھے یہاں تک کہ اس کا تذکرہ ہوا تو یاد آیا اور پھر ذمیوں کو جلا وطن کیا گیا۔

اسی طرح نسخ تطبیق رکوع میں دیگر صحابیوںؓ کے نزدیک مسلّم تھا مگر ابن مسعودؓ کی نظر میں نہیں تھا۔ چنانچہ ایسے بے شمار مسائل ہیں جن پر اگر اہل مدینہ کو واقفیت تھی۔ تو مکیوں کو نہیں تھی۔ اور اگر مصریوں کو اس کا علم تھا تو بصریوں کو نہیں تھا اور شامی اُن سے جانتے تھے تو کوفیوں کو اس کا پتہ نہیں تھا۔

اور یہ واقفیت و عدم واقفیت کتب آثار میں تفصیل سے معلوم ہو سکتی ہے پس ان لوگوں کو ان حالات کے ہوتے ہوئے اجتہاد کی ضرورت جیسا کہ ظاہر ہے پڑتی ہو گی اور اگر انہیں اپنے کئے ہوئے اجتہاد کسی غلطی کا احساس ہو جاتا تو انکشاف حقیقت پر برمحل رجوع کر لیتے۔ کما قیل لجابر ابن زید کہ ان سے جب سوال کیا گیا کہ حضرت آپ کے تلمیذ عزیز تو آپ سے جو سن پاتے ہیں اُسے حرف بحرف نقل کر لیتے ہیں۔ آپ نے برجستہ جواب دیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون یکتبونہ وانا ارجع عنہ غدًا

(ذکرہ ابن القیم فی الاعلام)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس ان شہادتوں سے اختلاف صحابہؓ کے ڈھول کا پول کھل گیا ہوگا۔ اور صحابۂ کرام کے درمیان جو لغف کے لئے تحقیق و تجسس کی گرمی پائی جاتی اس کا انکشاف بھی ہوگیا ہوگا اور یہ بھی ظاہر ہوگیا ہوگا کہ جسے اختلاف صحابہؓ بتلایا جاتا ہے فی الحقیقت کیا چیز تھی اور اس کے اسباب کیا تھے۔ اور یہ بھی واضح ہوگیا کہ اُن کا اجتہاد اختراع فی الدین نہیں تھا بلکہ نص صریح کو پانے کے لئے آنحضرتؐ کی مزاج شناسی تھی۔ اور اس کی کیفیت اس طرح تھی کہ ان میں سے اگر کسی کو علم منصوص میسر نہ آتا تو وہ دوسرے شہر میں کسی کے پاس سے حاصل ہوجاتا تھا پھر فوراً وہ اپنے گمان سے رجوع کر لیتے) اسی نہج پر صحابہؓ کے بعد تابعین گامزن ہوئے۔

جونہی صحابہؓ نے علم الحدیث یکجا کر لیا اختلاف ختم ہوگئے

سخت مشقت وجد و جہد اور مختلف دور دراز علاقوں میں مدتوں سفر کرنے کے بعد وہ علم الحدیث حاصل کرنے اور ضعیف کو صحیح سے ممیز کرنے۔ چنانچہ سند کی صعوبتوں کے بعد اہل علم لوگوں سے ملاقات کے نتیجہ میں صحیح احادیث کا ذخیرہ ہوا اور اسی پر بس نہیں اُس کی بھی چھان بین کی گئی اور اس میں اسناد کا تعین کیا گیا پھر کہیں اس کے بعد علم الحدیث اور فن تفسیر تدوین ہوا اور بہت سے مسائل کو سامنے رکھ کر ان میں ابواب کو تقسیم کیا گیا۔

صحابہؓ اور تابعین کی مبارک کوششوں کی وجہ سے صحیح مرفوع اسناد متصل سے مزین تالیفات و تصنیفات معرض وجود میں آنے لگیں۔ جیسے صحیح بخاری اور مسلم جو اصح الکتاب بعد کتاب اللہ کے درجہ کی ہیں نعم ماقیل۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح البخاری لو انصفوه — لما خط الا بماء الذھب

ھو الفرق بین الھدی والعمی — ھو السد دون العنا والعطب

اسانید مثل نجوم السماء — امام متون کمثل الشھب

بدنا میزان دین النبی ﷺ — ودان لہ العجم بعد العرب

حجاب من النار لا شک فیہ

تمیز بین الرضاء والغضب

صحیح وثابت احادیث کی موجودگی میں کسی کو مطیع بننے کا حق نہیں

اور اس طرح محدثین کی دوسری ثقہ کتابیں صحاح ستہ جیسی ہیں۔ اور یہ کتب احادیث اس قدر عام ہیں اور آسانی سے دستیاب ہوسکتی ہیں کہ تابعین زمانہ سے آج تک ہر آدمی حاصل کرسکتا ہے۔ اور اس کتاب کے حوالہ جات پر ہر زمانے کے فقہاء، علماء صلحاء اور طلبہ بھروسہ کرتے رہے ہیں۔ اور ان احادیث پر مسلم وغیر مسلم عارف سبھی تکیہ کرتے آئے ہیں پس مسلم صادق کے لئے صحابہؓ یا تابعین کا آپس میں اختلاف رائے حجت نہیں بن سکتی اس لئے کہ ان کا اختلاف برائے محض نص صریح پر پہنچنے کے لئے ہوتا تھا۔ پھر جبکہ دور دراز کے ملکوں سے بھی احادیث نبوی کا حصول ہوگیا اور صحیح اور ضعیف احادیث پہچان لی گئیں تو بھی یہ حجت اٹھ گئی۔ اور اس کے بعد کسی مجتہد کا عذر قابل سماعت نہیں رہا۔ اس لئے کہ ذخیرۂ اقوال نبیﷺ اُمت کے پاس موجود ہے صحیح اور ثابت احادیث کے حاصل ہوجانے پر ویسے بھی اُمت کو کسی بھی شخص کی تقلید کا حق نہیں رہتا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُنت مطہرہ کے صحیح بخاری و مسلم جیسے دواوین اور دیگر احادیث کی کتب ثقہ امت کے لئے کافی و وافی ہیں اس میں تمام قضایا اور قیامت تک جو کچھ پیش آمدہ مسائل ہیں سب موجود ہیں۔

پس مدرسین عالی وقار کو لازم ہے کہ وہ صحیح کو غلط سے ممیز کریں اور اُنہیں بھی جو خدا کے حضور قلب سلیم لے کر جانا چاہتے ہیں غور و تدبر لازم ہے۔

الکتاب والحکمہ میں حکمت سُنت مطہرہ ہے | چونکہ آیہ کریمہ یُعلّمھم الکتاب والحکمۃ سے سنت مطہرہ ہی مقصود ہے جیسا کہ تمام مفسرین نے اس پر اتفاق کیا ہے دیگر باری تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اولم یکفیھم انّا انزلنا علیک الکتاب کہ کیا انہیں آپ پہ نازل کردہ ہماری کتاب کافی نہیں اور رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ترکتُ فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسُنّتی کہ میں تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم انہیں مضبوطی سے تھامے رہے تو گمراہ نہ ہو گے اور وہ اللہ کی کتاب اور میری سنت ہے۔

چنانچہ ہمارا دعویٰ یہی ہے کہ رُشد و ہدایت محض کتاب اللہ اور سُنت رسولؐ اللہ سے حاصل کی جاسکتی ہے اور اس پر کسی کے قول کی حاشیہ آرائی ہمارے لئے قابل قبول نہیں ہوسکتی اور ان کے علاوہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے کوئی دوسری شے ہدایت کی غرض سے اُمت کے لئے بچا نہیں رکھی۔ کہ اُمت اس سے متمسک ہو کر نجات پا جائے یا سند بنا لے۔

پس اصول اسلام یہی دو چیزیں ہیں ان کے علاوہ کوئی شے نہیں۔
ومن یعتصم باللہ فقد ھُدِیَ الی صراط مستقیم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آٹھواں باب

مکمل ضابطۂ حیات

آیۂ شریفہ ہے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا ۔ اس آیہ کریم میں باری تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کردیا اور تم پر اپنی نعمتیں پوری اور میں نے تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کیا۔

مذکورہ آیت کی روشنی میں واضح ہوتا ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ و التسلیم کے لائے ہوئے دین مبین میں کسی قسم کا کوئی نقص نہیں اور یہ کہ دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کامل دین ہے۔ کامل بھی ایسا جس میں اب کسی قسم کی ترمیم کی گنجائش باقی نہیں۔

ان دلائل سے ہم استدلال کرتے ہوئے اس شخص سے مخاطب ہوتے ہیں جس کا یہ خیال ہے کہ لوگوں کی نت نئی پیدا ہونے والی ضرورتوں کے پیشِ نظر ائمہ اربعہ نے اجتہاد کیا، گویا وہ لوگوں سے مشورت کے محتاج تھے۔ اگر ذرا غور کرنے کی زحمت گوارا کی جائے تو ایسا معلوم ہوگا کہ اس شخص نے دانستہ تو ہم نہیں کہہ سکتے ہاں اپنے زعم میں دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال میں نقص کا اظہار ضرور کیا ہے۔ اور مزید ترمیم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا محتاج بتایا ہے اور وہ اپنی رو میں اس آیت کریمہ کا انکار بھی کر گیا ہے
قال اللہ ونزلنا علیک الکتاب تبیانًا لکل شیء وھدی ورحمة انا نحن
نزلنا علیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیھم۔
چنانچہ سمجھ دار کے لئے اس میں بھی وضاحت ہے کہ کتاب اور سنت کو تبیان
کل شیء قرار دیا گیا ہے۔

جب فقہ ہی مقصود ہے قرآن کی تنزیل کی کیا ضرورت ہے؟ اس لئے کہ جمیع مسلمین

احکام عبادت، معاملات، عادات اور حرام وحلال کے جملہ مسائل میں
کتاب وسنت ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔
پس اس تصریح کے بعد معلوم ہو گیا ہوگا کہ اہل رائے اور مجتہدوں کی
دین اسلام میں کیا قیمت ہے کہ ضرورت ہے۔ اور ان کے فتاویٰ کے
جو حلال وحرام اور جائز وناجائز کے لئے خدا کی کتاب اور رسول کی
سنت کے مقابلے میں ہیچ اور بے سند ہیں کا کیا مقام ہے؟
افسوس کہ جب سے اس بدعت سے اکثر مسلمان دوچار ہوئے
ہیں سنت کی عظمت دلوں سے اٹھ گئی ہے۔
کوئی منصف بتائے کہ آخر قرآن کریم کی تنزیل اور جمیع حدیث کا
مقصد کیا ہے اور روز حشر تک ان دونوں کے باقی رہنے سے کیا حاصل ہے
جب خدا رسول کے مقابلے میں کم مایہ اشخاص کے اجتہاد اور انکی آراء کا بھی
دخل دین میں ضروری سمجھا لیا گیا ہے۔ از یں قبیل ان کے قیل وقال اور خواہش
نفسانی کی بھی اہمیت تسلیم کر لی گئی ہے۔
قال اللہ تنزیل من رب العالمین کا مقصد وحید صرف اور صرف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی ہے کہ لوگ اسے دل ونگاہ میں جگہ دیں اور اس کے آگے سرتسلیم خم کریں۔ نہ کہ آنکھوں سے لگا لیا کریں اور احترام سے طاقوں میں سجادیں، چاہیئے تو یہ تھا کہ اس سے متمسک ہو جاتے اور ہر حالت میں خواہ وہ اچھی ہوتی یا بُری ہوتی تنگی ہوتی یا خوشحالی ہوتی حلال کی ہوتی یا حرام کی مباح کی ہوتی یا غیر مباح کی اسی سے راہنمائی حاصل کی جاتی۔ اور اس کے بتائے ہوئے راستے سے متجاوز نہ ہوتے۔ اور اس کے سامنے کسی طلومار کی قبول نہ کرتے اس کام کے لئے خواہ انہیں کتنے ہی مصائب برداشت کرنے پڑتے۔

رسالت پناہ حضرت عمرؓ پر غیر کتاب و سنت پڑھنے پر خفگی فرماتے ہیں

آپ کی نظر سے وہ حدیث آگذری ہو گی جس میں آنحضرتؐ فداہ ابی وا می حضرت عمرؓ پر سخت خفگی کا اظہار فرماتے ہیں جب کہ وہ توریت کے کسی ورق کو پڑھ رہے تھے حالانکہ وہ حضرت موسیٰ پر نازل شدہ کتاب تھی تو اس سے اس مضمون کی مزید وضاحت ہوتی ہے اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں لوگوں کی غیر مستند تصانیف حامیوں کی آراء اور جہلاء کے ڈھکوسلوں کی کیا وقعت ہو گی۔

جب آپ اور آپ کے عزیز رفقاء ذرا بھی غور فرمانے کی تکلیف گوارا فرمائیں گے تو بندگان ہوی وہوس کی جعلسازیوں کے پردے۔ حقیقت حالات کو چھپاتے ہوئے صاف نظر آجائیں گے۔ آپ دیکھیں گے کہ آج تک اسلام اور اسلامیوں پر جو بھی مصائب کے پہاڑ ٹوٹے اور جو بھی آفت آئی احادیث و آیات قرآنی پر ان کی طرف سے حاشیہ آرائی کی وجہ سے آئی حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنا دین ہم پر کامل کر دیا ہے۔ چنانچہ ثابت ہو گیا کہ اپنی طرف سے کسی کی بھی دین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں دخل اندازی دین میں ترمیم کے مترادف ہے۔ اور اگر شخصی رائے کو بھی کوئی اہمیت حاصل ہو سکتی ہے تو اس کا مطلب سوائے اس کے کیا ہوگا کہ دین ناقص ہے اور یہ قرآن کا ردّ ہے، انکار ہے۔ نعوذ باللہ پھر اگر دین میں ابھی بھی ترمیم و تنسیخ یا رائے یا اجتہاد کی مزید گنجائش باقی ہے۔ تو یہ کیسا کامل دین ہے اور پھر اس قسم کے دین میں انہماک کیسا کیا اس قسم کی ذہنیت کے لوگوں کو اور کوئی کام نہیں آتا۔

وذکر الطبری فی تھذیب الاثار باسنادہ الی الامام المالکؒ

کہ آپؒ نے کہا جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی حیات طیبہ ہی میں تکمیل دین ہو چکی اور اوامر و نواہی منضبط ہو چکے تو ہمیں یہ زیبا نہیں کہ آنحضرتؐ فداہ ابی وامی کے نقش قدم کو چھوڑ کر لوگوں کے قیاسات وتوہم پر چلیں۔

فباللہ کاش یہ لوگ اس آیہ کریمہ کو اچھی طرح سمجھتے اور عوام الناس کو اپنے علم سے فائدہ پہنچاتے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وان احکم بینھم بما انزل اللہ ولا تتبع اھواءھم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نواں باب

اتباع اور تقلید کا فرق

اتباع یہ ہے کہ نبیؐ سے آمدہ احکام کی پیروی کی جائے

فقہ کے حامیوں کے اس جملہ سے بھی غلط فہمی پیدا ہونے کا امکان ہے کہ راوئ حدیث سے قبول روایت بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ قبول رائے۔

ان کا یہ کہنا بجا نہیں ہے اس لئے کہ روایت کے لئے صاحب شرع سے اخذ خبر راوی کے لئے دلیل ہے چنانچہ اس کے برعکس اگر اسے شارع علیہ السلام سے کوئی خبر دستیاب نہ ہوئی ہوتی تو وہ اپنی ذاتی رائے کچھ نہ لکھتا۔ پس اللہ نے اور اس کے رسولؐ نے کتنا عظیم فرق بتلا دیا ہے اور اہل علم نے بھی وضاحت کر دی ہے۔ کہ تقلید اتباع رسولؐ نہیں ہو سکتی تقلید، تقلید ہی ہے۔

اس لئے کہ اتباع رسولؐ میں (یعنی روایت میں)، آنحضرتؐ کی ذات گرامی کی دلیل شرعی حجت ہے۔

اور آپ کا حکم اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ آپ اللہ کے مبلّغ اور اس کے احکام کے ناقل ہیں۔ اسی بنا پر امام احمدؒ ابن حنبل فرماتے ہیں کہ۔ اتباع یہ ہے کہ نبی علیہ السلام سے آمدہ احکام کی پیروی کی جائے۔

اسی طرح عبدالبرؒ کتاب العلم میں فرماتے ہیں کہ قبول روایت تقلید نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوسکتی اس لئے کہ قبول روایت تو قبول حجت ہے اور تقلید قبول رائے کا دوسرا نام ہے ابن خوراز منداد المالکی فرماتے ہیں کہ۔

التقلید فی الشرع الرجوع الی قول لا حجة لقائله علیه والاتباع ما ثبت علیه الحجة ولا اتباع فی الدین متبوع والتقلید ممنوع ۔

معلوم ہوا کہ اتباع اور تقلید میں بڑا فرق ہے۔ اور روایت اور رائے میں بھی پس جو شخص ان دونوں میں فرق محسوس نہیں کر سکتا تو اسے مشورہ ہے کہ وہ معارف علمیہ میں اپنی عمر عزیز ضائع کرنے کے بجائے اور پیشہ اختیار کرے اس لئے کہ وہ اس میدان کا مرد نہیں ہے اور ہم اسے اپنا مخاطب نہیں سمجھیں گے۔

دسواں باب

نجات یافتہ گروہ کی نشان دہی

جب آپ پر اتباع اور تقلید کا فرق واضح ہوگیا اور معلوم ہوگیا کہ تکمیل دین متین کا مقصد یہی ہے کہ تفریعات فقہیہ اور قیاسات باطلہ کا کتاب وسنت سے کوئی متعلق نہیں۔ اس لئے کہ اصل دین کتاب اللہ اور سنتِ رسول

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی ہے اور کچھ نہیں اور یہ بھی آپ پر بخوبی منکشف ہوگیا کہ صحابہؓ میں اختلاف کس نوعیت کا تھا اور یہ بھی آپ نے اپنی ذکاوت طبعی سے معلوم کرلیا ہوگا کہ اصول اسلام "لا ثالث ولا رابعًا الا" کتاب اللہ وسنت رسولؐ اللہ ہیں محض اس کے بعد اب ہم پھر آپ کو اسی حدیث کی طرف لے چلتے ہیں۔

جس میں آنحضرتؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ عنقریب میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی ان میں سے ایک فرقہ کے سوا سب جہنمی ہوں گے۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ وہ کون سا مبارک فرقہ ہوگا۔ آپؐ نے جوابًا ارشاد فرمایا کہ وہ فرقہ اُسی راستہ پہ گامزن ہوگا جس پہ آج کے دن میں اور میرے ساتھی چل رہے ہیں۔ (رواہ الحاکم والترمذی والبوداؤد والبیہقی) یہ حدیث شریف یقینًا معجزات نبوت میں داخل ہے۔ اس پیش گوئی کے دو حصے ہیں۔

(الف) اوّل افتراق اُمت اور اس کا تہتر فرقوں میں بٹ جانا۔ اور سب کا جہنمی ہونا۔

(ب) دوسرے ملّت واحدہ کا بقا۔ جو نجات کی سعادت سے بہرہ ور ہوگی۔ اس پیشین گوئی کا آخری ملحقہ یہ ہے کہ وہ کوئی اور فرقوں کی طرح میرے بعد پیدا نہیں ہوگا بلکہ یوم رسالت سے قیام ساعت تک رہے گا اس ملحقے میں۔

الیوم نجات یافتہ ملّت کا پتہ دیتا ہے

ما انا علیہ الیوم و اصحابی۔ تو سپیدۂ سحر کی طرح روشن ہے۔ اس میں الیوم صاف صاف نجات یافتہ ملّت کا پتہ دے رہا ہے۔

صادق ومصدوق صلعم کے اس ارشاد گرامی میں کسی تاویل وتحریف کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گنجائش نہیں ہے۔ آپ نے "وما ینطق عن الھویٰ" کے مطابق فرمادیا ہے کہ وہ ملت واحدہ وہ ہوگی جس راستے پر میں اور میرے ساتھی آج کے دن جیسے چل رہے ہیں اُسی راستے پر وہ چلیں گے۔

اور اس پیش گوئی کو آپؐ نے اور زیادہ واضح کرنے کے لئے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے۔ ترکت فیکم امرین لم تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنتی (دلائل ثالث ولد رابع)

اس کے بعد بھی جو شخص اجتہاداتِ فقہی اور قیاسات عقلی یا آرائے فلسفی میں یقین رکھتا ہے یا تاویل تحریف کا قائل ہے یا مشرکانہ عقائد رکھتا ہے یا بدعت کی طرف مائل ہے اور مذکورہ منہیات کی رو میں چھوٹی سے چھوٹی حدیث جو علمائے حدیث کی کتب معتبرہ اور معتمدہ میں درج ہے اس پر مطلع ہونیکے باوجود اپنے عمل پر نظر ثانی نہیں کرتا اور اصلاح کی طرف پیش قدمی نہیں کرتا۔ ہمیں یقین ہے کہ ایسا شخص نجات یافتہ فرقے سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ وہی نجات یافتہ فرقہ جس کی اللہ تعالیٰ کے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے علامات کے ذریعے نشاندہی فرمادی ہے۔ اور ہم بہانگ دہل دعویٰ کرتے ہیں کہ ایسا شخص خواہ کتنے ہی روحانی درجات کا مدعی ہو مگر اُخروی کامرانی سے محروم رہ جائے گا۔ ارشاد رسول کریم ہے کہ۔

ولو کان موسیٰ (علیہ السلام) حیاً ما وسعہٗ الا اتباعی۔

ویسے بھی نبی علیہ السلام نے ایسے کمتر ایمان کی نفی فرمائی ہے جس میں مدعی اپنے اپنے دل کا کہا مانتا رہے ہے۔ چنانچہ فرمان رسول الثقلین ہے۔ لا یومن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اگر اس وقت بھی غفلت کے پردے آنکھوں سے نہ اُٹھیں تو اُن کے لئے رسول اللہ کی یہ وعید شدید جس سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور کلیجہ پھٹنے لگتا ہے خوفِ خدا کا باعث بن سکتی ہے۔ کہ اس سوگند پر جبّار خدا کے غیض وغضب کی شدت یاد آتی ہے آپ فرماتے ہیں۔

والذی نفس محمد بیدہ لو بدا لکم موسیٰ فاتبعتموہ وترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل رواہ احمد۔

اب آپ کے سامنے یہ دونوں حدیثیں ایک نفی ایمان اور دوسرے قضاء بالضلال کی پیش کی گئی ہیں۔ ان دونوں میں مقصود یہی ہے کہ کوئی شخص اگر نبوت کے مرتبے پر بھی فائز ہو کر آ جائے تو اسے سوائے آنحضرت ہادیٔ اکبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے کوئی چارہ نہیں۔ پھر آپ ہی اپنے ضمیر سے فیصلہ کیجئے اور غور فرمائیے کہ ایک امتی کو مطاع بننے کا حق کیسے حاصل ہو گیا۔ اور ابھی یہ بات دور ہے کہ یہ مقام صرف نبی ہی کا ہوتا ہے۔ مگر آنحضرت ﷺ بعض اعلیٰ درجت نے موسیٰ علیہ السلام جیسے اولی العزم من الرسل کو بھی اپنے ہوتے ہوئے اس منصب کا حقدار نہیں قرار دیا۔ کیا یہ شرک فی الرسالت نہیں ہوگا جو۔

تقلید کیلئے منتخب کیجئے۔ آنحضور، یا کوئی اور

ہم کسی کو بھی آنحضرت فداہ ابی وامی کی جگہ تقلید کے لئے منتخب کرلیں۔ نعوذ باللہ من ھذہ الخرافات شیخ الاسلام رئیس نجد کے صاحبزادے شیخ المشائخ جناب عبدالرحمان علیہ الرحمہ اپنی تصنیف شرح کتاب التوحید ص۳۶ میں بجا فرماتے ہیں کہ۔

" اہل کتاب میں اپنے علماء وصوفیا کی پیروی کے سلسلے میں یہ شبہ پایا جاتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا جس کے ازالہ میں باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ "انہوں نے اپنے احبار و رہبان کو خدا کو چھوڑ کر ارباب بنا لیا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی تو عدی ابن حاتم نے کہا ہم تو ان کی عبادت نہیں کرتے اُن کے جواب میں آپ کا ارشادِ گرامی تھا کہ الیس یحلون ما احل اللہ فتحرمونہ و یحلون ما حرم اللہ فتحلونہ فقلت بلیٰ۔ جب اس پر اس نے اقرار کر لیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا۔ فتلک عبادتھم رواہ احمد چنانچہ معلوم ہوا کہ احبار و رہبان کی اطاعت خدا کی معصیت ایک ایک ہی دو مختلف لفظ ہیں۔ اب ایک دوسری بھی ہے جو سب سے خطرناک ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جب باری تعالیٰ نے احبار و رہبا کی اطاعت کو عبادت قرار دیا ہے تو یہ ظلم عظیم یعنی شرک اکبر بن جاتا ہے اور یہ خدا بھی معاف نہیں کرتا۔ وائے افسوس کہ اکثر لوگ اس میں مبتلا ہیں حالانکہ کتاب و سنت سے اپنی اس غلطی کے لئے کوئی دلیل نہیں پاتے۔ جب مقلد کتاب و سنت کے مقابلے میں کسی دوسرے کی بھی تقلید کرتا ہے تو گویا وہ خدا کی ذات میں اسے شریک ٹھہراتا ہے۔ لیکن وہ یہ سمجھ نہیں پاتے کہ وہ اپنے عمل سے عزت اسلام کا باعث بن رہے ہیں اور دین کے تنزل کا سبب ہو گئے ہیں۔ اور انہوں نے علماء اور صوفیاء کی اطاعت کو افضل الاعمال سمجھ کر ولایت کا نام دے ڈالا ہے۔ اور اسی طرح علما کی اطاعت کو بھی امام و علامہ فخرالدین رازی رحمتہ اللہ علیہ اپنی تفسیر مطبع قدیم مصر کی طبع شدہ کے ص۳۷ ج ۴ س ۳۵ میں اتخذ وا احبارھم ورھبانھم اربابًا من دون اللہ کی تفسیر کے تحت فرماتے ہیں کہ۔

"ہمارے استاد فرماتے تھے کہ میرے ہاں فقہاء کے مقلدین کی ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت آئی ہوئی تھی یہ لوگ کتاب اللہ کے بعض مسائل کو اپنے مسلک کے مطابق بنانے کے لئے تاویلات کرتے تھے۔ حالانکہ وہ آئتیں ان کے حق میں نہیں تھیں۔ مگر تعجب ہے کہ پھر بھی وہ کھینچا تانی سے باز نہیں آتے تھے اور اتخذوا احبارھم ورھبانھم والی آیت کی طرف توجہ دلانے کے باوجود ملتفت نہیں ہوئے تھے۔

وہ سوچنے لگے کہ آیت ہوتے ہوئے روایات کا کیا ہوگا پھر وہ تعجب سے میرا منہ تکنے لگے گویا وہ سوچ رہے تھے کہ ہمارے امام صاحب کے اقوال اور اُن کی روائتوں کے ہوتے ہوئے قرآن پاک کی میری طرف سے پیش کردہ آیات پر کیسے عمل ممکن ہے۔ میں نے متاسف ہو کر تھوڑی دیر غور کیا اور اس کا سبب معلوم کرنا چاہا کہ ان لوگوں پر قرآنی آیات پر عمل کیونکر گراں بنا ہوا ہے۔ اس کا سبب یہ معلوم ہوا کہ ان لوگوں کی رگ وریشے میں اس مرض نے جڑیں مضبوط کرلیں ہیں"

علامہ ابن العربی اپنی تصنیف لطیف فتوحات مکیہ کے آٹھویں باب اور ص۹۱ جلد ۳ س ۲۴ مطبوعہ مصر میں فرماتے ہیں۔

"جب مقلدین کے سامنے احادیث نبویؐ کو پیش کیا جائے تو وہ اسے قبول کرنے سے انکار کردیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ممکن ہے کہ یہ حدیث صحیح بھی ہو لیکن اس کی صحت کے لئے امام شافعیؒ کا قول بطور سند درکار ہے۔ یہ شافعی فقہیہ کہا کرتے ہیں اور اگر کوئی حنفی ہو تو وہ اپنے امام ابو حنیفہؒ کا نام حدیث کی صحت کے لئے شرط قرار دے گا۔ مقلدین سبھی اس قسم کی باتیں کیا کرتے ہیں۔ اور اگر حدیث دیکھیں گے تو صرف اس خیال کے پیش نظر دیکھیں گے اس میں سے اپنے ائمہ کی فضیلت ڈھونڈ نکالی جائے اس لئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے نزدیک ان چاروں آئمہ میں سے کسی ایک کی تقلید ضروری اور واجب ہے۔ اور اگر انہیں حدیث نبوی دکھائی جائے تو اسے یہ درخور اعتنا نہیں سمجھتے اور آپ ان سے یہ کہیں کہ میاں ہماری نظر سے امام شافعیؒ کا یہ قول گذرا ہے انہوں نے فرمایا ہے کہ جب میرے قول کے مقابلے میں کسی حدیث کو دیکھو کہ وہ حدیث سے ٹکرا رہا ہے تو میرے قول کو دیوار پر دے مارو اور حدیث کو دیکھ لو اس لئے کہ میرا مذہب حدیث ہی ہے۔ یا آپ کسی حنفی سے کہیں کہ صاحب ہم نے امام ابو حنیفہؒ کی یہ روایت پڑھی ہے کہ الا من طریق المتنفیین ولا الشافعیؒ، الا من طریق الشافعی وکذا لك المالكية فاذا ضاقتهم فی مجال الكلام هر بوا د سكتوا۔ اور حال یہ ہے کہ چاروں کھونٹ چیخ چیخ کر کہا جاتا ہے کہ یہ ہمارا مذہب ہے وہ اُن کا مسلک ہے، نادانوں کو یہ خبر نہیں کہ اس طرح وہ اپنے کلام سے شریعت منسوخ کرنے کی ٹھانے ہوئے ہیں۔"

علامہ عزابن عبدالسلامؒ شیخ طاہر بن صالح ابن احمد الجزائری دمشقی کی کتاب توجیہ النظر الی اصول الاثر کا ذکر کرتے ہوئے اپنی کتاب قواعد میں فرماتے ہیں کہ۔ حیرت اور تعجب کی بات ہے کہ فقہا اور مقلدین اپنے امام کے موقف پر اڑے رہنے کے لئے امام کی ضعیف ترین سند کا سہارا تلاش کر لیتے ہیں حالانکہ وہ اپنے ضعف کی وجہ سے مدافعت کا کام بھی نہیں دے سکتی۔ مگر ان کی ضد دیکھئے کہ اسی ضعیف ترین سند پر تقلید کئے جا رہے ہیں۔ اور کتاب وسنت جن کا پایۂ اعتبار بہت بلند ہے انہیں چھوڑے ہوئے ہیں۔ حقیقت یوں ہے کہ ان کا اپنے امام کی تقلید کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ کتاب وسنت کے خلاف محاذ بنانا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم ان تمام بزرگان دین کے اقوال کی روشنی میں فخر و انبساط کی وجہ سے پھولے نہیں سماتے جب غور کرتے ہیں کہ الحمد للہ ہمارا راستہ نجات یافتہ ملت کا وہی راستہ ہے جس کی پیش گوئی آنحضرت فرما گئے ہیں۔ اس لئے کہ ہمارا اعتقاد ہی نہیں بلکہ عمل ہے کہ کتاب و سنت ہی ہدایت کا راستہ بنانے کے لئے کافی ہیں اور ان کے علاوہ کسی شئے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور اسی راہ پر حضرت رسولؐ اور ان کے اصحاب تھے آج کے دن تک۔ اس کے بعد عرض ہے کہ کتاب و سنت کے ساتھ اعتصام اور ذات باری تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار اور اس کی الوہیت کی عظمت اور اس کے اسماء و صفات کو بغیر تاویل و تمثیل کے سمجھنا اور اس طرح نبوت میں وحدانیت اور فردانیت کا اقرار اس طور پر کہ تقلید و تمذہب سے کنارہ کشی کرتے ہوئے صرف آنحضرت صلعم کی اتباع اور تمام وہ اعمال و افعال و اعتقاد اور فرائض و سنن جو کتاب و سنت میں مذکور ہیں۔ عند المعارضہ برضا و اخلاص بجا لانا ہی نجات یافتہ زمرے کی علامت ہیں۔

اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونہ اولیاء و من یعتصم باللہ فقد ھدی الی صراط مستقیم۔

اپنی ہر چیز سے زیادہ آنحضرتؐ کو عزیز رکھنا ایمان ہے

لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین

کہ تم میں سے کوئی بھی شخص جب تک ایمان نہیں لا سکتا جب تک کہ وہ مجھ سے اپنے والدین اور بچوں سے زیادہ محبت نہ رکھے اور سب سے زیادہ عزیز جانے۔ رواہ البخاری والمسلم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ تمام علامتیں اہل حدیث میں تمامہ پائی جاتی ہیں۔ کہ وہ اپنے مال اولاد اور سب سے زیادہ محبوب آنحضرتؐ کو سمجھتے ہیں بلکہ ان کی متاع عزیز اگر کوئی دنیا و آخرت میں ہے تو وہی میر حجازؐ ہیں الصلوات علیہ والتسلیم جیسا کہ امام ابن مفلحؒ آداب الشرعیہ کے مقدمہ میں فرماتے ہیں کہ اہل حدیث ہی وہ طائفہ ناجیہ ہیں جو حق پر قائم ہیں۔ اور امام احمدؒ ابن حنبل فرماتے ہیں کہ اہل حدیث وہی طائفہ جو خدمت حدیث کے سبب نجات کی سعادت حاصل کرے گا۔" امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ جب میں کسی اہل حدیث کو کہیں چلتا پھرتا دیکھ لیتا ہوں تو میری آنکھوں کے سامنے نبی کریم کی سیرت کا جیتا جاگتا نمونہ پھر جاتا ہے۔

اسی طرح آئمہ اربعہ اور دوسرے بزرگان دین کی اس طائفہ کے حق میں رائے ہے اس لئے کہ وہ خود بھی اسی ملت واحدہ کے فرد تھے۔ فللحمد للہ علیٰ ذالک۔ صدق صادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم۔

انتم شهداء الله في الارض تم روئے زمین پر خدا کے گواہ بنے ہو۔

گیارھواں باب

روئے زمین پر خدا کے گواہ

پیغامِ نبویؐ آپ نے بخاری و مسلم کی وساطت سے ارشاد فرمایا کہ "میری امت میں ایسا گروہ قیامت تک ضرور رہے گا جو حق کو قائم رکھے گا اور دشمنوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی مخالفت ان کا بال بینکا نہیں کرسکتی۔"

یہ ارشادِ گرامی معجزانہ کیفیت کی حامل تھا۔ اس لئے کہ بفضلِ ایزدی وہ طائفہ یوم نبوت سے آج تک حق کو قائم کرنے میں مصروف ہے اور ہم خوشی سے اس وقت پھولے نہیں سماتے کہ وہ طائفہ منصور یہی ہے۔ ہم نے تو یہی سمجھا۔ لیکن سننے والوں میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی سمجھ کے مطابق اس فرمان کا مطلب نکالا اس ارشاد کے سننے والوں میں سے چند ایک اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں۔ ابن مبارکؒ۔ کی رائے یہ ہے کہ لاتزال طائفہ جو حضور پرنور کا ارشاد ہے اس میں جس طائفہ کا ذکر ہے وہ اہل حدیث کا گروہ ہے۔ (مفتاح الجنۃ ص۴۸ لسیوطی وشرف ص۲۶) ابن المدینیؒ۔ ان کا خیال ہے کہ آنحضرتؐ کے اس ارشاد میں اہل حدیث مراد ہیں۔ مشکوٰۃ۔ مفتاح ص۴۸ تلبیس ابلیس ص۱۸ لابن الجوزی۔

اہل حدیث ہی حق کو قائم کریں گے

یزید ابن ہارونؒ انہوں نے اپنی تفسیر میں اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ میری اُمت میں ایک گروہ ایسا رہے گا جو دین کو قائم کرے گا اس میں جس گروہ کا ذکر کیا گیا ہے اگر وہ اہل حدیث نہیں ہیں تو میں نہیں سمجھتا کہ وہ کون ہوں گے۔" آداب الشرعیہ ص۱۳۷ جلد ۱ وشرف ص۲۶ امام بخاریؒ۔ ان کے بعد امام بخاری سے سنیئے وہ کہتے ہیں۔ کہ اس فرمان رسول مقبول میں جس طائفہ کی طرف اشارہ ہے وہ اہل حدیث ہی ہیں جو حق کو قائم کریں گے مشکوٰۃ۔ وشرف ص۲۷

شیخ احمد ابن سنان۔ جو جلیل القدر محدث ہیں اپنی تفسیر میں کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ کا یہ فرمان کہ میری امت میں حق کو قائم کرنے والا گروہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا اہل حدیث کی بابت ہی ہے شرف اصحاب الحدیث ص۲۷

امام احمدؒ ابن حنبل نے آنحضرت فداہ ابی و اُمّی کے اس ارشاد کا مفہوم یہ لیا ہے۔ سنیئے آپ فرماتے ہیں ان لم یکونوا اھل الحدیث فلا ادری من ھم۔ رواہ الحاکم فی العلوم الحدیث و مشکوٰۃ۔ و شرف ص۲۶ و آداب الشرعیہ ص۲۳۷۔

آنحضرتؐ کا دوسرا پیغام

آپ نے ترمذی اور خطیب وغیرہ ہم کی وساطت سے ارشاد فرمایا کہ "عنقریب میری اُمت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی اور ہر فرقہ جہنمی ہوگا مگر ایک گروہ جنتی ہوگا۔ آپ کے ساتھیوں نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہوں گے۔ آپ نے جواب دیا۔ وہ لوگ اسی راستہ پر ہوں گے۔ جس پر آج میں اور میرے ساتھی ہیں"

آنحضورؐ کا یہ ارشاد بھی نشانات نبوت میں سے ایک ہے اس میں بھی ایک اعجازی کیفیت ہے۔ چنانچہ الیوم کی قید سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اسی دین پر گامزن ہوں گے جس پہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تھے اور وہ دوسرے لوگوں کی طرح بدعتیں اور خواہشات نفسانی میں مبتلا نہیں ہوں گے۔ اور وہ رائج الوقت مسلکوں میں سے کسی ایک پر بھی نہیں چلیں گے۔ اُن کا اگر کوئی راستہ ہوگا تو وہی منہاج نبوت کا ہی ہوگا۔ تب ہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زمرے کی توصیف فرمائی ہے۔ اور اس ملّت واحدہ کی علامت یہ بھی بتائی کہ تخت ادیم اسماء کوئی بھی ان کے کٹھن راستے پر چلنے کی ہمت نہ رکھتا ہوگا۔

یہ عزیمت و استقلال کس کے حصے میں آیا

اور یہ رتبۂ بلند کسے ملا ہر ملکی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی قسمت میں تو دار و رسن نہیں ہوتے۔ مگر ایک اہل حدیث اس مقام پر خوشی سے جھوم اٹھتا ہے جب وہ دیکھتا ہے کہ ساقیٔ کوثر علیہ السلام دیتے ہیں بادۂ طرف قدح خوار دیکھ کر۔

تو وہ اسی لمحہ سمجھ جاتا ہے کہ قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند۔ بیشک این سعادت بزور بازو نیست۔

اس ساکن خطۂ خاک نے حضورؐ پر نور کا جمال عالم آرا دیکھا مگر مخالفوں نے ایک اہل حدیث جوان کی طرف مشکوک نظر سے دیکھا جیسے وہ اس اعزاز کا مستحق نہیں تھا کہ اسے خود ساقی کوثر جام دلا عطا کرتے مگر اس مجلس میں سبھی تو ایسے نہیں کہ یونہی اندھا دھند رشک سے جل مریں کچھ صاحبان انصاف بھی ہیں یہ کیا کہتے ہیں۔ ان سے اس جوان کے بارے میں سنیں۔

ابوالحسن محمد ابن عبداللہ بن بشرؒ بعسان۔ انہوں نے کہا کہ صاحبو میں نے ایک خواب دیکھا خوش نصیبی کی انتہا نہ رہی جب اس ساکن خطۂ خاک نے حضورؐ پر نور کے جمال عالم آرا کا دیدار کیا میں نے موقعہ غنیمت جانتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ نجات پانے والا فرقہ کونسا ہوگا۔ یہاں تو تہتر فرقوں ہر ایک مدعی نجات ہے آپ نے ارشاد فرمایا۔

انتم یا اھل الحدیث :۔ ذکرہ الخطیب فی شرف باسناد متصل اس رؤیائے صادقہ سے علی لسانہ علیہ السلام اس گروہ کا نام بھی متعین ہوگیا۔

شیخ ابن العربیؒ جب پہلے صاحب کے خواب کی تعبیر پوچھی گئی تو انہوں نے جھٹ اپنی فتوحات مکیہ کی تیسری جلد اٹھا لی اور اس کا تین سو اٹھارواں باب نکال کر صفحہ ۹۲ پڑھنے لگے۔ آپ بھی سنئے۔ جاننا چاہیئے کہ جب انسان دنیا کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دھندوں کو چھوڑ کر زہد اختیار کرلے اور اپنی خواہشات کو ترک کر دے تو اس کا دل عرش الٰہی ہو جاتا ہے۔ اور اس جدوجہد کے عوض اسے باری تعالےٰ ہدایت نعمت سے سرفراز فرماتے ہیں۔ پھر ایسے بندوں کے لئے باری تعالیٰ کا دستور ہے کہ وہ ان کے قلب کو نورانی لباس عطا فرمائے اور وہ نورانی لباس اس کے حبیب رسول صلعم کی شریعت ہے جو انہیں ان کے پروردگار کے حضور شریف باریابی کی سعادت دلاتی ہے۔ جس کے دامن میں ماورائے قیاس سعادتیں پوشیدہ ہیں۔ پس جو شخص اس آئینہ میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی صورت دیکھے تو یہ تعجب کی بات نہیں کہ اس نے نبی کریم کی زیارت کرلی چونکہ اس آئینہ میں کوئی دوسرا نہیں آسکتا۔ فان الشیطان لا تمثل علیٰ صورت النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اصلاً۔

امام احمدؒ ابن حنبل:۔ ان بزرگ کی خدمت میں جب گئے اور فرمان رسول اللہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اے اہل حدیث میں تمہارے سوا کسی کو اس پائے کا نہیں دیکھا کہ وہ اس اعزاز کے لائق ہوں۔ ذکرہ ابن المفلح فی الآداب الشرعیہ صفحہ $\frac{۲۳}{۱۹}$ وشرف صہ ۱۴۔

قیامت میں اہلحدیث آنحضرتؐ کو سب سے زیادہ عزیز ہوں گے

ابن حبانؒ کے پاس پہنچے اور ان سے ان کی رائے دریافت کی انہوں نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا کہ یہ درست ہے اور قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب لوگوں سے زیادہ عزیز اہل حدیث ہوں گے۔ ان کے پاس ہی جناب ابن الیمن عساکرؒ بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے بھی ابن حبانؒ کے قول کی پر زور تائید کرتے ہوئے کہا۔ کہ بیشک اہل حدیث اس بشارت کے لائق ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ان پر اپنی تمام نعمتیں پوری کر دی اور سب سے بڑی خوش نصیبی انہیں یہ حاصل ہے۔ روز محشر کی جاں کاہ گھڑی میں آنحضورؐ کو جو سب سے زیادہ محبوب ہوں گے وہ اہل حدیث ہی ہوں گے۔ اور یہی انشاءاللہ نجات یافتہ گروہ ہے اللہ کرے ہم بھی اُن میں شمار کئے جائیں اور قیامت کے دن بھی ان ہی کے ساتھ اٹھائے جائیں۔ آمین۔ (جواہر البخاری مطبوعہ مصر ص۱۴)۔

فرقہ ناجیہ اہل حدیث ہیں (پیران پیر) حضرت پیرانِ پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحؒ ہم ان کے پاس گئے اور ان سے پوچھا حضرت! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان عالیشان کے بارے میں آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں کہ تہتر فرقے تو جہنمی ہوں گے مگر ایک فرقہ جنت میں جائے گا وہ کونسا ہوگا۔ آپ نے اس کے جواب میں لب کشائی فرمائی کہ تم بھول رہے ہو میں نے تو ایک عرصہ پہلے ہی اپنی تصنیف غنیۃ الطالبین ص۸۳ جلد ۱ میں صاف صاف تحریر کر دیا تھا کہ اگر فرقہ ناجیہ کی تلاش ہو تو وہ تو اہل حدیث ہی ہیں۔

شیخ طحطاویؒ کے متعلق ہم نے سوچا چلو حنفیت کے اس بطل جلیل سے فیصلہ لیں کہ وہ اس مسئلے میں کیا رائے رکھتے ہیں۔ اُن کے ہاں پہنچے تو وہاں پہلے سے ہی یہ مسئلہ موضوع بحث بنا ہوا تھا۔ انہوں نے بر سبیل تذکرہ کہا کہ ایک شخص نے کتاب لکھی ہے کہ جس میں محرمات کا ذکر کیا ہے۔ اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ طائفہ ناجیہ مذاہب اربعہ پر آج تک متفق ہے۔ شیخ علیہ الرحمہ نے اس کتاب کے مصنف کے اس قول کی سخت تردید کی اور کہا کہ باری تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ انک علیٰ صراط مستقیم کہ اے رسول اللہؐ آپ صراط مستقیم پر ہیں تو یہ بتایا جائے کہ آنحضورؐ ان مذاہب اربعہ میں سے کس امام کے پیرو تھے۔ (نعوذ باللہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے پھر کہا کہ یہ لوگ چرب زبانی سے الفاظ کو فریب کاری کے لئے ذومعنی استعمال کرجاتے ہیں۔ الطحطاوی صد ۱۵۳ جلد ۴ س، تا ۱۴ کتاب الذ بائح من الکتب الحنفیہ۔

شیخ محمد طاہر حنفیؒ سے بھی پوچھ لیں یہ بھی تو حنفیت کے عظیم فرزندوں میں سے ہیں ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ اگر مجھ سے پوچھتے ہو تو میں وثوق سے کہنے کو تیار ہوں کہ نجات پانے والے تو وہ علمائے اہل حدیث ہیں جنہوں نے حدیثیں جمع کیں اور آنحضورؐ کے اقوال و احوال اور صحابہؓ کے حالات اکھٹے کئے یہ صحاح ستہ کے مولفین ہیں جن کی کتب پر مشرق و مغرب کے علماء متفق ہیں۔ ان کتب کے مطالعہ کے بعد آدمی خود فیصلہ کرسکتا ہے۔ کہ جو صحاح ستہ کی کتب سے متمسک ہوگیا وہ ہدایت کا اثر ضرور لے گا۔ مجمع البحار صد ۲۵۶ جلد ۱ س ۱۳۔

جب قرآن و حدیث موجود ہیں تو فقہ کی کیا ضرورت | شاہ ولی اللہؒ

محدث دہلوی سے بھی رائے لینا ضرور تھا اس لئے کہ ہندوستان اور پاکستان جب بدعات اور ضلالت کے اندھیروں میں ڈوبتے تھے ان کی کوششوں سے ہی وہاں علم الحدیث کی شمعیں روشن ہوئیں۔ موصوف کہتے ہیں کہ میں اب ان مسائل کے متعلق اظہار رائے کرنا چاہتا ہوں۔ جو آئمہ اربعہ سے منقول ہیں اور یہ کہ وہ مسائل صحاح ستہ کے فتاوی کے مطابق ہیں۔ مجھے یہ معلوم ہوسکا کہ ان مسائل کو علیحدہ منضبط کرنے کی ایسی کیا ضرورت پیش آگئی تھی۔ فای مسئلة وافقها السنة نصًا اواشارة اخذ وابها دعملوا علیها وای مسئلة خالفتها السنة مخالفة ردّو ا ها وترکوا العمل بها عقد الجید۔ صد ۵۱۔

حق اہل حدیث کے ساتھ ہے (ہارون الرشید) | ہارون الرشید کی حق

www.KitaboSunnat.com

پرستی کی داستانیں سُنیں تھیں ہم نے سوچا کہ اس عباسی خلیفہ سے کیوں نہ ملا جائے اور اس کی قیمتی رائے سے فائدہ اٹھایا جائے لیکن سوال تھا۔ ایک بادشاہ وقت کے ملنے کا کوئی ایسا ویسا عام آدمی تو تھا نہیں اس کی سطوت سے بڑے بڑوں کے پتے پانی ہو جاتے تھے سوچا کہ الف لیلیٰ کے ابوالحسن کے گھر بھیس بدل کر مہمان ہوگا وہاں نہیں جایا کرتا اور دربار میں بارسوخ آدمی یا اکابرین ہی جا سکتے ہیں نقیب اور محافظین شاہی آداب و رسوم کے بندے ہم سیدھے سادھے لوگوں کو خاطر میں نہ لا سکیں گے۔ مگر دوسرے دن سنا کہ ہارون الرشید کے دربار میں علماء و فضلا کا اجتماع ہو رہا ہے۔ اور خوبی قسمت سے یہی مسئلہ زیرِ بحث آنا ہے۔ وہاں جانے کی عام اجازت تھی۔ پہلے علمائے جہمیہ کی باری تھی یہ لوگ بڑی چابکدستی سے کفر و ایمان سے مرکب اسلام پیش کر رہے تھے اس کے بعد باری معتزلہ کی تھی ان کے علماء ذرا فن تقریر میں ماہر تھے انہوں نے بھی علم الکلام کے خوب جوہر دکھائے اب باری تھی روافض کی انہوں نے بڑی رقت آمیز آواز میں مصائب اہل بیت بیان کرنے شروع کئے آخر میں اہل حدیث علماء کی باری تھی۔ ان کے ہاں نہ تو الفاظ شعبدہ گری اور نہ ہی علم الکلام کے جوہر اور نہ رقت آمیز آواز۔ بلکہ انھوں نے بڑی متانت سے صحاح کی کتابیں پیش کرتے کہا کہ اے حاضرین ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ۔

ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتھوا!

دربار پہ سناٹا چھا گیا لوگ دم بخود ہو کر رہ گئے سب سوچنے لگے کہ ہم غلطی پر تھے اصل راستہ یہی تھا۔ اس کے بعد ہارون الرشید تخت خلافت پہ کھڑا ہوا بعد حمد و ثنا کے اس مناظرہ کا نتیجہ سنانے لگا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے حاضرین! میں نے چار چیزیں چار گروہوں سے تجربہ کے بعد حاصل کیں۔ کفر کا تجربہ جہمیہ سے ہوا۔ علم الکلام کا تجربہ معتزلہ سے ہوا اور روافض سے کذب و اختراع کا تجربہ ہوا لیکن اگر حق کہیں سے حاصل ہوا تو وہ اہل حدیث تھے۔ (شرف اصحاب الحدیث ص۵ باسناد متصل)

شیخ ابن العربیؒ کے مدرسے میں دوبارہ حاضری کا ارادہ ہوا کہ علما سے جو کچھ حاصل ہو سکتا ہے وہ درباروں میں نہیں ملتا۔ انہوں نے ہمارے آنے کا سبب پوچھا ہم نے ہارون الرشید کا واقعہ سناتے ہوئے کہا کہ ہم اس کی تائید یا تردید کے لئے آئے۔ انہوں نے کہا کہ دوستو! علم الحدیث نبوت کا ایک حصہ ہے اسی لئے معاذؓ وغیرہ کے واقعوں میں بیان کیا گیا کہ محدثین رسول اللہ کے ساتھ محشور ہوں گے چونکہ یہ لوگ احادیث کو رسول کی قریبی نسبت سے دیکھتے ہیں اور فقہا جنہوں نے حدیث کی روایت میں حصہ نہیں لیا ان کا یہ مرتبہ نہیں اس لئے فقہا رسولوں کے ساتھ محشور نہیں ہوں گے۔ ان کا حشر عام لوگوں کے ساتھ ہی ہوگا۔ اور نہ ہی ان پر علما کے نام کا اطلاق ہوتا ہے، مگر اہل حدیث کو علما کا لقب دینا سزاوار ہے۔ یہ لوگ حقیقتاً ائمہ امت ہیں۔ اسی طرح عابدین اور زاہدین بھی ان کا درجہ نہیں پا سکتے ان پر بھی فقہا کا حکم منطبق ہوگا۔ فتوحات مکیہ باب ۳۱۴ ص۶۵ مصری۔

تمہیں اہل حدیث کا مسلک اپنانا چاہیئے

امام احمد ابن سنانؒ کے پاس ہم دوبارہ حاضر ہوئے کہ تجدید ملاقات کو آئیں اتفاق یہ ہوا کہ انہیں اپنے دوست کا جو قریب مرگ تھا اسی وقت بلاوا آیا تھا۔ ہم نے کہا کہ ہم بھی تمہارے ساتھ چلیں گے کہ عیادت سنت رسولؐ ہے۔ یہ صاحب ولید کرابیسی علم کلام کے فاضل تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان پہ نزع کا عالم طاری تھا اپنے بیٹوں کو وصیت کر رہے تھے کہ اے بیٹو کیا تم کلام کے بارے میں مجھ سے زیادہ جانتے ہو!

انہوں نے بیک آواز کہا کہ ابا جان نہیں۔

پھر انہوں نے کہا جو میں تمہیں کہوں گا بُرا تو نہ مناؤ گے؟

بیٹوں نے جواب دیا نہیں ابا جان!

پھر انہوں نے کہا کہ جو میں وصیت کروں اسے دل و جان سے قبول کرو گے؟

بیٹوں نے جواب دیا یقیناً ابا جان!

انہوں نے صرف اتنا کہا کہ تمہیں اہل حدیث کا مسلک اپنانا چاہیئے کہ حق اہل حدیث کے ساتھ ہے اور جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ (ابن الجوزی فی تلبیس ص۹۳ شرف ص۵۵ مفتاح الجنۃ للسیوطی ص۴۹)

ابوالمظفر سمعانیؒ کے پاس بھی گئے ان سے جب تبادلۂ خیالات ہوا تو انہوں نے کہا کہ میں یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتا کہ حق اہل حدیث کے ساتھ ہے اس لئے کہ ان کے عقائد خلفاً عن خلفٍ و قرناً عن قرنٍ ہیں۔ اور اہل حدیث اسی صراط مستقیم پہ ہیں جس پر آنحضرتؐ نے دعوت دی تھی (کتاب الانتصار)

امام شافعیؒ

اہل حدیث ہر زمانے میں صحابہؓ جیسے ہیں (امام شافعیؒ) کے نام سے کون واقف نہیں یہ ائمہ اربعہ میں سے ایک ہیں اور یگانہ صفت بھی ہم نے سوچا کہ ان سے ضرور ملاقات کرنی چاہیئے اس لئے کہ ان کی رائے نتیجہ خیز ہو گی۔ علیک سلیک کے بعد حرف مدعا زبان پہ آیا تو انہوں نے جواب دیا بھائی میں تمہیں مشورہ دیتا ہوں کہ تم اہل حدیث کا مسلک اختیار کرو اس لئے کہ ان کا راہ غلط نہیں جیسا کہ دوسروں کے راستے ہیں (ذکرہ ابن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجرفی تواہی التاسیس والآداب الشرعیہ ص۲۴۳ جلد ۱) پھر قدرے تامل کے بعد کہا کہ اہل حدیث ہر زمانے میں صحابہؓ جیسے ہیں (سیرت و کردار کے لحاظ سے) (میزان الکبریٰ الشعرانی ص۴۹)

امام احمد ابن سریجؒ سے ملاقات کا خیال اس لئے پیدا ہوا کہ قریب ہی میں ان کا مکان تھا اسی موضوع پر ان سے پوچھا تو انہوں نے ایک ہی ایسا جملہ کہدیا جو بہت سی تفصیلوں کا اجمال تھا آپ کہتے ہیں کہ اہل حدیث فقہا سے بلند ترین درجے پر فائز ہیں۔ میزان الکبریٰ ص۴۴ جلد ۱۔

ابو علی علی الحسن الزعفرانیؒ سے ملاقات کا ارادہ ہم نے اسی وقت سے کیا ہوا تھا جب ہم امام شافعیؒ سے ملنے گئے تھے مگر اتفاق سے راستے میں امام احمدؒ ابن صریح کا مکان تھا۔ زعفرانی صاحب امام شافعیؒ کے اکابر اصحاب میں سے ہیں ہم چاہتے تھے کہ امام شافعی کے قول کی کچھ ذرا سی تفسیر ہو جائے وہ ان صاحب ہی کا حصہ تھی اس لئے کہ یہ امام موصوف کے مزاج شناس تھے ان سے اسی مسئلے کے بارے میں پوچھا انہوں نے کہا کہ میں روئے زمین پر کوئی قوم اصحاب الحدیث سے افضل نہیں جانتا یہ لوگ آنحضرتؐ کے نقشِ کفِ پا پر چلتے ہیں۔ ہمیں اس بات کا بے حد افسوس ہو رہا ہے کہ انہوں نے اس قول کے لئے اپنی کسی تصنیف کا نام بتایا تھا مگر ہم جلدی میں یاد نہ رکھ سکے

اے اہل حدیث تم زمین پر سب سے بہتر ہو (امام ابو یوسفؒ)	امام ابو یوسف قاضیؒ

کے مکان پر ہم اور ہمارے معزز ساتھی جو اصحاب الحدیث تھے ابراہیمؒ الحربی کی معیت میں گئے۔ غرض یہ تھی کہ ملاقات ہو جائے گی اور ان مسائل پر بھی تبصرہ ہو جائے گا دروازہ پر دستک دی تو امام ابو یوسفؒ باہر نکلے انہوں نے سلام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد جو سب سے پہلا استقبالیہ جملہ استعمال کیا وہ یہ تھا کہ دیا اھل الحدیث ما علی الارض خیر منکم۔ شرف ص۱۵)

ابی ہانی رح سے سرِراہ ملاقات ہوئی وہ کسی غرض سے بازار کی طرف لپکے جا رہے تھے، ہم نے انہیں راستے ہی میں اس مسئلے پر اظہار خیال کے لئے اصرار کیا انہوں نے کہا میں مختصراً بتاتا ہوں اور وہ یہ کہ اہل حدیث تکلم فی العلم میں سب سے افضل ہیں (فی الآداب الشرعیہ ص۴۶ جلد ۲) ہم نے ان سے دوبارہ اصرار کیا کہ کچھ اور بھی بتائیے سیری نہیں اس پر انہوں نے جواب دیا کہ امام ابن احمدؒ اور صالح ابن محمد الرازیؒ جیسے مشاہیر اُمت امام احمد ابن حنبلؒ کے مکان پر تشریف رکھتے ہیں وہ بھی اسی موضوع پر گفتگو کر رہے تھے میں وہیں سے آرہا ہوں آپ لوگ وہاں چلے جائیں۔ ان سے رخصت ہو کر ہم سیدھے وہیں پہنچے وہ لوگ اس خیال پر متفق تھے کہ اگر اہل حدیث اولیاء اللہ نہیں ہیں تو دنیا میں کوئی ولی پیدا ہی نہیں ہوا۔ اور اگر اہل حدیث ابدال نہیں ہیں تو کوئی ابدال ہو ہی نہیں سکتا۔ (شرف ص۱۵، ص۵۳، آداب الشرعیہ ص۲۳۸ جلد ۲ مفتاح الجنۃ ص۴۸)

موسیٰ ابن داؤدؒ سے ملاقات کا اشتیاق کشاں کشاں ان کے پاس لے آیا ہم نے حاضری کی غرض و غایت بتائی انہوں نے کہا کہ آج بادشاہ محمد بن سلیمانؒ بن علی بیت اللہ میں زیارت کی غرض سے آرہا ہے۔ وہ اہل حدیث واصحاب الحدیث کا بڑا معتقد ہے وہاں اس مسئلے کا ذکر چھیڑنا ہم ان کے ساتھ جب خانہ کعبہ پہنچے تو وہ اپنے شاہی جلوس کے ساتھ وہاں پہنچ چکا تھا جب اس کی نظر ہم پر پڑی تو بے اختیار کہنے لگا۔ تم پر میری جان فدا ہو میں اپنے تمام کروفر اور تخت خلافت سے زیادہ تمہیں پسند

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہوں۔ (شرف ص۱۰۳)

اہل حدیث عامۃ الناس سے بلند مرتبہ اور راستباز ہیں (ابن تیمیہؒ)

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ سے ملنا ضروری اس لئے تھا کہ علم کے اس بحر ناپیدا کنار کی رائے یقیناً صائب ہوگی مگر ساتھ ہی یہ بھی بات تھی کہ ان سے ملنا کارِ دارد تھا وہ اس لئے کہ عالم اسلام کی اس مایۂ ناز جلیل القدر ہستی کے سامنے ہم جیسے کم علم کو تو بات بھی مشکل ہی سے آئے گی مگر خیر چلتے ہیں۔ ان سے ملنے کے بعد وہ جھجک دور ہوگئی یہ تو بڑے حلیم الطبع اور منکسر المزاج ہیں۔ اور فقر و علم کا امتزاج۔ ہم نے ان سے مسائل کے بارے میں پوچھا انہوں نے جواب دیا کہ اہل حدیث کے معتقدات سرتا پا سنت رسولؐ ہیں اس لئے کہ وہ نبی کریم سے ثابت شدہ ہیں۔ مزید آپ نے فرمایا کہ علمائے اہل حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ رمز آشنا اور مقاصد شناس ہیں ہم نے جھٹ سوال کیا وہ کیسے انہوں نے جواب دیا کہ یہ کونسی تعجب کی بات ہے آئمہ حدیث کی صدق دل سے اتباع سے یہ اثر پیدا ہو جاتا ہے انہوں نے پھر کہا کہ ویسے بھی علمائے اہل حدیث عامۃ الناس سے بلند مرتبہ، راست باز امانت دار متدین اور زیادہ علم کے مالک ہوئے ہیں (منہاج السنۃ ص۵۹ تا ۶۰ جلد۴)

اہل حدیث کے امام آنحضورؐ ہیں (ابن کثیرؒ)

حافظ ابن کثیرؒ سے ملاقات کے لئے ہمیں اس وجہ سے جانا پڑا کہ یہ قرآنی علوم کے ماہر ہیں آخر میں ہم ان سے فیصلہ کرا کے اہل حدیث گروہ کی صداقت کا واشگاف الفاظ میں اعلان کردیں۔ جب ان سے ہم ملے تو وہ کچھ مصروف نظر آتے تھے۔ یہ اپنی تفسیر کے کچھ ضروری حصص پر نظر ثانی فرما رہے ہیں ہم نے انہیں جا کر چونکا دیا کہنے لگے کیسے آنا ہوا ہم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے حرف مدعا کا اظہار کیا انہوں نے کہا یہ تو میری تفسیر کی پانچویں جلد اس کا صفحہ ۲۰۷ نکال کر دسویں سطر پڑھو اور مجھے بھی سناؤ۔ ہم نے پڑھنا شروع کیا۔" باری تعالیٰ کے ارشاد یوم ندعو کل اناس بامامھم کے بارے میں بزرگوں سے یہ نقل ہے کہ یہ اہل حدیث کا اعزاز ہے اس لئے کہ ان کے امام آنحضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہیں۔

وللہ الحمد حمداً کثیراً علیٰ ذالک۔

بارہواں باب

اہل بدعت کو درج ذیل علامات سے پہچانیئے

امام احمدؒ ابن حنبل فرماتے ہیں کہ میں نے دنیا بھر میں کوئی ایسا بدعتی نہیں دیکھا جو اہل حدیث سے بغض نہ رکھتا ہو۔ شرف ص۷۵۔

ابن سفیانؒ کہتے ہیں کہ دنیا میں کوئی بدعتی ایسا نہیں جو اہل حدیث سے عداوت نہ رکھے (رواہ ابوعثمان عقیدۃ الصابونی)

ابن سنانؒ فرماتے ہیں کہ مبتدع کی نشانی یہی ہے کہ وہ اہل حدیث سے بغض رکھتا ہے۔ (نقدالذہب وابن الجوزی)

امام احمدؒ ابن حنبل کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ اہل حدیث بُرا فرقہ ہے آپ نے جواب دیا تو زندیق سے معلوم ہوتا ہے۔ (شرف)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قتیبہ ابن سعید کہتے ہیں کہ جب آپ کسی ایسے آدمی کو دیکھیں جو اہل حدیث سے محبت رکھتا ہے اسے ہی اہل سنت سمجھ لیجئے اور جو اس کے برعکس ہو وہ بدعتی ہے۔ (شرف)

اہل سُنّت کون ہے؟

عالم اسلامیہ سے یہ امر مخفی نہ رہنا چاہیئے کہ لفظ اہل سنت کا اطلاق مروجہ تمام فرقوں میں سے کسی پر درست نہیں سوائے اہل حدیث کے زمرے کے چنانچہ کہ نبی کریم سے آمدہ احادیث وسنت کے صحیح وارث اور عامل علم نبیؐ اہل حدیث ہی کا طائفہ منصورہ ہے۔ اس لئے کہ حدیث کی روایت سنت کی روایت ہے جیسا کہ علمائے سابقین الاولین اقرار کرتے ہیں۔ ان میں شیخ الاسلام ابو عثمانؒ صابونی شیخ ابو حاتم الرازی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نمایاں ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النذر والدعاء

اے مولائے کریم یہ کتاب جو محض تیری رضا اور خوشنودی کے لئے لکھا ہے۔ اور تیری ہی کتاب و حکمت سے ماخوذ ہے اس لئے یہ تیری ہی نذر کرتا ہوں پس تو اسے شرف قبولیت عطا فرما۔ بلاشبہ تو دعاؤں کو سننے والا ہے۔

اے میرے پروردگار مجھے اس لائق بنا کہ میں تیرے اُن انعامات اور نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے قابل بن سکوں۔ جو تو نے مجھ پہ اور میرے والدین پہ کی ہیں اور اپنی رحمتوں میں داخل فرما اور اپنے نیک بندوں میں شمار فرما۔

انت ولیّ فی الدنیا والاخرۃ توفنی مسلمًا والحقنی بالصالحین
واغفر للذین تابوا واتبعوا سبیلک انک غفور رحیم وآخر
دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

شیخ احمد دہلویؒ مدرس حرم شریف النبوی
مدینہ طیبہ حجاز سعودی عربیہ
شعبان ۱۳۲۵ھ

تاریخ اختتام ترجمہ :- ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۸۰ھ مطابق ۱۸ دسمبر ۱۹۶۰ء
جھنگ صدر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُننِ ابُو داؤد شریف

— مترجم —

۴۸۰۰ احادیثِ نبوی ﷺ کا مستند اور گراں بہا مجموعہ جس کو شیخ الاسلام زین المحدثین امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانیؒ نے پانچ لاکھ احادیث نبوی ﷺ کے مجموعہ سے منتخب فرمایا تھا۔

ترجمہ و فوائد

حضرت علامہ وحید الزماںؒ

پاکستان میں پہلی بار آفسٹ طباعت، آفسٹ کاغذ، تین دیدہ زیب سنہری ڈائی دار جلدوں میں دستیاب ہے آج ہی طلب فرمائیں۔

— ملنے کا پتہ —

اسلامی اکادمی ۱۷۔ اردو بازار لاہور۔ پاکستان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برصغیر کے مایہ ناز عالم دین حضرت مولانا ابوالکلام آزادؒ کی شہرہ آفاق تفسیر

ترجمان القرآن

جلد سوم سورۂ نور سے سورۂ والناس تک شائع ہو گئی ہے

پہلی فرصت میں ـــ ہدیہ ـــ طلب فرمائیے

دوسری جلدیں بھی دستیاب ہیں۔ جلد اوّل /۔ روپے جلد دوم /۔ روپے

جلد سوم /۔ روپے ڈیلکس ایڈیشن /۔ روپے۔ ہر قسم کی اسلامی کتب خرید فرمائیے

اسلامی اکادمی ۱۷، اردو بازار لاہور۔ پاکستان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطبوعات

- تاج کمپنی لمیٹڈ ۔ لاہور، کراچی
- نور محمد کارخانہ تجارت کتب ۔ کراچی
- محمد سعید اینڈ سنز ۔ کراچی
- ایچ ایم سعید کمپنی ۔ کراچی
- مدینہ پبلشنگ کمپنی ۔ کراچی
- دارالاشاعت ۔ کراچی
- المکتبۃ السلفیۃ ۔ لاہور

ہمارے ہاں دستیاب ہیں

اسلامی اکادمی ○ اُردو بازار لاہور

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

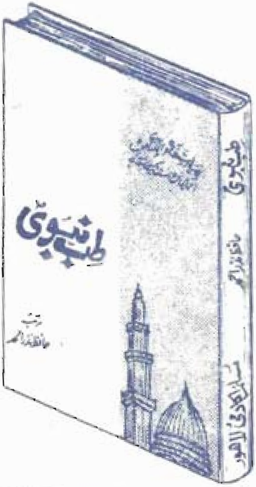

اپنے موضوع پر
احادیث نبویؐ کا ایک منفرد مجموعہ

طبِ نبویؐ

صحت، حفظانِ صحت، بیماری، اور بیماری کا فلسفہ، علاج اور پرہیز، معالجاتِ نبویؐ، آدابِ طعام، آنحضرتؐ کی غذائیں، اور قرآن وحدیث میں مذکورہ دوائیں اور غذائیں، اور طب سے متعلق احادیث نبویؐ اس کتاب میں جمع کر دی گئی ہیں

اسلامی اکادمی، اردو بازار۔ لاہور